الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۷ر فروری ۱۹۹۷ء شمارہ ٦

۲۸ر رمضان المبارک ۱۴۱۷ ہجری - ۷ر تبلیغ ۱۳۷٦ ہجری شمسی

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری تلوار آسمان پر ہے

(۳۱ر مئی ۱۹۰٦ء) فرمایا: "تین چار روز ہوئے میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ بہت سے چھوٹے زنبور ہیں اور میں ان کو مارتا ہوں۔ اس سے مراد یہی مخالف دشمن ہیں جو احمق ہیں اور غوغا مچاتے ہیں۔

یہ بھی ایک الٰہی حکمت ہے کہ ایک طرف تو خداتعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ جوش دیا کہ خلقت کو ہدایت دیں اور ان کو راہ راست پر لاویں اور دوسری طرف ابوجہل جیسوں کو جوش دیا کہ مخالفت میں شور و غوغا مچائیں۔ مذکورہ بالا رؤیا کے مطابق مخالفوں کی تباہی بذریعہ دلائل اور بذریعہ نشانات الٰہی کے ہے۔ دشمن خود بخود ہلاک ہو رہے ہیں کیونکہ یہ زمانہ تلوار کا نہیں۔ خداتعالیٰ آپ سامان پیدا کرتا ہے"۔

___ ○ ○ ○ ___ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۴۳۹)

"ہم غریب اور ضعیف ہیں نہ تلوار ہمارے ہاتھ میں ہے اور نہ ہم اس امر کے واسطے مامور ہیں کہ تلوار چلائیں اور نہ ہمارے پاس جنگ کے سامان ہیں۔ لیکن ہماری تلوار آسمان پر ہے۔ دنیا میں جس عظیم الشان انقلاب کو ہم چاہتے ہیں کہ لوگ خداتعالیٰ کی طرف جھکیں اور اس کی ہستی پر ایمان لاویں وہ ہمارے اختیار میں نہیں۔ کتابوں کے لکھنے سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔ گو ایک ہرے بھرے باغ کی طرح دلائل کا مجموعہ ہم نے اکٹھا کیا ہے لیکن اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ خداتعالیٰ اپنے فضل سے کچھ کرے گا۔ میرا قلب محسوس کرتا ہے کہ اس وقت دنیا ایسی غفلت میں پڑی ہوئی ہے کہ بغیر الیم اور شدید عذاب کے ماننے والے نہیں ...."

___ ○ ○ ○ ___ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۴۴۰)

الہام الٰہی "اریحک ولا اجیحک واخرج منک قوماً" کا ذکر تھا جس کے معنے ہیں میں تجھے راحت دوں گا اور تجھے بڑھاؤں گا اور تجھے تباہ نہ کروں گا اور تجھ سے ایک قوم نکالوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"اس وحی الٰہی کو مدنظر رکھ کر ہمارے مخالف ملہمین آسانی کے ساتھ فیصلہ کر سکتے ہیں کیونکہ یہ خداتعالیٰ نے ان لوگوں کو جواب دیا ہے جو اس کوشش میں ہیں کہ ہم کو بے نشاں کر دیں۔ خداتعالیٰ نے ان کو رد کر دیا ہے۔ یہ خداتعالیٰ کی محبت اور فضل و کرم کے خاص الفاظ ہیں جو کاذب کے حق میں نہیں بولے جاتے۔ اب مخالف ملہموں کے واسطے راستہ آسان ہے۔ چاہئے کہ وہ خداتعالیٰ کی طرف سے ایسا الہام شائع کریں کہ یہ شخص ہلاک ہو جائے گا۔ ایک تازہ مثال ایسے ملہم کی تو چراغ دین کے وجود میں قائم ہو چکی ہے اور بھی جو چاہے آزمائش کر لے۔ ہم تو خداتعالیٰ کی ہزار حلف کھا کر کہتے ہیں کہ یہ جو ہم پر نازل ہوا یہ خداتعالیٰ کا کلام ہے جیسا کہ قرآن خداتعالیٰ کا کلام ہے۔ یہ ایک خداتعالیٰ کا نشان ہے اور فیصلہ کی آسان راہ ہے جس کا جی چاہے اختیار کر لے"۔

___ ○ ○ ○ ___ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۴۳۳، ۴۳۴)

رمضان آپ کی زندگی سنوارنے کے لئے بہت سی نعمتیں سجا کر لاتا ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۴ر جنوری ۱۹۹۷ء)

لندن (۲۴ر جنوری): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورہ الانعام کی آیت نمبر ۱۵۲ کی تلاوت فرمائی اور اس کے معانی کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ تم پر حرام ہے کہ خدا کا شریک ٹھہراؤ یا والدین کا شریک ٹھہراؤ۔ ایسا کیوں کرو "احساناً" احسان کے پیش نظر۔ کیونکہ اللہ کا احسان ایسا ہے کہ اس میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اسی طرح ماں باپ نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ خدا کی تخلیق میں اور ماں باپ کے بچوں کو پیدا کرنے میں قدر مشترک ہے۔ ماں باپ اور بچے کے تعلق میں جو احسان دکھائی دیتا ہے وہ کسی اور رشتے میں دکھائی نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے احسان فراموش ہونے کو حرام قرار دیا ہے۔ اللہ کے ساتھ احسان کا مضمون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سکھایا ہے کہ نماز کے دوران اس طرح حضوری اختیار کرو کہ گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہیں تو کم سے کم یہ ہو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت بدبخت ہے وہ جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے رمضان میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کیا اس کے سب پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ احتساباً کے معنی عام طور پر اس جگہ یہ کئے جاتے ہیں کہ ثواب کی خاطر قیام کیا۔ لغت کے مطابق احتساب کا لفظ جب اکیلا آئے تو اس کے معنے اول طور پر حساب کرنا ہے۔ مطلب ہے اپنے آپ پر حساب کو چسپاں کر کے خود اپنا تنقیدی جائزہ لو۔ جب اپنے نفس کا احتساب کرو گے کہ تم کس حالت میں ہو۔ کیا کیا برے کام تم نے رمضان میں چھوڑنے شروع کئے ہیں۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

رمضان کے مبارک ایام میں حسب معمول مسجد فضل لندن میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس القرآن جاری ہے۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے توسط سے ساری دنیا میں یہ درس القرآن براہ راست نشر ہوتا ہے اور لاکھوں افراد اس سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ درس کا یہ سلسلہ قرآن مجید کی فضیلت اور اسلام کی عالمگیر حسین تعلیم کو ثابت کرنے والا اور دینی و روحانی تعلیم و تربیت کا بہت ہی مفید اور مبارک ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے لاکھوں احمدی اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے براہ راست کلام الٰہی کی پُرحکمت تفسیر پر مبنی کلمات سنتے ہیں جو ان کے لئے ازدیاد علم و ایمان کا موجب بنتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اس فیض کو وسیع سے وسیع تر کریں اور اپنے غیر از جماعت، غیر مسلم دوست احباب کو بھی حتی المقدور ان پاکیزہ درس کی مجالس میں شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے نیک اور شیریں ثمرات مترتب ہونگے۔ گزشتہ ہفتہ کے درس کی مختصر ڈائری درج ذیل ہے۔

ہفتہ ۸ر رمضان المبارک، ۱۸ر جنوری ۱۹۹۷ء.

آج کے دن حضور انور نے سورہ النساء آیات ۳۱، ۳۲ کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد سودی نظام سے تعلق رکھنے والے نکات تفصیل سے سمجھائے۔ بیع، سود اور تجارت کا فرق سمجھایا اور ان آیات کے اہم الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے افراد جماعت کو خصوصیت سے ہر قسم کے سود اور دوسروں کے اموال ناجائز طور پر اپنے تصرف میں لانے وغیرہ برائیوں سے اجتناب کی تاکید فرمائی۔

اتوار ۹ر رمضان المبارک، ۱۹ر جنوری ۱۹۹۷ء.

آج حضور انور ایدہ اللہ نے سورہ النساء کی آیات ۳۲، ۳۳، اور ۳۴ کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد "نکفر" اور "سیات" کے معنوں کی وضاحت بیان فرمائی۔ اسی طرح کبائر اور صغائر کے مضمون کو بیان فرمایا۔ آج درس کے آخر پر سوال و جواب کے لئے کچھ وقت دیا گیا۔ چند سوال یہ تھے.

☆ سورہ النساء کی آیت ۲۹ کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو کمزور پیدا کیا تو کامل شریعت بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔

☆ لاہور میں بم دھماکہ کی وجہ سے بعض مولویوں کی ہلاکت پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ ایک روایت میں ہے کہ آنحضورؐ پر کسی نے جادو کر دیا تھا۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ کو جو رسالت کی امانت پیش کی اس کو پہاڑوں نے بھی اٹھانے سے انکار کر دیا تھا۔ پہاڑوں سے کیا مراد ہے؟

سوموار و منگل ۱۱ر و ۱۲ر رمضان المبارک ۲۱ر و ۲۲ر جنوری ۱۹۹۷ء.

ان دنوں میں حضور انور نے سورہ النساء کی آیات ۳۲ تا ۳۴ کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد تفسیر بیان فرمائی۔

جمعرات ۱۳ر رمضان المبارک ۲۳ر جنوری ۱۹۹۷ء.

آج حضور ایدہ اللہ نے سورہ النساء کی آیت ۳۵ کی تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے مردوں کے قوام ہونے کے مضمون کو تفصیل سے بیان کیا اور ایک ایسی روایت کے متعلق جس میں یہ ذکر تھا کہ حضرت سعد بن ربیع نے اپنی اہلیہ کو مارا تھا تحقیقی تجزیہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ روایت درست نہیں۔ حضور نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کا قدرے تفصیل سے تعارف بھی پیش فرمایا۔

جمعۃ المبارک ۱۴ر رمضان المبارک ۲۴ر جنوری ۱۹۹۷ء.

آج کے دن حضور انور کی پرانی مجلس سوال و جواب کی ریکارڈنگ نشر مکرر کے طور پر دکھائی گئی۔

(ص۔ م۔ ش)

اداریہ

ایک جامع دعا

قرآن مجید میں جہاں روزوں کی فرضیت اور شہر رمضان کی فضیلت اور برکات کا ذکر فرمایا گیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے قرب کی بشارت دیتے ہوئے یہ اعلان فرمایا ہے کہ میں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں اور اس کا جواب دیتا ہوں۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ تو ہمیشہ سے ہی سمیع الدعاء اور مجیب الدعوات ہے لیکن رمضان مبارک اور روزوں کے بیان میں قبولیت دعا کا ذکر ایک خاص مضمون پیدا کرتا ہے اور روزوں کے ساتھ قبولیت دعا کے گہرے تعلق پر روشنی ڈالتا ہے۔

اس جگہ ایک اور اہم نکتہ بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں خصوصیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوتے ہوئے یہ خبر دی ہے کہ "جب تجھ سے میرے بندے سوال کریں تو میں یقیناً قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں" گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کیونکہ آپؐ کا وجود مبارک اور آپؐ کی زندگی کا لمحہ لمحہ اس بات پر شاہد تھا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ آپ کا ایک زندہ اور کامل تعلق ہے اور وہ ہمیشہ آپ کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ آپ کی دعاؤں کا ہی اعجاز تھا کہ صدیوں کے روحانی مردے زندہ ہو گئے اور گونگوں اور بہروں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ پس ہمیں یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی دعائیں بھی قبول ہوں اور خدا تعالیٰ آپ کی فریادوں کو سنے اور اپنے افضال و انوار نازل فرمائے اور آپ کا معین و مددگار ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ گر سیکھیں، وہ دعائیں سیکھیں جو خدا کے ہاں شرف قبولیت پاتی ہیں۔ آپ کی پیروی اور اطاعت کے طفیل ان فریادوں، ان التجاؤں پر خدا تعالیٰ کی نظر کرم ہوگی اور آپ کی دعاؤں کو قوت پرواز عطا ہوگی اور ملاء اعلیٰ میں خدائے محسن و منان کے ہاں مقبول ہو کر آپ کی دنیا و عاقبت کے سنورنے کے سامان ہونگے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ دعاؤں کا ذکر کتب احادیث میں بکثرت موجود ہے۔ ہمیں امید ہے کہ حتی المقدور افراد جماعت ان دعاؤں کو حفظ کر کے انہی مبارک کلمات میں خدا تعالیٰ کی جناب سے خیر و برکت کے طالب ہوتے ہونگے۔ لیکن اس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے ایک اور خاص پہلو کو آپ کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ آپ کی شفقتیں بے انتہاء ہیں اور کسی کے بس میں نہیں کہ ان کا احاطہ کر سکے۔ دیکھیں آپ کی نظر امت کے ان کمزوروں کی طرف کیسے رحمت سے پڑتی ہے جو خواہش کے باوجود ان تمام دعاؤں کو یاد نہیں کر سکتے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی کثرت سے دعائیں کیا کرتے تھے اور ہمارے لئے ممکن نہیں تھا کہ ان سب دعاؤں کو یاد رکھ سکتے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے بہت سی دعائیں کی ہیں ہم انہیں حفظ نہیں کر سکتے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا میں تمہیں ایک ایسی دعا نہ بتاؤں جو ان سب دعاؤں پر حاوی ہے؟ تم یہ کہا کرو.

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ

وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ

وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

"کہ اے اللہ میں تجھ سے ہر وہ خیر طلب کرتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کی تھی اور ہم ہر اس شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں جس شر سے بچنے کے لئے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری پناہ طلب کی تھی۔ اور تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے اور بلاغ تیرا ہی کام ہے اور اللہ کے سوا کسی کو کوئی طاقت اور غلبہ حاصل نہیں"۔

سبحان اللہ! ہمارے محبوب آقا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر کس قدر احسانات ہیں۔ امت پر آپ کی کتنی شفقتیں ہیں۔ آپ نے کیسی جامع دعا ہمیں سکھا دی ہے۔

اللھم صل علیٰ محمد و آل محمد بعدد ھمہ و غمہ لھذہ الامۃ۔

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے

پہلے تو راہ میں ہارے پار اس نے ہے اتارے میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

ان ربک لبالمرصاد

ہے یہ رب جلیل کا ارشاد
اس کے بندوں سے تم نہ رکھو عناد
اور وہ فرعون جس کو مولا نے
کہا قرآن میں تھا ذی الاوتاد
دل میں اس کے بھرا تھا کبر و غرور
سر میں سودائے جور و استبداد
ظلم کی رہ پہ گامزن ہی رہا
اور بڑھتا گیا جہاں میں فساد
سب دلوں کے ہیں بھید اس پہ عیاں
ہے علیم و خبیر رب عباد
اس خدائے بزرگ و برتر نے
اپنے بندوں کی پھر سنی فریاد
اس پہ برسا عذاب کا کوڑا
ان ربک لبالمرصاد
گوش دل سے کوئی سنو اس کو
یہ ہے انجامِ ظلم کی روداد
وہ سریع الحساب ہے نادر
اس کی پرسش سے کون ہے آزاد

(محمد اسماعیل نادر قریشی۔ کیلیفورنیا)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

کیا اچھے کام تھے جن کو زیادہ حسین کر کے عمل شروع کیا ہے تو یہ احتساب ہے۔ اور پھر جائزہ لیں کہ ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہیں یا نہیں اور ایمان کے تقاضے پورے کرنے کے لئے احتساب ضروری ہے۔ احتساب اس پہلو سے کریں کہ شرک کا کوئی پہلو داخل نہ رہے۔

حضور نے فرمایا کہ رمضان آپ کی زندگی سنوارنے کے لئے بہت سی نعمتیں سجا کر لاتا ہے۔ یہ نعمتیں تقویٰ و طہارت کی نعمتیں ہیں۔ اس پہلو سے اپنا بھی جائزہ لیں، اپنے اہل و عیال، دوستوں، عزیز و اقارب کا بھی جائزہ لیتے رہیں اور ان کو رمضان کے فوائد سمجھانے کی خاطر اپنے گھر میں یہ باتیں کرنے کی عادت ڈالیں۔ حضور نے فرمایا کہ رمضان میں جو نیکیاں حاصل کریں، جن بدیوں سے نجات حاصل کریں وہ اس بات کی متقاضی ہیں کہ تمہارا سارا سال پھر اس کے مطابق گزرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کا رمضان اچھا گزر گیا تو سمجھو کہ اس کا سارا سال اچھا گزر گیا۔ یہی مضمون جب لیلۃ القدر کے حوالے سے سامنے آئے گا تو پتہ چلے گا کہ وہ رات اچھی گزر گئی تو ساری زندگی اچھی گزر گئی۔ جہاں رمضان کا ایک مہینہ اپنی خوبیوں کے ساتھ سارے سال پر پھیل جاتا ہے وہاں لیلۃ القدر کی ایک رات ساری زندگی پر حاوی ہو جاتی ہے۔ یہ مضمون ہیں جنہیں روزمرہ کی زندگی میں پیش نظر رکھتے ہوئے ان سے استفادہ کرنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ راتوں کو اٹھنا عبادت کی خاطر اور عبادت اس لئے کرنا کہ اپنا احتساب کریں یہ وہ مضمون ہے جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھولا ہے اور اس کے نتیجہ میں بخشش ہوتی ہے۔ اس بخشش کے مرتبہ و مقام کا ذکر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت میں ملتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رمضان کے مہینے میں احتساب کرتے ہوئے روزے رکھتا ہے اور اخلاص کے ساتھ عبادت کرتا ہے تو وہ اس طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب ایک دفعہ روحانی دنیا میں پیدا ہو گئے تو پھر اس معصومیت کو باقی رکھنا اہم کام ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احتساب کے لئے سارا قرآن کریم تو ہے ہی مگر سورہ فاتحہ ہی کافی ہے۔ اس میں ہر نیکی، ہر معرفت کی کنجی ہے۔ قرآن کے مطالب بھی سورہ فاتحہ پر غور کرنے اور اس سے محبت کے نتیجے میں ملتے ہیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمونہ کے طور پر الحمد للہ رب العالمین کے مختلف نہایت لطیف پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ رب العالمین کا مضمون حمد کے ساتھ ہمیشہ سے ہے۔ اور حمد کا مضمون حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑھ کر کامل طور پر سکھایا ہے۔ حضور نے بتایا کہ جتنا آپ کا علم عالمین اور عالمین کی ربوبیت کے متعلق بڑھے گا اتنا ہی الحمد للہ رب العالمین کا مضمون آپ پر کھلتا اور وسیع تر ہوتا چلا جائے گا۔ حضور نے دعا کی کہ اس رمضان کی ہر عبادت کا سفر ہمیں پہلے سے بلند تر مقامات کی طرف ہدایت دیتا ہوا لے جائے۔

ہر دعوت سے بڑھ کر حسین دعوت خدا کی طرف بلانا ہے۔

خدا زندگی کا سرچشمہ ہے اس لئے جو خدا والے ہوں ان کے دل زندہ ہو جاتے ہیں۔
ان کی دھڑکنوں میں یہ طاقت آجاتی ہے کہ دوسرے دلوں کو بھی اسی طرح دھڑکا دیں۔

(خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۲ جون ۱۹۹۶ء بمطابق ۲ احسان ۱۳۷۵ ہش۔ برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ بمقام نن سپیٹ)

(یہ خطاب ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

تشہد و تعوذ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل آیت کی تلاوت کی:-

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۝

(سورۃ فصلت، آیت ۳۴)

پھر فرمایا:-

آج یہ جماعت احمدیہ ہالینڈ کا سترھواں اجتماع ہے جو اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ دو یا تین دن کے دوران کئی پہلوؤں سے جماعت میں ایک ہنگامہ سا تھا، بہت سے ایسے چہرے بھی نظر آ رہے تھے جو پہلے یا کبھی دیکھے نہیں گئے یا کم دیکھے گئے اور جو مخلصین تھے ان کے چہروں پر ایک غیر معمولی عزم اور نور تھا اور ہمہ تن وہ اس بات میں مصروف رہے کہ اس اجتماع کے فرائض کو بخوبی سرانجام دے سکیں۔ کمزور بھی تھے، طاقتور بھی تھے، بوڑھے بھی اور جوان بھی لیکن ایک پہلو سے میری نظر جب ان پر پڑتی تھی تو ہمیشہ پیار سے پڑتی تھی کہ وہ جیسے بھی ہوں خدا کی خاطر، خدا ہی کے نام پر آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ مختلف شہروں سے، مختلف ملکوں سے بھی بہت تکلیف اٹھا کر اور خرچ کر کے اپنے دنیاوی مفادات کو قربان کرتے ہوئے یہاں آئے۔ پس اس پہلو سے ایک تو ان کا ثواب ہے جو خدا سے ان کو ملے گا اور وہ دنیا میں بھی عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی۔ اور ایک وہ فائدہ ہے جو ہمیشہ آئندہ ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے گا اور وہ فائدہ ہے دینی اجتماعات سے ایسی برکتیں حاصل کرنا جو دائمی ان کے وجود کا حصہ بن جائیں۔ ورنہ یہ ولولہ، یہ عارضی رونقیں تو ہمیشہ پیچھے رہ جایا کرتی ہیں اور کچھ دیر کے مزے کے بعد انسان پھر اسی طرح خالی دل ہو کر اپنی بقیہ زندگی گزارتا ہے۔ پس جہاں ایک پہلو سے یہ عارضی ولولہ بھی خوشی کا موجب ہے کیونکہ ہے خدا کی خاطر اور دین کی خاطر۔ وہاں ایک دوسرے پہلو سے فکرمندی کا موجب بھی ہے، اگر یہ ٹھہرنے کے لئے نہ آئے بلکہ آکے گزر جائے۔

قرآن کریم نے نیکی کی تعریف میں ٹھہر جانا داخل فرما دیا ہے اور یہ ایک ایسی تعریف ہے جو دنیا کے کسی مذہب میں کسی کتاب میں دکھائی نہیں دیتی کہ نیکی کی سرشت میں یہ بات داخل فرما دی گئی اور اسی طرح دنیا کے سامنے نیکی کا تعارف کروایا گیا کہ "صالحات" وہی ہیں جو "باقیات" ہوں، "باقیات" وہی ہیں جو "صالحات" ہوں۔ "فاما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض" پس وہ نیکیاں جو فائدے کی ہیں وہ تو آکر ٹھہر جایا کرتی ہیں وہ وقتی ساتھ نہیں دیتیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ساتھ ہو جایا کرتی ہیں۔ اور یہی وہ نیکیاں ہیں جو دراصل قرار پکڑنے والی نیکیاں ہیں جن کے نتیجے میں ایسے فرشتے انسان پر نازل ہوتے ہیں جو کہتے ہیں "نحن اولیآء کم فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الاخرۃ" کہ اب ہم جب تمہارے دوست بنے ہیں تو عارضی طور پر تمہیں چھوڑ کر چلے جانے والے نہیں اب اس دنیا کی ساری زندگی میں ہم تمہارے ساتھ رہیں گے "و فی الاخرۃ" اور آخرت میں بھی تمہارا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ سوال یہ ہے کہ وہ کون ہیں جن کو یہ آواز دی جاتی ہے۔ لازماً وہی جو نیکی کی اس تعریف کو سمجھتے ہیں جو قرآن نے فرمائی ہے اور اس تعریف میں آکر قرار پکڑ جانا شامل ہے۔ چنانچہ اس مضمون کی آیات کا آغاز ہی استقرار کے مضمون سے ہوا ہے "ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ" کہ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر استقامت اختیار کرتے ہیں یعنی ان کا خدا کو اپنا رب قرار دے دینا ان کی زندگی کے ہر شعبے پر صادق آتا ہے اور پھر اس بات سے وہ ٹلتے نہیں آزمائشوں میں وہ ٹھوکر نہیں کھاتے اور ڈگمگاتے نہیں۔ جب غربت انتہا درجے کی ستا رہی ہو اور بددیانتی سے غربت کو دور کرنے کے مواقع ہوں اس وقت بھی اللہ ہی ان کا رب رہتا ہے۔ جب دھوکے کے ذریعے اور جھوٹ کے ذریعے دنیاوی منفعتیں حاصل کرنے کا موقع ہو اور جھوٹ کے بغیر کام بنتا دکھائی نہ دے اس وقت بھی وہ اپنے رب ہی کو اپنا رب سمجھتے ہیں اور جھوٹ کو خدا نہیں بناتے۔

غرضیکہ اس مضمون کے عنوان میں خدا تعالیٰ نے اتنی گہری حکمتیں رکھ دی ہیں اور اس کے ہر پہلو پر اس طرح روشنی ڈال دی گئی ہے کہ اگر آپ اس پر غور کریں تو حیران رہ جائیں گے کہ یہ کیسے قرآن کریم کی آیتوں کے کوزوں میں کتنے علم و حکمت کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے دریا بند ہیں۔ پس نیکی میں استقرار ہونا چاہئے اور استقرار ہو تو پھر فرمایا ہے "تتنزل علیھم الملئکۃ" پھر فرشتے ضرور ان پر نازل ہوتے ہیں اور یہ کہتے ہوئے آتے ہیں کہ ہم تمہارے غم دور کرنے کے لئے آئے ہیں تمہارے فکر دور کرنے کے لئے آئے ہیں تمہاری خوشیوں کی حفاظت کے لئے آئے ہیں۔ جیسے کہ تم نے خدا سے وفا کی جیسا کہ تم نے نیکیوں کو اپنا لیا اور پھر چھوڑا نہیں ہمیں ہمارے رب کا یہی حکم ہے کہ اب تمہارے ساتھ رہیں اور کسی پہلو بھی، کسی دن بھی، کسی وقت بھی تمہیں اکیلا نہ چھوڑیں۔ پس یہ وہ عظیم نیکی کی تعریف ہے جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے رکھی اور اس تعریف کا اطلاق ہر نیکی پر ہے۔

وہ آیت جو میں نے تلاوت کی اس کا تعلق دعوت الی اللہ سے ہے اور دعوت الی اللہ کا مضمون بھی دراصل نیکی کی اسی تعریف کے تابع ہے، اسی کے اندر آتا ہے "و من احسن قولاً ممن دعا الی اللہ" کون ہے اپنی بات میں اس سے زیادہ دلکش یعنی کس کی بات اس سے زیادہ دلکش ہو سکتی ہے کہ وہ خدا کی طرف بلائے۔ ہر دعوت سے بڑھ کر حسین دعوت خدا کی طرف بلانا ہے۔ تو اس مضمون کو بھی گہرائی میں اتر کر سمجھیں تو پھر آپ کو اس کی حقیقت سمجھ آئے گی اور اس مضمون سے آپ لطف اٹھا سکیں گے۔ حسن کا منبع خدا ہے اور ہر چیز جو حسین ہے وہ خدا ہی کی صفات سے پھوٹتی ہے اور جب تک وہ خدا کی صفات کے مشابہ رہتی ہے اس وقت تک وہ حسین دکھائی دیتی ہے۔ جونہی اس میں رخنہ پیدا ہو جائے اور صفات باری تعالیٰ سے ہٹنے لگے وہ بدصورت ہوتی چلی جاتی ہے۔ حسن کی تعریف میں فلسفیوں نے بہت کچھ لکھا ہے اور بہت مغز ماریاں کیں لیکن آخری نچوڑ ان کی سوچوں کا یا ان میں سے جو سب سے ذہین تھے ان کی سوچوں کا یہی تھا کہ حسن کی تعریف ذات الٰہی سے الگ کر کے ممکن ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے تو ممکن ہے اس کے بغیر حسن کی کوئی تعریف ممکن نہیں۔

ناک چھوٹا ہو یا بڑا ہو آنکھ کتنے سائز کی ہو، ہونٹ کیسے ہوں موٹے یا پتلے، رنگ کیسا ہو اور اس کے علاوہ چہرے کے آثار کیسے ہوں پیشانی اور ناک کا توازن آپس میں کیسا ہو ان تفاصیل میں جائیں تو آپ کو کچھ دیر کے بعد کچھ سمجھ نہیں آئے گی کہ حسن ہے کیا چیز۔ کہیں چھوٹا ناک اچھا لگتا ہے کہیں بڑا ناک اچھا لگ رہا ہے۔ کہیں چھوٹی آنکھ میں زیادہ حسن پیدا ہو جاتا ہے کہیں بڑی آنکھ میں زیادہ حسن اور کبھی بدصورتی بھی آ جاتی ہے۔ ماتھے بڑے ہونے بھی اچھے لگتے ہیں مگر اگر وہ باقی چہرے کے لحاظ سے موزوں ہوں، اور چھوٹے ہونے بھی اگر باقی چہرے کے لحاظ سے موزوں ہوں۔ کوئی معین سائز کیا جانا ممکن ہی نہیں ہے۔ کوئی تناسب ایسا نہیں ہے جس کو ہم معین کر کے کہہ دیں کہ یہ حسن ہے اور اگر کر بھی دیں اور ایک آرٹسٹ اپنے تصور سے بہترین حسین تصویر کھینچے جب تک اس تصویر کا مالک یعنی وہ روح اس کے اندر پیدا نہ ہو جو دراصل حسن کا منبع ہے اس وقت تک چہرے کا بت کچھ بھی کشش پیدا نہیں کر سکتا، جسم کا بت کسی قسم کی کوئی دلچسپی دوسروں میں پیدا نہیں کر سکتا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اندر بسنے والی روح ہے جو حسن میں زندگی پیدا کرتی ہے۔ ایک ہی طرح کے دو چہرے ہوں گے مختلف شخصوں کے۔ ایک DULL ہے، بیزار بیٹھا ہوا ہے اس کو کسی میں کوئی دلچسپی نہیں، اس کا چہرے کا حسن بعینہٖ ایک دوسرے چہرے سے مشابہ بھی ہو تو بھی کسی کو اپنی طرف نہیں کھینچے گا۔ اس کے دل کی بیزاری اس کے چہرے پر منعکس ہوگی۔ اور ایک اور چہرہ جو بعینہٖ ویسا ہے بے انتہاء کشش کا موجب بن جاتا ہے کیونکہ اس کی آنکھوں میں زندگی ہے، اس میں انسانی دلچسپی ہے، وہ ایک روشن ضمیر چہرہ ہے اور اس کی آنکھوں کی راہ سے آپ اس کی روح میں جب اترتے ہیں تو ایک عجیب جہان اس میں دیکھتے ہیں۔ تو خواہ آپ کو یہ توفیق ہو یا نہ ہو کہ حسن کا تجزیہ کر سکیں مگر امر واقعہ یہ ہے کہ حسن کا جو بھی تجزیہ آپ کریں گے بالآخر خدا تک بات پہنچے گی کیونکہ خدا تعالیٰ ہی دراصل حسن کا منبع ہے اس سے مشابہت اس سے قرب ہی کا نام حسن ہے۔

اب صحت کا مضمون ہے۔ جب انسان صحت سے عاری ہو جائے تو وہی نقوش جو دلکش دکھائی دیتے ہیں بعض دفعہ بھیانک دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اس چہرے پر صحت کی خرابی کی وجہ سے ہوائیاں اڑتی ہیں اور بعض دفعہ ایسا رنگ بدل جاتا ہے کہ اس کو دیکھ کر ڈر لگتا ہے۔ اب صحت کیا چیز ہے؟ صحت زندگی کے عناصر کے توازن کا نام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات ایک توازن رکھتی ہیں اور حسن میں بھی ایک مخفی توازن ہے۔ جب تک وہ توازن نہ ہو اس وقت تک حسن پیدا نہیں ہو سکتا مگر وہ توازن روح کا توازن بھی ہے، مزاج کا توازن بھی ہے، نقوش کا توازن بھی ہے غرضیکہ بہت سے ایسے BALANCES ہیں، ایسے توازن ہیں جو مل کر حسن پیدا کرتے ہیں۔ اور صفات باری تعالیٰ میں ایک عدل ہے ایک ایسا توازن ہے جو اس کی ساری کائنات میں مظہر ہے۔ خدا ہی کا یہ توازن ہے جس نے کائنات میں اور قوانین قدرت میں ایک SYMMETRY پیدا کر دی ہے۔

پس حسن کی تعریف کرنے والے بالآخر اسی نتیجے پر پہنچے کہ سوائے خدا کے حوالے کے حسن کی کوئی تعریف ممکن نہیں۔ جو اسکے قریب ہو وہ زیادہ حسین ہے، جو اس سے دور ہو وہ کم تر حسین ہے۔ جسمانی حسن میں بھی خدا کے پیدا کردہ قانون قدرت کے توازن سے مشابہت گو براہ راست خدا کی صفات سے نہ ہو حسن کا موجب بنتی ہے اور قوانین قدرت کے توازن سے ہٹ کر جو چہرے بنتے ہیں ان میں کوئی کشش باقی نہیں رہتی۔ پس اس پہلو سے آیت کا عنوان دیکھیں کتنا خوبصورت ہے "و من احسن قولاً ممن دعا الی اللہ" اس سے زیادہ کسی کی بات خوبصورت ہو کیسے سکتی ہے جو حسن کامل کی طرف بلا رہا ہو، جو حسن کے منبع کی طرف بلا رہا ہو۔ اس ذات کی طرف بلاتا ہے جس سے تمام حسن پھوٹتے ہیں اور حسن کا تصور نکلتا ہے۔ تو یہ جو دعویٰ ہے قرآن کریم کا، یہ اس آیت کا عنوان یہ بہت ہی خوبصورت، اپنی ذات میں بےحد دلکش عنوان ہے "و من احسن قولاً ممن دعا الی اللہ و عمل صالحاً"۔

لیکن اس کے ساتھ ایک اور شرط بھی رکھ دی "و عمل صالحاً" کہ وہ حسن کی باتیں کرنے والا ہی نہ ہو خود حسین بھی ہو چکا ہو۔ "و عمل صالحاً" کا مطلب ہے کہ خدا کی طرف بلانے والا ممکن ہی نہیں کہ اگر واقعۃً خدا کے حسن سے محبت کر کے خدا کی طرف بلاتا ہے تو اپنے وجود کو حسین نہ بنائے۔ پس یہ ایک ایسا منطقی نتیجہ نکالا گیا ہے، دو لفظوں میں ایک ایسا جوڑ قائم کر دیا گیا ہے جس میں گہرے حکمت کے راز پوشیدہ ہیں۔ کوئی شخص جو عطر کی دکان سے نکل کے آتا ہے اس کا بدن خوشبو دیتا ہے۔ کوئی شخص جو بدبو کے ٹوکرے اٹھا کر وہ پھینک کر کہیں سے آیا ہے اس کے بدن سے دیر تک بدبو اٹھتی رہے گی۔ وہ جو کوئلوں کی کانوں میں کام کرتے ہیں ان کے مونہہ کالے ہو جاتے ہیں لیکن کوئلے کے

اثر کی وجہ سے۔ غرضیکہ ہر شخص اپنے ماحول، اپنے کام سے کچھ نہ کچھ رنگ پکڑتا ہے کوئی مٹی میں کھیل کے بچہ آیا ہے تو مٹی سے لت پت ہوگا کوئی سبزے میں دوڑتا پھرتا آیا ہے تو جگہ جگہ اس کے جسم پر گھاس کے سبز سبز نشان دکھائی دیں گے تو انسان اپنے ماحول سے ضرور متاثر ہوتا ہے اور آج کل کی جو INTRINSIC سائنس، جرائم کی تحقیق کی ہے وہ اس سے غیر معمولی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ناممکن ہے کہ کوئی جرم کیا جائے اور وہاں کوئی نشان نہ رہ گیا ہو یا جرم کرنے والے کے بدن پر جرم کا کوئی اثر نہ رہ گیا ہو۔ پس اس پہلو سے جو بھی انسان کسی سے تعلق رکھتا ہے یا کسی کی طرف سے آتا ہے اس کے بدن میں، اس کی طرز میں اس کی بو باس بس جاتی ہے۔ اور یہ ناممکن ہے کہ بادشاہ کا مصاحب ہو اور اس کی ذات میں وہ خود اعتمادی نہ ہو جو بادشاہ کی مصاحبت سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ بڑے لوگوں میں بیٹھنے والا کوئی بڑی صفت اپنے اندر نہ رکھے اور اسی طرح کمینے کا کمینہ رہے۔ پس قرآن کریم کی آیت ہمیں یہ توجہ دلا رہی ہے بات تو بہت خوبصورت ہے مگر تب خوبصورت ہوگی اگر تمہارے اندر پہلے اثر انداز ہو، خدا کی طرف بلانے کا تمہیں حق ہے مگر اس وقت جب تم خدا سے ہو کر آئے ہو۔ اپنی طرف سے تمہیں خدا کی طرف بلانے کا کیا حق ہے۔ اور جو خدا سے ہو کر آتا ہے اس کے کردار کے آثار ظاہر کرتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے آیا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ اس کے اندر کوئی حیرت انگیز پاک تبدیلی پیدا نہ ہوگئی ہو۔ پس یہ وہ دعوت الی اللہ کا مضمون ہے جو ایک دائمی حقیقت رکھتا ہے جس کو سمجھے بغیر کسی کو نہ دعوت کا سلیقہ آئے گا، نہ اس کی دعوت میں کوئی اثر پیدا ہوگا۔

لوگ پوچھتے ہیں ہمیں بتائیں کہ دعوت الی اللہ کیسے کریں؟ اس آیت کے مضمون پر میں بارہا روشنی ڈال چکا ہوں اور بار بار جماعت کو متوجہ کر چکا ہوں کہ صرف اس آیت کے اسی ٹکڑے پر اگر آپ غور کرنا شروع کریں، اسی میں ڈوب جائیں تو آپ کی دعوت الی اللہ کے تمام مسائل کا حل اس میں موجود ہے "و من احسن قولاً ممن دعا الی اللّٰہ و عمل صالحاً" اور یہ مضمون کہ کوئی جہاں سے آیا ہے وہی جانتا ہے کہ اس کا حال کیا ہے یہ مضمون تو حضرت بدھؑ نے بھی بیان فرمایا۔ حضرت بدھؑ کی بعض ہندو پنڈتوں سے گفتگو ہوئی جس کا ریکارڈ ان کی کتابوں میں ملتا ہے۔ ایک ہندو پنڈتوں کا گاؤں تھا وہاں سے دو پنڈتوں کے شاگرد تھے دراصل اور چونکہ وہ گاؤں چوٹی کا پنڈتوں کا گاؤں تھا دنیا سمجھتی تھی کہ تمام علوم کا خزانہ یہاں ہے پس ان کے شاگردوں میں بھی یہ زعم پیدا ہوا کہ ہم بھی جا کے دیکھیں تو سہی کہ بدھ میں کیا عقل ہے جو وہ بدھا کہلاتا ہے، مجسم عقل۔ چنانچہ وہ کچھ سوال دل میں لے کر اس کے حضور حاضر ہوئے اور سوال کیا خدا کے متعلق۔ حضرت بدھ بہت ہی غیر معمولی ذہانت رکھتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ پنڈتوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ بدھ خدا کا قائل نہیں ہے اور وہ جانتے تھے کہ میں جب جھوٹے بتوں کا انکار کرتا ہوں جھوٹے خداؤں کا انکار کرتا ہوں تو یہ لوگ بنی نوع انسان کو، سادہ لوح انسانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں کہ خداؤں کا منکر ہے۔ اس لئے حضرت بدھ نے ان کے سوالوں میں خود پھنسنے کی بجائے ان کو ایسے جال میں پھنسا لیا کہ اس کے نتیجے میں وہ جو بات کہنا چاہتے تھے اس کا سمجھنا ان کے لئے آسان ہوگیا۔ انہوں نے کہا تم کس گاؤں سے آئے ہو۔ انہوں نے بتایا کہ فلاں گاؤں سے۔ انہوں نے کہا کہ کیا وہ شخص جو اس گاؤں کا رہنے والا نہ ہو اور اس نے کبھی وہ گاؤں دیکھا بھی نہ ہو اس گاؤں کے رستے لوگوں کو بتا سکتا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ نہیں۔ تو پھر انہوں نے پوچھا کہ بتاؤ تمہارے پنڈتوں نے کبھی خدا کو دیکھا ہے؟ اگر نہیں دیکھا اور جانتے نہیں کہ خدا کیا چیز ہے تو وہ کس طرح خدا کی طرف لوگوں کو بلا سکتے ہیں۔ اب مجھ سے پوچھتے ہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں خدا ہی کی طرف سے آیا ہوں۔ اس دنیا کا بسنے والا ہوں جو دنیا خدا کی دنیا ہے اور جو پوچھنا ہے مجھ سے پوچھو میں تمہیں بتاؤں گا کہ خدا کیا چیز ہے اور عبد کس کو کہتے ہیں اور انسان کا انجام کیا ہے۔ اس دنیا میں بسنے والا کیسے اس دنیا میں بقاء حاصل کر سکتا ہے اور یہاں رہتے ہوئے بھی وہ اخروی دنیا میں بس سکتا ہے۔ بہت ہی پرحکمت کلام ہے۔ اور بات وہی ہے جو اس آیت کے ایک دو لفظوں میں بیان ہو گئی "و من احسن قولاً ممن دعا الی اللّٰہ و عمل صالحاً"۔

جو خدا کی طرف سے آئے گا اس کے اعمال پر خدا کی طرف سے آنے کی چھاپ ہوگی اور جب تک وہ خدا کی طرف سے نہ آئے وہ خدا کی طرف بلانے کا حق ہی نہیں رکھتا۔ تو آپ دعوت الی اللہ کے شوق میں بے شک ہر طرف اذانیں دیتے پھریں مگر یہ یاد رکھیں کہ اس آیت کا منطوق جب تک آپ سمجھتے نہیں جب تک آپ کی بانگ میں اس کا اثر پیدا نہیں ہو جاتا وہ بانگ بے اثر ہو جائے گی۔ لاکھ آپ خدا کی طرف بلائیں اگر آپ کا عمل اس کی تصدیق نہیں کرتا اگر وہ جس کو آپ دعوت دے رہے ہیں پہچانتا نہیں ہے کہ یہ آنے والا واقعۃً خدا کی طرف سے آیا ہے اس وقت تک آپ کی دعوت میں کوئی اثر پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور ایک بڑی وجہ تبلیغ نہ کرنے کی یہ بھی ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں خدا سے تعلق نہیں ہوتا۔ انسان عجیب غلط فہمیوں میں بستا ہے۔ بسااوقات وہ خدا والا بھی ہے، عقیدہ بھی رکھتا ہے خدا پر لیکن تعلق اس وقت قائم کرتا ہے جب اسے خدا کی ضرورت پیش آئے۔ جب خدا کو اس کی ضرورت آئے تو وہ بے تعلق ہو جاتا ہے اور یہ روزمرہ زندگی کا حال ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے یہ شرط لگادی ہے کہ مجھے جب پکارتے ہو میں جواب تو دوں گا مگر شرط یہ ہے کہ تم بھی جواب دیا کرو۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ تم کسی کو بلاؤ اور وہ ہمیشہ "حاضر سائیں" کہہ کے حاضر ہو جائے اور جب وہ آپ کی ضرورت محسوس کرے تو آپ اس کی سنی ان سنی کر دیں اور پرواہ بھی نہ کریں کہ کسی نے آپ کو بلاوا بھیجا ہے ہاں یہ سلوک نوکروں اور خادموں سے کیا جاتا ہے۔ اور یہ سلوک نوکروں اور خادموں سے وہ لوگ کرتے ہیں جو خود کمینے ہوں، جن میں انسانی قدریں نہ ہوں ورنہ ایک شریف انسان اپنے نوکر سے بھی یہ سلوک نہیں کرتا۔ جب نوکر اس کی آواز پہ لبیک کہتا ہے تو جب نوکر کو ضرورت پیش آتی ہے تو مالک بھی اس کی آواز پہ لبیک کہتا ہے، اس کی طرف جھکتا ہے۔ مگر خدا سے یہ کیا سلوک ہے کبھی انسان نہیں سوچتا خدا بلاتا ہے اور اعلیٰ قدروں کی طرف روزانہ بلاتا ہے روز آپ کے عمل میں پاک تبدیلی چاہ رہا ہے لیکن آپ دنیا میں لیے ہوئے دنیا کی زندگی میں مگن ان باتوں سے کلیۃً بے نیاز اور بے خبر کہ خدا کے آپ سے کیا تقاضے ہیں اس سے کھوئی ہوئی غافل زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ ہاں جب آپ کو ضرورت پیش آتی ہے تو اسے پکارتے ہیں، پھر آوازیں دیتے ہیں کہ اے خدا تو کہاں ہے۔ اور بعض دفعہ اگر نہ سنی جائے تو اس کے منکر ہی ہو بیٹھتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم نے تو بڑا بلایا، راتیں جاگ کے رو رو کے گزاریں اور کہا اے خدا یہ مصیبت ٹال دے مگر کسی مصیبت ٹالنے والے نے ہماری نہیں سنی اس لئے وہ ہے ہی نہیں یعنی جیسے کسی کمرے میں آپ سمجھتے ہوں کوئی نوکر بیٹھا ہے اور آپ آوازیں دیں کہ فلاں جلدی سے آؤ اور وہ نہ آئے تو طبعی نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ نہیں آیا تو ہوگا ہی نہیں۔ لیکن ہر شخص کے متعلق یہ نتیجہ طبعی نہیں ہوگا۔ اگر آپ اپنے میں سے کسی بڑے آدمی کو بلائیں تو اگر مالک اور بااختیار ہے ایک یا دو آوازوں میں وہ جواب نہ دے تو آپ ادب کا تقاضا یہ سمجھیں گے کہ وہاں سے ہٹ جائیں گے مگر یہ نتیجہ نہیں نکالیں گے کہ وہ ہے نہیں۔ ہے نہیں کا نتیجہ تو اسی وقت نکلتا ہے جب آپ اس کو اپنے سے کم تر سمجھتے ہیں۔ جب سمجھتے ہیں کہ اس کا فرض ہے کہ ہماری ہر آواز کا جواب دے۔ تو خدا سے تو مالک اور نوکر کے تعلق قائم نہیں ہو سکتے۔ اور ایسی صورت میں انسان یہ سمجھے کہ میری آواز میں کشش پیدا ہو جائے اور میں جب لوگوں کو بلاؤں تو وہ جواب دیں، یہ ممکن ہی نہیں ہے۔

پہلے آپ خدا کی باتوں کا جواب دینا سیکھیں تب آپ کی بات میں اثر ہوگا اور لوگ آپ کی باتوں پر کان دھریں گے ورنہ نہ آپ کے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا ہوگی جو حقیقی کشش کا موجب بنا کرتی ہے نہ خدا کی تقدیر آپ کے حق میں کام کرے گی۔ کیونکہ جو اللہ کی بات کا جواب دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے بندے اس کی باتوں کا جواب دیتے ہیں اور اس طرح خدا ان کو جواب دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ جب کوئی بندہ خدا کا ہو جاتا ہے اور اسی کے لئے کام کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی کرنے والا تمام کائنات کی طاقتوں میں یہ منادی کرتا ہے کہ تم اس بندے کے لئے ہو جاؤ۔ پس قرآن کریم جب یہ فرماتا ہے کہ ہم نے زمین آسمان کو تمہارے لئے خدمت پر مامور کر دیا ہے، مسخر کر دیا ہے تو کچھ تو ایک طوعی تسخیر ہے اور کچھ جبری تسخیر ہے اور قرآن کریم دونوں تسخیروں کا ذکر فرماتا ہے۔ کہتا ہے ہم نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور کہا چلے آؤ "طوعاً او کرھاً" چاہو تو جبر سے چلے آؤ چاہو تو اطاعت سے چلے آؤ، آنا تو تمہیں ہوگا کیونکہ تم ہمارے منشاء سے، ہمارے فیصلے سے بھاگ نہیں سکتے۔

تو وہ لوگ یعنی بنی نوع انسان جن کی خاطر خدا نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اسے مسخر کر دیا ہے۔ ایک تسخیر ان کی جبری ہے اس کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ بندہ خدا کے حضور جھکا ہوا ہے یا نہیں۔ مگر ایک تسخیر طوعی بھی ہے۔ وہ بندہ خدا کا جو واقعۃً خدا کی آواز پہ لبیک کہتا ہے، اس کے سامنے جھکتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کی خاطر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اے تمام کائنات کی طاقتو! ایک بندہ خدا اس کے سامنے جھک گیا ہے تم تمام تر اس کے سامنے جھک جاؤ۔ یہ وہ مرتبہ ہے جو اطاعت خداوندی کے نتیجے میں، اس کا ہو جانے کے نتیجے میں نصیب ہوا کرتا ہے۔ اب اس مضمون کو جب خوب سمجھ لیں تو تب آپ کو آدم کو سجدہ کرنے کا مضمون بھی سمجھ آ جائے گا۔ آدم کو اس لئے سجدہ کیا گیا تھا یا کروایا گیا تھا کہ اس نے خدا کی خاطر اپنے وجود کو جھکا دیا اور خود سجدہ کیا ہے اور جو سجدہ کرتے ہیں ان کے لئے کائنات کو سجدے کے حکم دیئے جاتے ہیں، جو سجدہ نہ کریں ان کے لئے کوئی سجدے کا حکم نہیں دیا جاتا۔

پس آپ دعوت الی اللہ میں اس مضمون کو خوب دلنشیں کرلیں کہ آپ کو دعوت الی اللہ میں کامیابی درحقیقت نہ کسی چالاکی سے نصیب ہوگی، نہ کسی علمی برتری سے۔ انسان غلط فہمی سے سمجھتا ہے کہ میں اگر بہت اعلیٰ درجے کے منطقی دلائل پیش کر سکتا ہوں اور فریق مخالف پر غالب آ سکتا ہوں تو اس طرح مجھے تبلیغ میں کامیابی ہو جائے گی، یہ محض بچگانہ دعویٰ ہے اس میں کوئی بھی حقیقت نہیں۔ میں نے تو ہمیشہ متقی لوگوں میں تبلیغ کی کامیابی دیکھی ہے، وہ جو خدا سے ڈرتے ہیں اور دلی لگن سے، گہری محبت سے تبلیغ کرتے ہیں۔ ان کا علم بعض دوسروں سے بہت ہی کم درجے کا ہوتا ہے جو ان کے ماحول میں رہتے ہیں مگر ان صاحب علم لوگوں کو پھل نہیں لگتے اور اس کمزور سے بے چارے بعض دفعہ ان پڑھ انسان کو خدا تعالیٰ تبلیغ کے بہت سے پھل عطا کرنے لگتا ہے۔

وقف جدید میں بھی ساری عمر میرا یہی تجربہ رہا کہ معلم وہ کامیاب تھا جو سادہ اور متقی تھا جو واقعۃً خدا سے ڈرتے ڈرتے زندگی بسر کرتا تھا اور محبت رکھتا تھا ورنہ علم کے لحاظ سے بڑے بڑے قابل بھی تھے ان میں۔ عام طور پر تو معلم کا معیار چھوٹا ہوتا ہے مگر مولوی فاضل بھی تھے، بی۔اے۔ بھی تھے بعض ایم۔اے۔ بھی تھے مگر تبلیغ میں پھل اسی کو لگتا دیکھا جو منکسر اور سادہ تھا جس کے اندر گہری فطری نیکی پائی جاتی تھی اس کی باتوں میں کشش ہوتی تھی۔ وہ جب لوگوں کو بلاتا تھا تو لوگ اس کی طرف جھکتے تھے۔ اس وجہ سے تبلیغ کو کامیابی ہوئی ورنہ بڑے بڑے تیز طرار متکلم، باتیں کرنے والے اچھی وہ تبلیغ کرتے تھے ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا تھا۔ پس یہ جان ہے تبلیغ کی۔ آپ اللہ کی طرف بلائیں تو اللہ والے بننے کی کوشش کریں اگر اللہ والے بننے کی کوشش ہی نہیں کرتے اپنے اخلاق میں کوئی پاک تبدیلی پیدا ہی نہیں کرتے تو آپ کی ساری صدائیں صدا بصحرا ثابت ہوں گی۔ بے کار آوازیں جیسے ویرانے میں دی جائیں وہاں کوئی سننے والا اور کوئی جواب دینے والا نہ ہو۔ ہاں جب پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی تو یہ پاک تبدیلیاں دوسروں میں پاک تبدیلیاں کرنے کی صلاحیت رکھیں گی کیونکہ خدا والا ہونا ثابت کرتا ہے کہ آپ نے خدا کے رنگ اختیار کئے ہیں اور جو خدا کے رنگ اختیار کرتا ہے ان رنگوں میں بڑی طاقت ہے۔

صفات باری تعالیٰ میں غیر معمولی طاقت ہے وہ اس طرح انسان میں جان ڈال دیتی ہیں کہ جیسے لوہے کو آگ میں تپائیں تو آگ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اسی مضمون کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا کہ

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ نا رو بہ کار

ایک شعر میں زار و نزار ہے ایک دوسرے شعر میں نا روبہ کار بھی ہے جس کی صفات روبہ سے ہٹ کے ہیں یعنی اس میں روباؤں والی صفات کوئی نہیں ہیں بے وقوف اور گدھی روبہ اگر اصلی ہو لومڑی تو وہ شیروں پہ ہاتھ ڈالتی ہی نہیں تو ایک جگہ تو زار و نزار فرمایا ہے ایک جگہ نا روبہ کار بھی فرمایا ہے تو بہرحال وہ ایک دوسرے مصرع کے ساتھ ہوگا مگر مجھے وہ بھی یاد ہے۔ ہاتھ شیروں پر ڈالنا جو ہے یہ مضمون بتا رہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ احساس تھا کہ مجھ میں صفات باری جلوہ گر ہوئی ہیں اور مجال نہیں کسی کی کہ وہ اللہ کی مرضی اور منشاء کے بغیر مجھ پر ہاتھ ڈال سکے۔

باقی آئندہ انشاء اللہ

خطبہ جمعہ

عفو سے پہلے دل کا قوی ہونا ضروری ہے۔

جسے اپنے غصے پر قابو نہیں ہے وہ غیروں سے عفو سے پیش آ ہی نہیں سکتا۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۶ء مطابق ۲۰ فتح ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ۝۲۰۰

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۝۲۰۱

(سورہ الاعراف: ۲۰۰ تا ۲۰۱)

ان آیات کے متعلق جو عفو اور درگزر اور نیک باتوں کے حکم سے تعلق رکھتی ہیں ان کی تفصیل میں جانے سے پہلے یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ فجی کا سالانہ جلسہ آج شروع ہو رہا ہے اور دو یا تین دن تک جاری رہے گا۔ انہوں نے درخواست کی تھی کہ چونکہ بعض نئی جماعتیں جو فجی میں پیدا ہوئی ہیں وہ بھی اس جلسے میں شریک ہو رہی ہیں اور خدا کے فضل سے دور دور کے جزائر سے بھی لوگ آئے ہوئے ہیں اس لئے فجی کا ذکر اگر اس خطبے میں ہو جائے تو ان کی دلداری کا موجب بنے گا اور حوصلہ افزائی کا موجب بنے گا۔ تو میں تمام دنیا کی جماعتوں کی طرف سے فجی کے احمدیوں کو السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ کہتا ہوں اور خصوصاً ان نئے مہمانوں کو جو احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اب مہمان نہیں بلکہ گھر والے بن گئے ہیں ان کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتا ہوں۔

یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں وہی مضمون نسبتاً مختلف زاویے سے بیان ہوا ہے جو پہلے بھی خطبات میں پیش کرتا رہا ہوں۔ "خذ العفو"۔ عفو کو پکڑ بیٹھ، مضبوطی سے اس پر قائم ہو جا لیکن اس کے ساتھ ہی "وامر بالعرف" اور اس کے ساتھ معروف طور پر جو اچھی باتیں ہیں ان کا حکم بھی دیتا رہ، ان کی نصیحت کرتا رہ۔ عفو کا جو مضمون میں پہلے بیان کر چکا ہوں وہی اس لفظ عفو میں شامل ہے یعنی درگزر ان معنوں میں کرنا کہ گویا کوئی چیز واقع ہوئی نہیں۔ دوسرے اس کو اس طرح دور کرنے کی کوشش کرنا کہ جو شخص کسی خطا کا مرتکب ہوا ہو اس کے دل سے وہ خطا مٹ جائے۔ پس عفو میں اصلاح کا جو معنیٰ ہے یہ قرآن کریم کی آیات سے قطعی طور پر ثابت ہے اور احادیث نبویہ سے بھی اس مضمون کو تقویت ملتی ہے کہ عفو میں پہلے برائی کو صاف کر دینا دو طرح سے ہے یعنی اپنے دل پر اس کی میل نہ لانا اور اپنے دل کو ایسے شخص سے دور نہ ہٹنے دینا۔

دوسرا توجہ کی وجہ سے اور پیار اور حکمت کے ساتھ اس بدی کا نقش اس کے دل سے محو کر دینا اور ایسا محو کر دینا گویا وہ تھی ہی نہیں۔ "فمن عفا و اصلح" میں یہ مضمون ہے جو بیان ہوا ہے کہ عفو ایسی کہ نہ اپنے دل پر میل آئی نہ دوسرے دل پر میل رہنے دی اور اس کے نتیجے میں اصلاح لازماً طبعی طور پر ہوگی۔ اس عفو کے بعد پھر مثبت تعلیم کی ضرورت ہے اور عرف کی طرف بلانا کہ جب تم کمزوریوں سے پاک ہوئے ہو تو پھر کچھ مثبت قدم نیکیوں کی طرف بھی بڑھاؤ۔ یہ وہ پہلو ہے جس پہ ہمیں اپنی اولاد کے تعلق میں بھی ہمیشہ نظر رکھنی چاہئے اور اپنے ماحول کے تعلق میں بھی ہمیشہ نظر رکھنی چاہئے کہ جب بھی کوئی خطا ہو اس خطا سے اس طرح عفو کیا جائے جیسا کہ پہلے خطبات میں میں بیان کر چکا ہوں اور پھر اس عفو کے ساتھ ہی اس طرف توجہ ہو کہ عفو کا انداز ایسا ہو کہ آپ ہی کے دل سے میل نہ مٹے بلکہ بدی کرنے والے کے دل سے بھی میل مٹ جائے اور اصلاح کا ایک طبعی نتیجہ اس سے ظاہر ہو۔ جب یہ ہو تو پھر نیکیوں میں آگے قدم بڑھانا ضروری ہے کیونکہ اگر اسی حال پر چھوڑ دیا جائے تو ایسے لوگ پھر واپس اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ سکتے ہیں مگر جب نیکی کا مزاج پیدا ہو جائے اور اس وقت حکمت کے ساتھ اس شخص کو جس کے دل میں ایک نرمی پیدا ہوئی ہے اور نیک بننے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اس کو ہاتھ پکڑ کر کچھ قدم آگے نیکی میں بڑھانا یہ "وامر بالعرف" کے تابع آتا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو یہ تعلیم دی جا رہی ہے ایسا عفو کرو جس کی وضاحت میں آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں کر چکا ہوں اور اس کے ساتھ ہی نیکی پر آگے بڑھا دو تاکہ پہلے مقام کی طرف لوٹنے کا کوئی سوال ہی باقی نہ رہے۔ لیکن یہ کام آسان نہیں ہے کیونکہ بعض صورتوں میں جب جہلاء کے ساتھ آپ یہی معاملہ کرتے ہیں تو وہ غلط رد عمل دکھاتے ہیں اور تکلیف پہنچاتے ہیں۔ تبلیغ میں ہر قسم کی تکلیف اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ جب آپ ان کو نیکیوں کی طرف بلاتے ہیں تو اس کے رد عمل میں پھر وہ آپ کو ایسی تکلیف پہنچاتے ہیں جو بعض دفعہ جذباتی اور بعض دفعہ بدنی ہوتی ہے ایسی صورت میں فرمایا "اعرض عن الجٰھلین" جب جہلاء سے یہ معاملہ کرو گے تو اس کے نتیجے میں تکلیفیں پہنچیں گی لیکن "اعرض عن الجٰھلین" کا ایک مفہوم یہ ہے کہ جہلاء کو نظرانداز کر دو، ان سے مونہہ موڑ لو اور یہ احتمال ہے کہ بعض لوگ یہی معنیٰ سمجھ بیٹھیں۔ جاہلوں سے مونہہ موڑنے کی ان معنوں میں قرآن کریم میں کہیں تعلیم نہیں ہے کہ ان کی اصلاح کی کوشش کئے بغیر ان سے مونہہ موڑ لو۔ ان کی جہالت کا علم اصلاح کی کوشش کے ساتھ ایک لازمی تعلق رکھتا ہے اور قرآن کریم میں بکثرت ایسی آیات ہیں جن میں جہالت کا علم پہلے سے سوچ کر نہیں حاصل کیا جاتا کہ یہ شخص جاہل ہے اس کو نصیحت نہیں کرنی اس کی اصلاح کی کوشش نہیں کرنی بلکہ ہمیشہ بلا استثناء جہالت کا علم اس صورت میں ہوتا ہے کہ انسان، خصوصاً خدا کے نبی ایک قوم کی جہالت دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر ان میں سے بعض ان سے جاہلانہ طریق پر پیش آتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ ان کی جہالت علم میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ پس عرب قوم کی جہالت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے جس طرح دور فرمایا اگر "اعرض عن الجٰھلین" کا یہ مطلب لیا جاتا کہ جاہلوں سے کنارہ کشی کر جاؤ، ان کی طرف پیٹھ پھیر کر ایک طرف الگ ہو جاؤ تو عرب میں وہ عظیم انقلاب کیسے برپا ہوتا جس نے جاہلوں کی کایا پلٹ دی۔ پس یہ مفہوم غلط ہے کہ ان سے شروع ہی سے اعراض کرو ہاں جب نصیحت کر بیٹھو تو پھر اعراض کرو اور پھر ان کے ساتھ ضد نہ کرو کیونکہ وہ لوگ جو فطرتاً بدتمیز ہوں، جو نیکی کے نتیجے میں بدی پہنچا رہے ہوں ان سے پھر بار بار سر ٹکرانے کی کوئی ضرورت نہیں اور نسبتاً نیک فطرت لوگوں کی تلاش کرو۔

چنانچہ اس کے معاً بعد فرمایا "و اما ینزغنک من الشیطٰن نزغ فاستعذ باللہ" تم تو نیکی کی تعلیم دو گے ان کی بھلائی کی بات کر رہے ہو گے مگر شیطان کی طرف سے اگر تمہیں "ینزغنک" یعنی ضرور ایسا ہوگا کہ ایسا بعض صورتوں میں ہوگا۔ چنانچہ نون ثقیلہ جب شد کے ساتھ آتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ بعض صورتوں میں ایسا ضرور ہوگا کہ شیطان تمہیں تکلیف پہنچائے گا۔ اور "نزغ" کہتے ہیں چبھونے کو خواہ وہ دل کا کچوکہ لیا جائے یا جسم کا، نیزے کی انی سے چبھویا جائے یا زبان کی نوک سے دل کو زخم پہنچایا جائے دونوں صورتوں میں یہ "نزغ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ پس جب تو ایسی باتیں کرے گا تو مقابل پر نہایت ہی بدتمیزی کی، دل کو تکلیف پہنچانے والی باتیں سننی پڑیں گی اور پھر جسمانی طور پر بھی ایذا رسانی کی کوشش کی جائے گی اس صورت میں "فاستعذ باللہ" کیونکہ اللہ کی خاطر تو نے یہ جہاد شروع کیا ہے پس اللہ کی پناہ مانگ اور اللہ کی پناہ میں آ جا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حوالے سے فرماتے ہیں یہ دراصل ایک قطعی وعدہ ہے آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو کہ اس کے نتیجے میں میں تجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا کیونکہ جو تکلیفیں ہیں ان کی چارہ گری بھی خدا فرمائے گا اور ان کے گزند سے محفوظ رکھنے کے انتظام بھی خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ پس اگرچہ ایک تکلیف پہنچتی تو ہے مگر اس کے مقابل پر خدا کی طرف سے اتنے پیار کا اظہار ہو جاتا ہے کہ گویا وہ تکلیف کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو بارہا نظم میں اور نثر میں پیش فرمایا ہے مثلاً

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز
جن سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا

تو تیغ تیز سے کاٹتا ہے تو غم اغیار کو کاٹتا ہے یعنی تیغ ایسی جو اپنوں کے لئے پیار اور بھلائی کا موجب بن جائے اپنوں کے لئے مرہم کا کام دے یہ مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلی بار

اس طرح بیان فرمایا کہ اس کی اور کوئی مجھے مثال دکھائی نہیں دیتی کہ تیغ سے مرہم کا کام لیا۔

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز

پیار کی نگاہیں تیغ تیز کیسے ہو گئیں؟

جن سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا

تو دل میں جو کچھ بھی میل آ جاتی ہے لوگوں کے دکھوں سے، کوئی غم اغیار کا جھگڑا شروع ہو جاتا ہے دل کے اندر، اس سب کو تیرے پیار کی نگاہیں ہ کے پھینک دیتی ہیں۔ پس یہ وہ مضمون ہے "فاستعذ باللّٰہ" کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حق میں ایک قطعی وعدہ تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی تشریح فرمائی ہے جو بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا ہے "انہ سمیع علیم" وہ تیرے حال کو جانتا بھی ہے اور سننے والا بھی ہے۔ سننے والے کا ذکر پہلے فرمایا کہ جب تیرے دل سے کوئی ہوک اٹھے گی تو خدا ضرور اسے سنے گا تو خدا کی نگاہوں سے پردے میں نہیں ہے نہ اس کے علم سے باہر ہے اور علیم ہے تو ظاہر نہ بھی کرے تو خدا کو علم ہے کہ تیرے دل پر کیا گزرتی ہے۔

یہ وہ نصیحت کی راہ کی مشکلات ہیں جن سے ہمیں خوب اچھی طرح آگاہ ہونا چاہئے اور جن سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد پھر اس میدان میں اس احتمال کو پیش نظر رکھ کر قدم رکھنا ہے۔ یہ تکلیفیں تو راہ میں آئیں گی، یہ کانٹے تو چبھوئے جائیں گے مگر اس کے نتیجے میں قرب الٰہی مانگو تو بہت بڑا فائدہ حاصل ہوگا۔ پیغام کا حق ادا کردیا اور اللہ کا قرب عطا ہوگیا اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت حاصل کی جاسکتی ہے یا اس سے بڑھ کر اس فعل کی اور کیا بہتر جزاء، یوں کہنا چاہئے تھا اس سے بہتر اور کس بہتر جزاء کی توقع کی جاسکتی ہے۔ چھوٹا سا کام، معمولی سی چوب اور رضائے باری تعالیٰ ایسی کہ تمہیں اپنی پناہ میں لے لے، اپنی گود میں اٹھا لے اور پھر جو زخم پہنچا دلداری کر کر کے اس زخم کی تکلیف کو بے انتہا روحانی لذتوں میں تبدیل فرما دے۔

اس مضمون پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو عفو کے لئے جس دل گردے کی اور حوصلے کی ضرورت ہے وہ تکلیف کو صبر سے برداشت کرنے سے پہلے ہوا کرتا ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ عفو کے بعد اور نصیحت کے بعد جو تکلیفیں پہنچیں گی انہیں برداشت کرو تو تم دل کے قوی اور مضبوط ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے عفو سے پہلے دل کا قوی ہونا ایک شرط قرار دیا ہے اور یہی حقیقت ہے اور یہی گہری انسانی فطرت کا راز ہے جسے سمجھنا ضروری ہے۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور یہ حدیث بخاری کتاب الادب سے لی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں ہے جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ طاقتور پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے۔ پس غیر کی طرف سے ضرر کا تو ابھی سوال پیدا نہیں ہوا ابھی آپ کے اندرونی رد عمل کی بات ہو رہی ہے اور عفو اس حالت میں ممکن ہی نہیں کہ انسان اپنے نفس پر قابو نہ پاسکے۔ جسے اپنے غصے پر عبور نہیں ہے وہ غیروں سے عفو سے کام لے ہی نہیں سکتا۔ غصے کی حالت میں تو انسان بے اختیار ایسی ایسی باتیں کہہ جاتا ہے کہ بعد میں بعض دفعہ عمر بھر پچھتانا پڑتا ہے کہ کس قدر ظالمانہ بات کر بیٹھا۔ تو عفو کا آغاز ہی اس پہلوانی سے ہوتا ہے جو نفس کے اندر کام کرتی ہے۔ انسان اپنے جذبات پر ایسی قوت کے ساتھ قبضہ کرتا ہے کہ بڑے سے بڑا پہلوان بھی وہ عام تاب و طاقت نہیں رکھتا اس کی بدنی طاقت ہے اس کی روحانی طاقت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے عفو کے آغاز کی کہانی پیش فرما دی۔ عفو کے سفر پہ چلو گے تو یہ زاد سفر ساتھ رکھنا۔

غصہ پر قابو کرنے کا فن سیکھو اس کی مہارت حاصل کرو پھر اس کام پر نکلو اور یہی وہ سب سے بڑی بلاء ہے جس نے آج دنیا میں ہر طرف فساد برپا کر رکھا ہے اور جماعت احمدیہ میں بھی سب سے زیادہ مصیبت اسی غصے پر قابو نہ پانے کی وجہ سے دکھائی دیتی ہے جو گھروں کو برباد کر دیتی ہے، جو معاشرے کو تباہ کر دیتی ہے جو جماعت کے امن کو اٹھا دیتی ہے، ایسے ایسے جرائم پر منتج ہوتی ہے جس کے نتیجے میں پھر عمر بھر ایک خاندان نہیں دوسرا خاندان بھی، ان کے تمام عزیز و اقارب بھی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں، جماعت کے لئے بھی وہ ایک انتہائی تکلیف کا موجب بن جاتے ہیں۔ معصوم لوگ جن کا حقیقت میں کوئی قصور بھی نہیں ہوتا اس جہل کے غصے کا شکار ہو جاتے ہیں اور عمر بھر ان کے پیار کرنے والے عذاب میں مبتلا رہتے ہیں۔

تو عفو سے پہلے اس حالت پر غور کرو جس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے بڑی حکمت سے توجہ دلائی کہ پہلوان تو وہ ہے جو اپنے غصے پر اس وقت جبکہ غصہ جوش کی حالت میں ہو، اس وقت قابو پالے اور اس کی باگیں ہاتھ سے چھوڑے نہ اور طنابیں کھینچ کر رکھے مضبوطی کے ساتھ تاکہ یہ جو صبر کا ایک خیمہ سا انسان بنا رکھتا ہے اپنے لئے جس کے اندر وہ محفوظ رہتا ہے اس کی طنابیں ٹوٹیں تو صبر کا سارا خیمہ ہی اکھڑ گیا اور انسان پھر کوئی پناہ نہیں پاتا۔ تو غصے سے بچنے کے لئے کردار کی مضبوطی اور طاقت، اپنے غصے کی باگیں مضبوطی سے تھامے رکھنا، اپنے صبر کے خیمے کی حفاظت کرنا کیونکہ صبر کے خیمے کے اندر ہی انسان رہے تو وہ بلاؤں سے بچتا ہے ورنہ نہیں بچتا۔

یہ وہ مضمون ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہمارے سامنے کھولا اور اپنا آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا جو کردار تھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ غصے کی وہ حالت پیدا ہی نہیں ہوتی تھی اور یہ وہ خاص طور پر قابل توجہ بات ہے کہ وہ انسان جو غصے پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتا ہے رفتہ رفتہ ان حالات میں جب دوسروں کو غصہ آتا ہے اس کو غصہ آتا ہی نہیں اور یہ شیطان اس طرح مٹتا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے تو یہ مراد تو نہیں کہ ہر وقت نفس امارہ سے لڑائی ہو رہی ہے ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے دل سے ایک غصے کا جذبہ اٹھتا ہے اور پھر آپ اس سے لڑتے ہیں اور اسے زیر کر لیتے ہیں۔ یہ تو ابتدائی سفر ہے مومنوں کو سکھانے کے لئے۔ وہ شخص جو اس میں کامیاب ہوتا ہے اس کی کامیابی کی علامت یہ ہے کہ جن عام جگہوں پر لوگوں کو غصہ آ جاتا ہے اسے آتا ہی نہیں اور حلم اس سے پیدا ہوتا ہے۔

کئی دفعہ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا گھر میں معمولی سا نقصان ہو جاتا ہے اور بعض لوگ بھڑک اٹھتے ہیں شور پڑ جاتا ہے یہ کیا ہو گیا اس نے فلاں چیز توڑ دی، یہ نقصان پہنچا دیا۔ جن کو خدا تعالیٰ غصہ ضبط کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے رفتہ رفتہ ان میں حلم پیدا ہو جاتا ہے ان میں کسی قسم کا کوئی اشتعال پیدا ہی نہیں ہوتا بڑے سکون کے ساتھ، آرام سے انہی چیزوں کو دیکھ رہے ہیں جس کے نتیجے میں دوسرے دلوں میں ہنگامے برپا ہو رہے ہوں۔ حیرت سے دیکھتے ہیں ان کو ہو کیا گیا ہے پاگلوں کو، سمجھاتے ہیں بس کرو خدا کا خوف کرو، ہو کیا گیا ہے۔ چھوٹی سی چیز ضائع ہوئی ہے ایک برتن ٹوٹا ہے اس کے مقابل پہ تم دل توڑ دو گے اور ہمیشہ کے لئے توڑ دو گے۔

تو یہ وہ مضمون ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی نصائح اور سیرت سے مکمل ہوتا ہے۔ ایک موقع پر، یہ بھی بخاری ہی کی روایت ہے، حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی بدو مسجد نبوی میں آکر پیشاب کر گیا اور کر رہا تھا لوگ پہنچے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم بھی دیکھ رہے ہیں صحابہ بھی دیکھ رہے ہیں۔ اس میں جہالت کی یہ حالت تھی اس کی کہ ان کے سامنے بیٹھا ایک طرف مسجد نبوی میں پیشاب کر رہا ہے جہاں لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ صحابہ بیان کرتے ہیں، یہ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ یوں اٹھ کھڑے ہوئے جیسے اس پر بپھر کر ٹوٹ پڑیں گے اس کے ٹکڑے اڑا دیں گے اس قدر ان کو طیش آیا۔ اور پھر خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ فعل تو ان کے جذبات میں ایک غیر معمولی اشتعال پیدا کر گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح بغیر کسی تحریک دل کے، بغیر کسی گھبراہٹ، کسی بے چینی کے، کسی رد عمل کے اسی طرح کھڑے کے کھڑے رہے۔ فرمایا یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو اس کو۔ ایک یا دو ڈول پانی کے بہادو تمہارا جو گند ہے وہ صاف ہو جائے گا۔

اب اس میں حلم بھی ہے اور یہ بھی ہمیں سمجھایا گیا ہے کہ رد عمل جب ایک دفعہ ایک چیز کا غلط شروع ہو جائے تو پھر اس پر قابو پانا واقعی مشکل ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے زیر تعلیم، زیر تربیت صحابہ جو آپ سے نئے اخلاقی رنگ سیکھ رہے تھے ان کے اندر جب غصے کی حالت پیدا ہوئی ہے تو قابو نہیں رہا اور بہت کم لوگ ہیں جن کو غصے کی حالت پر قابو کا اختیار ہوتا ہے۔ لیکن اگر آپ کوشش کریں تو پھر ان حالتوں میں غلط رد عمل پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اسی چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دیکھ رہے تھے بڑے آرام سے فرمایا، پانی بہادو۔ اور اس کے بغیر حل تھا بھی کچھ نہیں۔ اگر ایسے آدمی کو مارا جاتا، اس کو ذلیل کیا جاتا اور اسے گالیاں دی جاتیں، دھکے دے کے باہر نکال دیا جاتا وہ پیشاب کیسے صاف ہو جاتا وہ گند تو اسی طرح رہنا تھا۔ تو فرمایا حکمت سے اس چیز کے ازالے کی کوشش کرو

جرمنی کے شہر نیورن برگ میں قابل اعتماد ٹریول ایجنسی

مبشر ٹریولز

جلسہ سالانہ انگلستان ہو یا قادیان۔ عید الفطر ہو یا عید الاضحیٰ

وطن عزیز کا سفر ہو یا دنیا کے کسی بھی حصے میں سفر کا ارادہ رکھتے ہوں

کسی بھی ائرلائن اور کسی بھی جگہ کے سستے اور فوری ٹکٹوں کے لئے آپ کی خدمت میں پیش پیش

آپ کی خوشیوں کے ساتھ ساتھ ☆ ہماری خدمت کے نئے انداز

P.I.A. جون ۱۹۹۷ء تک کراچی کے لئے ۹۵۰ مارک

فرنکفورٹ لاہور اسلام آباد ۹۰۰ مارک۔ فیملیز کم از کم چار افراد ۱۳۵۰ مارک

K.L.M. ۱۰ جنوری سے ۱۴ مارچ ۹۷ء، جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ سے کراچی کے لئے ۱۱۵۵ مارک

ٹرکش ائرلائن یکم جنوری سے ۳۱ مارچ ۹۷ء جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ سے کراچی کے لئے ۱۰۵۰ مارک

فلپائن ائرلائن فرنکفورٹ سے لندن ۲۹۹ مارک

ALLE PREISE JEDERZEIT UNANGEKUNDIGT ANDERBAR TAX 27.- DM.- TO BE ADDED TO FARE PRICES ARE TO SUBJECT CHANGE

دنیا بھر کے سستے کرایوں کے لئے شہزادہ قمرالدین مبشر آف مبشر ٹریولز سے رابطہ قائم کریں۔

SHAHZADA Q. MUBASHER

MUBASHER TRAVELS

90491 Nurnberg Witzleben Str 14

Tel: 0911-5978843 Fax: 0911-5978843

Mobiltel : 0171-2660679

Stadtsparkasse Nurnberg Kto. Nr. 1675616 BLZ 76050101

جو بدی ظاہر ہو گئی ہے. بجائے اس کے کہ سزاؤں کی طرف دوڑو اور وہ سزائیں جائز اس لئے نہیں کہ ایک آدمی کی غافلانہ حالت کے نتیجے میں ایک جرم ہوا ہے۔ یہ بھی ایک بہت اہم بات ہے کہ ہر بدی کا فعل ہر شخص سے ایک طرح صادر نہیں ہوتا۔ بعض لوگ شرارت کی رو سے، گزند پہنچانے کی خاطر یا ذلیل کرنے کی خاطر یا اور کئی طریقے سے غیرت اکسانے کی خاطر بعض کام کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اس شخص پر نظر کی آپ جانتے تھے کہ سادہ آدمی ہے، بےوقوف ہے بےچارہ، اس کو پتہ ہی کچھ نہیں صفائی ہوتی کیا ہے، اس کو یہ بھی نہیں پتہ کہ احترام کے کیا تقاضے ہیں ایسے شخص کو مارنا بالکل لغو اور بےہودہ بات ہے۔

اور ایک اور موقع پر مسجد میں ایک شخص نے نماز کی حالت میں کسی غلطی کی طرف توجہ دلانے کے لئے اپنی رانوں پر زور زور سے ہاتھ مارنے شروع کئے اور ایسی حالت میں شور ڈال دیا رانوں پہ ہاتھ مار مار کے وہ تماشہ سا ہوگیا۔ صحابہ کہتے ہیں جب نماز ختم ہوئی ہمارا یہ حال تھا کہ ہماری آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے اس کو دیکھتے ہوئے۔ وہ کانپ رہا تھا مگر محمدؐ رسول اللہ کی طرف جب نگاہ پڑی ہے ساری فکریں دور ہوگئیں، سب غم دھل گئے، کتنے پیار سے دیکھ رہے تھے اس کو، اس محبت اور اس شفقت کے ساتھ فرمایا بھئی اس طرح نہ کیا کرو جب کوئی غلطی دیکھو "**سبحان اللہ**" پڑھا کرو۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔ تو وہ شخص جس کی آزمائش مختلف قسم کی تکلیفوں کے ذریعے ہوتی رہتی ہے اور اس کا ردعمل خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جاتا ہے جس کا ردعمل خدا کے تابع اپنے رنگ نکالتا ہے کبھی غصہ بھی آتا ہے اس کو مگر بے محل نہیں ہوتا اور اکثر شفقتیں اس کی تکلیفوں پر پردے ڈال دیتی ہیں اور اتنا کہ گویا اسے تکلیف ہوتی ہی نہیں تو اللہ کی پناہ میں آنے کا ایک یہ بھی مطلب ہے۔

"**فاستعذ باللہ**" کا یہ بھی مضمون ہے جسے آپ سمجھیں کہ جب آپ خدا کی پناہ مانگتے ہیں خدا سے تو خدا وہ پناہ دیتا ہے اور جب پناہ دیتا ہے تو بہت سی تکلیف کے مواقع سے آپ بچ نکلتے ہیں۔ لوگوں میں ہیجان پیدا ہو رہا ہے، لوگوں کے جذبات میں ایک قیامت برپا ہو گئی ہے آپ بڑے سکون کے ساتھ انہی چیزوں کو دیکھتے ہیں اور ایسے پیار اور محبت سے برائی کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو گہرا اثر دکھاتی ہے۔ پھر یہ بات "ڈول بہا دو" فرما کر آپؐ نے فرمایا تمہیں آسانی پیدا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے تنگی پیدا کرنے کے لئے نہیں۔ اے امت مسلمہ تم بنی نوع انسان کی آسانی کے لئے پیدا کئے گئے ہو ان کے لئے سہولتیں پیدا کرو ان کے لئے تنگیاں پیدا نہ کرو۔

پس نیکی کے تعلق میں جو سچا ردعمل ہے وہ برائی کا ایسا ازالہ نہیں جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے۔ سزاؤں پر زور نہیں ہے بلکہ پیار اور محبت اور شفقت سے اصلاح پر زور ہے اور یہ طریق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں کوئی نہیں سمجھا سکتا تھا، نہ کبھی کسی نے سمجھایا۔ تمام انبیاء کی کہانی آپ پڑھ لیں یہ شان، یہ شوکت، یہ پیار، یہ حسن کہ مکارم اخلاق پر قدم ہو جہاں باقیوں کے اخلاق اپنی انتہاؤں کو پہنچ کر ٹھہر گئے اس پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پڑے ہوئے تھے اس سے اونچے تھے یہ چیزیں سیکھیں گے تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے گھروں کی اصلاح کی بھی توفیق ملے گی اور بنی نوع انسان کی اصلاح کی بھی توفیق ملے گی اس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ آگ کس شخص پر حرام کر دی گئی ہے۔ کیسا عجیب انداز ہے سوال کا کیونکہ انسان کے اعمال کی درستی میں جہنم کا خوف بھی بہت اہم کردار ادا کرتا ہے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اگر آپ اپنے نفس کا ہمیشہ جائزہ لیں اور گرد و پیش کا جائزہ لیں تو جنت کی تمنا آپ کے اخلاق کی درستی میں نسبتاً بہت ہی کم اثر رکھتی ہے لیکن جہنم کا خوف بہت زیادہ اثر رکھتا ہے انذار ہے جسے ایک غلبہ حاصل ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اسی حوالے سے بات فرمائی کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کے نتیجے میں آگ حرام ہو جاتی ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہ حرام ہے ہر اس شخص پر جو لوگوں کے قریب ہے۔

اب یہ انداز بیان دیکھیں کتنا لطیف ہے اور ایسا کہ ٹھہر کر غور کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ قریب کس کو کہتے ہیں ہر اس شخص پر جو لوگوں کے قریب ہے ان کے لئے آسانی پیدا کرتا ہے نرم سلوک کرتا ہے جو الفاظ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے وہ یہ ہیں "**تحرم علیٰ کل قریب هین لین سهل**" آگ حرام ہے ہر اس شخص پر جو قریب ہے۔ اب قریب کس کو کہتے ہیں ہم ایک دوسرے کے قریب ہیں، ہر آدمی کسی اور کے قریب ہے، کوئی کسی کے قریب ہے تو قریب کا کیا مطلب ہے؟ اس قریب کا وہ مطلب ہے جو قرآن نے بیان فرمایا ہے "**و اذا سالک عبادی عنی فانی قریب**" کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب تجھ سے میرے بندے سوال کریں "**فانی قریب**" تو میں تو ہر وقت قریب رہتا ہوں ضرورتیں پوری کرنے کے لئے قریب ہوں ان کی تکلیفیں دور کرنے کے لئے قریب ہوں ان کی حاجت روائی کے لئے قریب ہوں اور ان کی اصلاح کے لئے قریب ہوں۔ یہ قرب ہے جن معنوں میں قریب کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 0181-553 3611

تو اگر اللہ قریب ہے اور آپ بھی اللہ کی طرح قربت کے رنگ اختیار کرلیں تو کیسے ممکن ہے کہ اللہ ایسے شخص کو آگ میں ڈال دے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا جو بارہا میں ذکر کر چکا ہوں مگر اس ذکر سے میں تھک نہیں سکتا

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

تو جن کے دل میں خدا کا پیار ہو ان پر آگ حرام کر دی جاتی ہے اور جو قریب ایسے ہوں جیسے خدا قریب ہوتا ہے خدا سے قربت کے رنگ ڈھنگ سیکھ کر قریب ہوتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں ان کو آگ چھوئے گی بھی نہیں پس ان معنوں میں آپ بنی نوع انسان کے قریب ہو جائیں۔

بعض لوگ بڑے مراتب تک پہنچتے ہیں تو بنی نوع انسان سے دور ہو جاتے ہیں بعض لوگ امیر ہو جاتے ہیں دولتمند ہو جاتے ہیں تو بنی نوع انسان سے دور ہو جاتے ہیں غرضیکہ اکثر انسان اپنی بڑائی کی علامت یہ سمجھتے ہیں کہ بنی نوع انسان سے دور ہو جائیں لیکن سب سے بڑا تو خدا ہے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اور کون عالی اور کبیر ہے وہی سب سے اعلیٰ، وہی اکبر لیکن سب سے قریب خدا ہے اسی لئے خدا تعالیٰ کی صفات میں بظاہر دو متضاد صفات بیان کی جاتی ہیں وہ سب سے بعید بھی ہے اور سب سے قریب بھی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر کسی انسان کا تصور بھی کوئی انسان نہیں کر سکتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑائی کا تصور اکثر انسانوں کے بس کی بات نہیں جیسے دور افق میں دیکھتے دیکھتے آپ کی نظر گویا فضاؤں میں تحلیل ہو جاتی ہے ڈوب جاتی ہے اور آگے پھر کچھ دکھائی نہیں دیتا اسی طرح حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی عظمتیں اور رفعتیں ہیں کہ ان کو دیکھتے دیکھتے انسان کی نظر غائب ہو جائے گی مگر جن کو خدا توفیق نہ عطا فرمائے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعتیں دکھائی نہیں دے سکتیں اس کے باوجود سب سے قریب تھے۔

ان تمام انعامات کے باوجود جو خدا نے آپ پر فرمائے اور آپ کو افضل المخلوقات قرار دیا، آپ کو کائنات کی وجہ، جس وجہ سے کائنات کو پیدا کیا ہے فرمایا اور سب سے پہلے آپ کی تخلیق بیان فرمائی، سب سے آخر آپ کو رکھا یعنی مقصود کے طور پر، مقام کے لحاظ سے سب سے بلند اور عام لوگوں کے اس طرح قریب تھے کہ آدمی حیران ہوتا ہے وہ واقعات پڑھ کر، ان کے درمیان گھومتے پھرتے، چھوٹے سے چھوٹا انسان بھی آپ سے بات کرتا تھا تو ٹھہر جاتے تھے، توجہ سے اس کی بات سنا کرتے تھے، بوڑھی عورتیں آپ سے اس طرح بات کرتی تھیں جیسے بڑا حق ہوتا ہے آپ کے اوپر، اپنے بوجھ آپ پر ڈال دیا کرتی تھیں۔ یتیم بچے آپ سے ایسی باتیں کرتے تھے جیسے ان کے باپ سے بڑھ کر جو فوت ہوگیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ذمہ دار ہیں اور تھے بھی۔ ہر شخص آپ کے قریب تھا یعنی ان معنوں میں کہ آپ اس کے قریب تھے ورنہ جہاں تک مراتب کی دوری ہے وہ تو اتنی تھی کہ اس پہلو کو دیکھیں تو یوں لگتا ہے کوئی صحابی بھی آپ کے قریب نہیں تھا کیونکہ انبیاء سے بھی آپؐ اونچے تھے۔ پس یہ وہ قریب کے معنے ہیں جن پر غور کرنے کے بعد آپ کو اپنی زندگی کو ڈھالنے میں مدد ملے گی۔

آپ کو جتنی بلندی حاصل ہو، جتنا مرتبہ بڑا ملے، جتنی دولت ملے جتنی حکومت کا بلند مقام حاصل ہو آپ اتنا ہی بنی نوع انسان پر جھکتے چلے جائیں اور قریب ہوتے چلے جائیں۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس قرب کے بغیر آپ تکبر سے بچ نہیں سکتے اور تکبر والا انسان جنت میں داخل نہیں ہو سکتا، آگ سے بچ نہیں سکتا۔ پس قریب ہونے سے آگ سے بچنے میں یہ مفہوم داخل ہے کہ اگر تم قریب ہو تو تم میں کوئی تکبر نہیں ہوگا۔ اگر تم قریب رہو گے تو لازماً منکسر المزاج ہو گے اور اگر ایسا ہوگے تو پھر تمہیں آگ نہیں چھو سکتی۔

پھر فرمایا ان کے لئے آسانی مہیا کرنے والا ہو "**هین**"، "**لین**" آسانی بھی اور ملائمت بھی۔ "**لو کنت فظاً غلیظ القلب لا نفضوا من حولک**" یہ جو قرآن کریم نے فرمایا ہے اس کے مقابل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "**لنت لهم**" فرمایا یعنی تو ان کے لئے ایسا نرمی کا گوشہ رکھتا ہے کہ ان کی طرف خود بخود اپنی محبت اور پیار اور شفقت کی وجہ سے جھک جاتا ہے۔ تو یہ "**لنت**" کا مفہوم ہے جو بیان ہو رہا ہے کہ "**قریب هین لین**" وہ ان کے لئے آسان ہے۔ یعنی اس سے بات کرنا بھی آسان ہے اور اگر کوئی خوف ہے بھی تو وہ خود دور کر دیتا ہے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ایسے لوگوں کے خوف کو بھی دور فرما دیا کرتے تھے جو آپؐ کی ہیبت سے بعض دفعہ خزاں رسیدہ پتوں کی طرح کانپنے لگتے تھے جو ہوا کے جھونکے سے کانپتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ٹھہراتے، سکون بخشتے، حوصلہ دیتے یہاں تک کہ وہ بے تکلفی سے اپنا مافی الضمیر آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا کرتے تھے۔

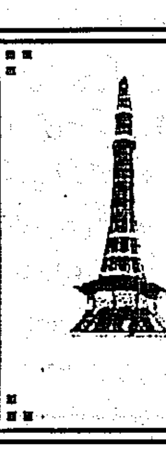
Earlsfield Properties
Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.
Tel : 0181-265-6000

تو اس طرح قریب ہوں کہ حوصلے دیں۔ ان کی باتیں سنیں، ان کی تکلیفیں دور کرنے کے لئے کوشش کریں اور "ھین" ہوں گے تو "لین" بنیں گے۔ یعنی اپنی روش میں آسانی پیدا کریں دوسروں کو آپ اپنے تک پہنچنے میں آسانی دیں تو پھر فرمایا "لین" ہو وہ اور پھر "سھل" اتنے روزمرہ آپ کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنے والے، بے تکلف ہونے والے کہ گویا آپ کے لئے وہ آسان ہو گئے ہیں۔ سھل ایسے میدان کو بھی کہتے ہیں جس میں اونچ نیچ باقی نہ رہے جو سارا یکساں ہو، اس پر چلنا اور دوڑنا آسان ہو کیونکہ وہ بالکل ہموار ہو تو فرمایا وہ سھل ہو جائیں یعنی اتنی عظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی صفات اس میں بیان ہوئی ہیں جو پردے ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما رہے ہیں دوسروں کے حوالے سے بات کر رہے ہیں، اپنا یہ حال تھا۔ یہ تمام صفات بدرجہ اتم آپؐ میں موجود تھیں تو تبھی لوگوں کو نصیحت کرتے تھے کیونکہ آپؐ نے کبھی کوئی نصیحت نہیں کی جس پر بدرجہ اتم پہلے خود کاربند نہ ہوں۔ تو بعض دفعہ سیرت کے بیان میں آپ کو، سیرت کی تلاش میں آپ کو نصیحتوں پر غور کرنا پڑتا ہے۔ بعض لوگوں کی سیرت اگر ان کی نصیحتوں سے دیکھو تو جھوٹی سیرت بنے گی کیونکہ اکثر لوگ وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ لیکن وہ جس کے قول کا ذرہ ذرہ سچا ہو جو پہلے عمل کئے بغیر دوسرے کو کوئی بات کہے ہی نہ اس کی سیرت نصیحتوں میں دکھائی دے گی ورنہ وہ خود تو نہیں کہے گا کہ میں ایسا ہوں اور میں ایسا ہوں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ حکم دے کہ تو اپنا تعارف کروا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اس حکم کے بغیر اپنا تعارف نہیں کروایا کرتے تھے لیکن دوسروں کو فرماتے تھے کہ دیکھو تم قریب رہنا۔ "ھین" ہونا "لین" ہونا، نرمی اختیار کرنا ایسا کہ سھل ہو جاؤ جیسے چٹیل میدانوں میں لوگ آسانی سے دوڑتے پھرتے ہیں کوئی چڑھائی کا خطرہ نہیں، کوئی اترائی کا خطرہ نہیں۔ نہ گڑھے، نہ ایسی بلندیاں جس پر چڑھنا دشوار ہو اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اپنے صحابہ، اپنے گرد و پیش کے لئے اتنے آسان ہو گئے تھے کہ گویا سھل بن گئے۔ فرمایا ایسے شخص پر یقیناً آگ حرام کر دی گئی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کسی چیز میں جتنا بھی رفق اور نرمی ہو اتنا ہی اس کے لئے زینت کا موجب بنتی ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں "ان الرفق لا یکون فی شیء الا زانہ و لا ینزع من شیء الا شانہ"۔ یہاں شان کا مطلب وہ شان و شوکت نہیں جو عام طور پر سمجھا جاتا ہے، یہ شان لفظ ہے ہمزے کے ساتھ جس کا مطلب ہے برائی شئون بدیوں کو اور برائیوں کو کہتے ہیں مکروہ باتیں۔ زان کا لفظ زینت سے نکلا ہے فرمایا یقیناً نرمی ایسی چیز ہے کہ جس چیز میں بھی ہو اس کے لئے زینت کا موجب بن جاتی ہے اور جس میں نہ ہو جتنی اس سے کھینچ کے باہر کر دی جائے اتنا ہی اس کو عیب دار کر دیتی ہے اس کے اندر نقائص پیدا کر دیتی ہے مگر نرمی بھی برمحل اور موقع کے مطابق ہونی ضروری ہے اس مضمون کو آگے الگ کھولا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔ یہاں نرمی کرنے والا جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ رفیق ہے دراصل۔ ہم خدا تعالیٰ کو جب رفیق کہتے ہیں "یا حفیظ، یا عزیز، یا رفیق"۔ تو رفیق کا معنیٰ دوست کا بھی ہوتا ہے۔ رفیق حیات، رفیقہ حیات، زندگی بھر کا دوست، زندگی بھر کی دوست، یہ لفظ رفق سے نکلا ہے اور دوستی کے لئے رفق ضروری ہے یعنی ایسی نرمی کہ کبھی سختی بھی برداشت کرلی۔ کبھی دوسرے سے بھی مطالبے ہوئے تو اس نے برداشت کر لیا آپ کی بات کو۔ دونوں طرف رفق ہو تو رفیق بنتا ہے ورنہ نہیں بنتا۔ تو اللہ تعالیٰ رفیق ہے اور اللہ تعالیٰ کے تعلق میں رفیق کا یک طرفہ صرف حقیقت میں معنیٰ بنتا ہے یعنی وہ ایسا نرم ہے کہ تم لوگوں کی طرف سے بار بار ایسی باتیں دیکھتا ہے جو خدا تعالیٰ کی دوستی اور تعلق کو کاٹنے والی باتیں ہوں لیکن رفیق ہے، جو اس کا رفق ہے وہ ہٹتا ہی نہیں۔ پس "یا حفیظ، یا عزیز، یا رفیق" میں رفیق کے یہ معنے ہیں کہ اے ایسا پیار کرنے والے، اے ایسے ساتھی جس کو بار بار اپنے بندوں کی طرف سے تکلیف دہ باتیں پہنچیں جس کے بعد رفق باقی نہیں رہا کرتا پھر بھی وہ رفیق رہتا ہے۔ یہ صفت اگر بندہ اپنے اندر پیدا کرے تو حقیقی معنوں میں خدا اس کا رفیق ہو جاتا ہے لیکن اگر خدا کے بندوں کے تعلق میں وہ یہ بات پیدا نہ کرے تو خدا کی رفاقت بھی اس کو نصیب نہیں ہوتی۔ پس خدا کے تعلق میں رفیق برابر کی چوٹ دونوں طرف نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسا سلوک فرمایا کہ بندوں کے ساتھ تم رفیق ہو جاؤ اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرو تو میں تمہارا رفیق ہو جاؤں گا کیونکہ خدا سے حسن سلوک تو آپ کر ہی نہیں سکتے۔ تو خدا کی رفاقت نصیب کرنے کا کتنا آسان رستہ بتادیا کہ بندوں کے تعلق میں تم رفاقت کرو اور تمہیں میں اپنی رفاقت عطا کردوں گا۔

"لا یعطی علی العنف و لا یعطی علیٰ ما سواہ" کہتے ہیں خدا رفق کا بدلہ ایسا دیتا ہے اور اتنا دیتا ہے کہ سخت مزاجی اور سخت گیری اس کے بدلے کی اس سے کوئی نسبت ہی کوئی نہیں۔ یعنی اس کا ترجمہ کرنا ان معنوں میں مشکل ہو رہا ہے کہ سخت گیری کا تو بدلہ دیتا ہی نہیں۔ پس اگر میں یہ کہوں کہ رفق کا بدلہ اتنا دیتا ہے کہ سخت گیری کا نہیں دیتا تو یہ معنے اس کے بنتے نہیں کہ نیکی کی جزاء اتنی دیتا ہے کہ بدی کی نیک جزاء اتنی نہیں دیتا۔ اس لئے میں طبعاً یہاں ٹھہر گیا اور سوچ رہا تھا کہ کس طرح اس مضمون کو بیان کروں۔ اصل مطلب یہ ہے کہ سخت گیری کا جہاں حق بھی ہو وہاں سخت گیری کا استعمال برمحل بھی ہو تو اس کا فائدہ اتنا نہیں پہنچتا انسان کو جتنا رفق کے، نرمی کے استعمال سے فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ یہ طرز کلام ایسی ہے کہ اس پر ٹھہر کر غور کرکے ترجمہ نہ کریں تو بالکل غلط ترجمہ ہو جائے گا جیسا کہ کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ لکھا یہ ہوا ہے کہ خدا نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے سخت گیری کا نہیں دیتا تو گویا سخت گیری کا بھی کچھ نہ کچھ تو دیتا ہے اجر۔ یہ مراد نہیں ہے۔ وہی معنے بنتے ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ یا تو یہ معنیٰ بنیں گے کہ سخت گیری برمحل ہو تو اس کی جزاء بھی انسان کو ملتی ہے مگر رفق کی جزاء تو بالکل اور ہی بات ہے سخت گیری برمحل ہونے کے باوجود رفق کا مقابلہ نہیں کر سکتی، نرمی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ دوسرا معنیٰ اس کا یہ ہے کہ سخت گیری کی پکڑ کم کرتا ہے اور رفق کا بدلہ زیادہ دیتا ہے کیونکہ جزاء کا معنیٰ موقع اور محل کے مطابق ہوگا۔ پس سخت گیری کی اتنی جزاء نہیں دیتا جتنی رفق کی دیتا ہے اور یہ اگر ترجمہ کیا جائے تو بالکل یہی ترجمہ قرآن کریم کی دوسری آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ پکڑ کے وقت ہاتھ نرم کر دیتا ہے اور نرمی کے سلوک کے وقت ہاتھ کو کھلا کر دیتا ہے۔

اور یہ بھی رفق کا ہی تقاضا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے رفیق ہونے کی ایک یہ بھی شان ہے کہ سخت گیری میں بھی رفیق رہتا ہے ورنہ اگر لوگوں سے سخت گیری اسی طرح کرتا جیسا کہ موقع اور محل کا تقاضا تھا کہ سخت گیری کی جائے پھر تو قرآن کریم فرماتا ہے کہ دنیا میں کوئی بھی جان دار باقی نہ رہتا تمام زندگی کی صف لپیٹ دی جاتی۔ تو یہ دوسرا معنیٰ بھی چونکہ قرآن کے مطابق ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی جائز ہے کہ سخت گیری کا سختی سے بدلہ بہت کم دیتا ہے۔ اور تم نرمی کرو گے تو بہت زیادہ اس نرمی کی جزاء دے گا، اتنی زیادہ کہ گویا تمہارے عمل کے ساتھ اس کی کوئی نسبت ہی نہیں رہے گی۔

پھر سخت گیری اور بدخلقی کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے جو میں پڑھ رہا ہوں (البدر جلد ۳، نمبر ۱۹۱۸ صفحہ ۳) فرماتے ہیں: "سخت دل ہر ایک فاسق سے بدتر ہوتا ہے"۔ اب اس سے آپ اندازہ کریں کہ سخت گیری کتنا بڑا گناہ ہے۔ سخت دلی انسان کو ہر فاسق سے بدتر کر دیتی ہے اور ہمیشہ فسق و فجور کے باوجود قوموں کو باقی رکھا مگر جب ان کے دل سخت ہو گئے تو پھر خدا کا عذاب ان پر نازل ہوا ہے۔ یہود کی تاریخ ہمارے سامنے گواہ ہے فرمایا "ثم قست قلوبکم"۔ تم نے بدیاں کیں خدا نے باوجود اس کے عفو کا سلوک فرمایا، مغفرت فرمائی۔ بدیوں پر بدیاں دیکھتا رہا مگر تمہیں پکڑا نہیں مگر جب تم سخت دل اور پتھر دل ہو گئے پھر خدا کا غضب تم پر نازل ہوا ہے۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام بھی قرآن کریم پر مبنی کلام ہے احادیث نبوی پر مبنی کلام ہے۔ اپنی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کوئی بات بھی نہیں کہتے۔ تو یہ معنیٰ ہے ہر فاسق سے بدتر ہوتا ہے۔ تمہارے گناہ خدا تعالیٰ کی مغفرت کی نیچے رہیں گے اگر تمہارے دل میں خوف خدا ہو، کوشش ہو، توبہ کی طرف توجہ ہو۔ مگر اگر تم پتھر دل بن گئے پھر کوئی بخشش تمہیں نصیب نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون میں جماعت کو ایک نصیحت فرماتے ہیں اور باقی اقتباسات پڑھنے کا چونکہ وقت نہیں ہے میں اسی نصیحت کو پڑھ کر، آپ کو سمجھا کر اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں ہوتا وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے"۔ اب آپ کو میں نے پہلے شروع میں ہی بتایا تھا کہ سارے نظام جماعت پر، دنیا کے مختلف ملکوں پر نگاہ ڈالتے ہوئے میں یقین کے ساتھ آپ کو بتاتا ہوں کہ دلوں کی سختی نے فساد برپا کر رکھا ہے، گھر اجاڑ دیئے ہیں، جماعتیں برباد کردی ہیں۔ جن جماعتوں میں بھی ایسے چند پتھر دل لوگ آگئے انہوں نے سارا نظام جماعت کا ستیاناس کر دیا۔ بعض سالہا سال سے سنبھلتے ہی نہیں کیونکہ ان میں چند لوگ سخت دل ہیں اور اس کے نتیجے میں بعض دفعہ ان کی امارتیں ختم کرنی پڑیں۔ ان کے ووٹ دے کر اپنے عہدیداروں کا انتخاب کرنے کا حق بھی لے لیا گیا۔ مربی مقرر کئے گئے، دوسرے بھیجے گئے، مجال ہے جو ٹس سے مس ہوں کیونکہ سخت دل ہر فاسق سے بدتر ہوتا ہے ان کے دلوں کی سختی نے تفرقہ ڈال دیا ہے۔ اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں وہ جو صلح پر راضی نہیں ہوتا وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔

"تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ"۔ پھر فرماتے ہیں "نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔" قریب کے تعلق میں میں نے آپ کو سمجھایا تھا کہ جو قریب ہے وہ تکبر سے دور ہے۔ جو قریب نہیں ہے وہ اسی حد تک متکبر ہو جاتا ہے اور تکبر کے متعلق جو تمثیل ہے وہ فربہی کی تمثیل ہے کہ جتنا تکبر ہوگا اتنا ہی گویا موٹا ہوگا۔ لیکن جن راہوں سے جنت کی طرف بلایا جاتا ہے وہ باریک راہیں ہیں۔ ان سے اس قسم کا پھولا ہوا، اپنے تکبر میں متورم ہوا ہوا شخص داخل ہو ہی نہیں سکتا۔ فرماتے ہیں تم فربہی چھوڑ دو، ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو کہ جس دروازے کے

SATELLITE WAREHOUSE

Muslim TV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔

"کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے مونہہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔" اس سے زیادہ پرشوکت کلام آپ کو سمجھانے کے لئے اور کیا ہو سکتا ہے۔ فرماتے ہیں بدنصیب وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے مونہہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں یعنی کلام الٰہی ہے جو میری زبان پر جاری ہوا ہے۔ پھر فرماتے ہیں "تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔" اب آپ دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کم سے کم بھائیوں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو ایسا پیار دیں کہ ان کی مثال دی جاسکے۔

آج کل تو بھائی بھائی سے ایسا لڑتا ہے اور جائدادوں کی خاطر ایسے تصرفات کرتا ہے اور بعض دفعہ ایسی ظالمانہ کارروائیاں کرتا ہے کہ بھائی کے علم کے بغیر پٹواریوں سے مل کر جائداد کے انتقال بھی کر وا بیٹھتا ہے۔ تو اب یہ مثال آپ کو کیسے سمجھ آئے گی "جیسے ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے دو بھائی"۔ مراد ہے اچھے وقتوں کی بات ہو رہی ہے جب بھائی واقعی بھائی ہوا کرتے تھے تو اب ویسا بننا ہوگا آپ کو۔ ان بھائیوں کی مثال لو جو حقیقت میں فرشتہ سیرت بھائی ایک دوسرے کی خاطر اپنے حقوق قربان کرنے والے ہوتے ہیں۔ فرماتے ہیں "ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔"

یہ نصیحت بیان کرنے کے بعد میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور اقتباس ابھی پیش کر دیتا ہوں تاکہ اس عرصے میں اگلے خطبات سے پہلے کوئی غلط فہمی کا شکار نہ ہو کہ عفو کس کو کہتے ہیں اور مغفرت کیا ہوتی ہے۔ "بدی کا بدلہ اسی قدر بدی ہے جو کی گئی لیکن جو شخص عفو کرے اور گناہ بخش دے اور اس عفو سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو نہ کوئی خرابی تو خدا اس سے راضی ہے اور اسے اس کا بدلہ دے گا۔ پس قرآن کی رو سے نہ ہر ایک جگہ انتقام محمود ہے" (یعنی قابل تعریف ہے) "نہ ہر ایک جگہ عفو قابل تعریف ہے بلکہ محل شناسی کرنی چاہئے اور چاہئے کہ انتقام اور عفو کی سیرت با پابندی محل اور مصلحت ہو، نہ بے قیدی کے رنگ میں۔ یہی قرآن کا مطلب ہے۔"

تو بعض لوگ ایک ہی طرف کی بات سمجھ کر سمجھتے ہیں کہ ہر جگہ ہر وہ شخص جو کسی بات پر مجاز بنایا گیا ہے اس سے آنکھیں بند کر کے ہر جرم کے نتیجے میں عفو مانگو حالانکہ بعض جگہ عفو کی اجازت نہیں ہوتی۔ اور اس وجہ سے اجازت نہیں ہوتی کہ یا تو اس کی بدی کی حوصلہ افزائی ہوگی یا ماحول کی حوصلہ افزائی ہوگی یعنی ماحول میں بدیوں کو کھل کھیلنے کا موقع ملے گا۔ پس بعض ایسے لوگ جو سلسلے سے ایسی بےوفائی کرتے ہیں کہ وہ تمام دنیا میں سلسلے کے وقار کو نقصان پہنچا دیتے ہیں اور سلسلے کی عزت کو ذلیل اور رسوا کر دیتے ہیں ان کو اگر معاف کیا جائے تو کل دس، بیس، پچاس اور بھی پیدا ہو جائیں گے اس لئے غلط حوالے دے کر مجھے میری ہی باتوں کا غلط رنگ میں پابند کرنے کی کوشش نہ کریں۔ میں جو آپ کو سمجھا رہا ہوں سمجھتا ہوں کہ عفو کے کیا معنے ہیں اور کس موقع پر ہونا چاہئے۔ اور مجھے پتہ ہے کہ کہاں انسان کو عفو کا اختیار نہیں ہے۔ وہاں عفو کرنا خدا کی ناراضگی مول لینے والی بات ہے۔

پس یہ کہہ کر میں اب اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ باقی انشاء اللہ آئندہ جو جمعہ ہے وہ وقف جدید کے تعلق میں ہوگا کیونکہ ہمارا وقف جدید کا سال ختم ہو رہا ہے۔ یہ میں نے اس لئے کہا ہے کہ جماعتوں کو اگرچہ بار بار یاد دہانی کرائی جا چکی ہے مگر بہت سی جماعتوں کی طرف سے ابھی وقف جدید کی سالانہ رپورٹ نہیں موصول ہوئی تو اب تو بہت تیزرفتاری آچکی ہے مواصلات میں۔ پس آپ فیکس کے ذریعے یا دوسرے ذرائع سے جو بھی جلدی رپورٹ پہنچانے کے ذرائع آپ کو میسر ہیں اپنی وقف جدید کی کارگزاری کی رپورٹ بھیجنے میں مزید تاخیر نہ کریں۔

اپنے علم کا فیض دوسروں تک بھی پہنچایئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔ (مدیر)

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893.

Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

عکس نما

(پروفیسر محمد ارشد چوہدری)

۱۲ویں صدی چنگیز خان اور صلیبیوں کی صدی تھی۔ پاکستان کی سابقہ اور موجودہ حکومتیں عوام کو ۲۱ویں صدی کا جھانسہ دے کر ۱۲ویں صدی میں دھکیل رہی ہیں۔ شاید اس لئے کہ ۲۱ اور ۱۲ کے ہندسے ملتے جلتے ہیں۔ صرف دو ایک کی بجائے ایک دو ہی کا تو فرق ہے۔ اور حکمرانوں کی خوش قسمتی سے لوگ ۲۱ اور ۱۲ کے فرق سے بھی تو واقف نہیں ہیں۔

پاکستان درحقیقت ۴۷ء میں پیدا اور آزاد نہیں ہوا تھا اسے آدھی آزادی تو ۱۹۷۴ء میں دوسری آدھی ۱۹۸۴ء میں نصیب ہوئی تھی۔

۱۹۷۴ء سے قبل عوام کو نہ تو قانون و دستور سے آزادی حاصل تھی اور نہ ہی عدالت و انصاف سے۔ نہ قتل و غارت کی آزادی حاصل تھی اور نہ ہی لوٹ مار کی۔ بدمعاشی کی اجازت تھی، نہ شرافت سے آزادی۔

پاکستان کو آزادی دینے والا پہلا شخص بھٹو تھا۔ بھٹو سے پہلے چونکہ لوگوں کے دل، دماغ اور ذہن پڑھنے کی کوئی مشین نہیں تھی لہذا جرائم سے نپٹنے کے لئے پولیس، تفتیش، وکلاء، دلائل اور عدالتوں کی ضرورت ہوا کرتی تھی۔ جواب اس لئے باقی نہیں رہی تھی کہ پاکستان کی قومی اسمبلی لوگوں کے دل و دماغ پڑھ کر فرد جرم عائد کر سکتی تھی۔ Plead کرنے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی تھی۔ دل پڑھنے کی مشین میسر آجائے تو قانون، عدالت یا انصاف کی ضرورت ہی باقی نہیں رہا کرتی۔ چنانچہ ابتداءً اور تجرباتی طور پر ایک میڈیکل کالج کے طلباء کو مامور کیا گیا کہ وہ لاقانونیت کا آغاز کریں۔ بات آگے بڑھی تو پولیس، مجسٹریٹ اور اعلیٰ حکام نے اپنی رہنمائی میں قتل و غارت، لوٹ مار اور ہر قسم کی لاقانونیت کی حوصلہ افزائی کی۔ اس طرح سے انہوں نے ایک دیرینہ "لاینحل" ۹۰ سالہ مسئلہ کو بزعم خود حل کر ڈالا۔ مسئلے نے حل تو کیا ہونا تھا۔ خود بھٹو صاحب ہی اس مسئلے میں حل ہو کر رہ گئے۔ لیکن قوم کو وہ جس پٹڑی پر چڑھا گئے وہ ابھی تک اسی پٹڑی پر چل رہی ہے۔ پٹاری کا مونہہ کیا کھلا اب اسے بند کرنا کسی کے بس میں نہیں رہا۔ عوام کو قانون، انصاف، عدالت اور شرافت سے آزادی کیا ملی، انہوں نے ثابت کر دکھایا کہ وہ دنیا کی واحد قوم ہیں جس کا ہر فرد واحد اپنی ذات میں قانون بھی ہے اور دستور بھی، پولیس بھی ہے اور عدالت بھی، مجرم بھی خود ہی ہے اور جج بھی خود ہی۔ اور ساری دنیا کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ آزاد ہے تو صرف پاکستان۔ بھلا یہ بھی کوئی آزادی ہے کہ جو کچھ کرنا چاہو اس راستے میں قانون ہاتھ پھیلائے کھڑا ہو۔

لیکن ابھی اس قوم کے مقدر میں مزید "ترقیات" حاصل کرنا لکھا تھا چنانچہ افق پاکستان پر ایک اور شخصیت نمودار ہوئی جس کے دور میں حق کا ضیاع اپنے نقطہ کمال کو جا پہنچا۔

فوجی آمر ضیاء الحق کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ اس نے نہ صرف لاقانونیت کو اس کے معراج تک پہنچایا بلکہ لاقانونیت کے علم برداروں کو ہر قسم کے انعام و اکرام سے بھی نوازا۔ قاتلوں اور لٹیروں کی نہ صرف حوصلہ افزائی کی بلکہ انہیں اپنے صوابدیدی فنڈ میں سے خزانے عطا کئے۔ اس نے بدمعاشوں کو نہ صرف چوما چاٹا بلکہ انہیں کلاشنکوفیں، بم اور راکٹ مہیا کئے۔ منشیات کے کاروباریوں سے نہ صرف شراکت کی بلکہ انہیں Immunity عطا کی۔

بھٹو کی طرح ضیاء الحق بھی اپنی ہی چلائی ہوئی چکی میں پس کر رہ گیا۔ اس کے کارناموں کا خلاصہ یہ بنتا ہے کہ:

☆ زنا، چوری، ڈاکہ، بدمعاشی وغیرہ قابل ضمانت جرم ہیں۔ لیکن کلمہ، نماز، بسم اللہ وغیرہ پڑھنا ناقابل ضمانت جرائم ہیں۔

☆ السلام علیکم کہنا شدید جرم ہے۔ گالیاں نکالنا معمولی بات ہے۔

☆ جو لوگ خود کو مسلمان کہتے ہیں وہ اس لئے مسلمان نہیں ہیں کہ ضیاء الحق جانتا ہے کہ ان کے دل و دماغ پر کیا رقم ہے۔

☆ اب صرف ضیاء الحق ہی آتے رہیں گے۔ کوئی مصلح یا ریفارمر نہیں آسکتا۔ کم از کم پاکستانی حکومت انہیں Entry Visa نہیں دے گی۔

☆ جو پاکستانی حلفاً اقرار نہیں کرے گا کہ تمام مصلح، ریفارمر، مجدد، محدث، اولیاء اللہ وغیرہ جھوٹے تھے اسے پاسپورٹ، شناختی کارڈ یا دیگر متعلقہ حقوق سے محروم ہونا پڑے گا۔

پاکستان کی موجودہ صورت حال کا جائزہ صرف اسی ایک پس منظر میں لیا جاسکتا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ پاکستان میں لاقانونیت، کرپشن، قتل و غارت، غنڈہ گردی، جدید ملائیت، کلاشن کوف، ہیروئن، رشوت خوری، ہارس ٹریڈنگ، بےحیائی، مادر پدر آزادی اور دیگر کلچر ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۸ء کے درمیانی عرصے میں قائم ہوئے۔

۱۹۷۴ء سے بالعموم اور ۱۹۸۸ء سے بالخصوص قبل ان بیماریوں کے جراثیم تو موجود تھے لیکن یہ بیماریاں وبائی شکل میں نمودار نہیں ہوئی تھیں۔ شرم و حیا ابھی کچھ باقی تھی۔ قانون کا بھرم ابھی قائم تھا۔ پولیس میں ابھی کچھ خوف خدا باقی تھا۔ عدالتیں بھی گاہے بگاہے عدالت و انصاف کر لیا کرتی تھیں۔ رشوت بھی چھپ چھپا کر لی جایا کرتی تھی۔ شرافت بھی ابھی مکمل طور پر اندھی، بہری اور گونگی نہیں ہوئی تھی۔

جوں جوں جماعت احمدیہ کی مخالفت ذلیل سے ذلیل تر ہوتی گئی پاکستان بھی اسی رفتار سے ذلیل تر ہوتا رہا۔ لاقانونیت کی ترویج بغض احمدیت کی زمین سے پھوٹی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ قومی مزاج کا رنگ اختیار کر گئی۔ سرکاری بدمعاشوں کو چھوڑا تو احمدیوں پر گیا لیکن وہ پورے ملک پر جھپٹ پڑے۔ احمدیوں کے قتل کی چھٹی دی گئی تو پورا ملک قتل گاہ بن گیا۔ احمدیہ مساجد مقفل کی گئیں تو شیعوں اور سنیوں کی مساجد کی باری بھی آگئی۔ احمدیہ مساجد کی مسماری کا حکم صادر ہوا تو دیگر مساجد میں بھی بم پھٹنے لگے۔ احمدیوں کو نماز پڑھتے گرفتار کرنے کی رسم چلی تو غیر احمدی نمازی بھی بھونے جانے لگے۔ احمدیوں کی جان، مال اور عزت سے ہاتھ اٹھایا گیا تو بارہ کروڑ میں سے کسی کی بھی جان، مال یا عزت محفوظ نہ رہی۔ احمدیوں کی جائیدادیں لوٹنے کی اجازت ملتے ہی قبضہ گروپ وجود میں آگئے۔ احمدیوں کو ملازمتوں سے نکالا گیا تو ملازمتیں، ملامتیں بن کر رہ

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

بزرگان جماعت کی چند یادیں

(محمد احمد جلیل)

حکومت پاکستان کی طرف سے جماعت احمدیہ کے جلسوں اور اجتماعات پر پابندی لگائے جانے سے قبل ہر سال ربوہ میں انصار اللہ کا اجتماع ہوا کرتا تھا۔ دفتر انصار اللہ کے وسیع احاطہ میں اجتماع ہوتا۔ فجر کی نماز کے بعد درس قرآن و حدیث کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ اپنے قبولیت دعا کے واقعات سنایا کرتے تھے جو بہت ایمان افروز ہوتے۔ اس کے بعد ناشتہ کے لئے وقفہ ہوا کرتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ نے قبولیت دعا کے اپنے کچھ واقعات سنائے۔ جب جلسہ برخاست ہوا تو میں نے حضرت مولوی صاحب سے درخواست کی کہ ناشتہ میرے غریب خانہ پر کریں۔ میرا گھر دفتر انصار اللہ کے قریب ہی تحریک جدید کے کوارٹرز میں تھا۔ حضرت مولوی صاحب کے ساتھ دو تین اور بزرگ بھی تھے۔ آپ باتیں کرتے ہوئے میرے ساتھ چل پڑے۔ راستہ میں احباب مصافحہ کرتے رہے۔ قبولیت دعا کے موضوع پر ہی آپ گفتگو فرما رہے تھے۔ اثناء گفتگو آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان کے مخالفین ہر طرح سے تکلیف دیا کرتے تھے۔ میں دیہات کا رہنے والا تھا۔ قضاء حاجت کے لئے بعض دفعہ باہر کسی کھیت میں جاکر بیٹھنے لگتا۔ وہ کھیت کسی مخالف کا ہوتا تو وہ بدزبانی کرتا اور بیٹھنے سے روکتا۔ میں اس وقت مضبوط جوان تھا، مجھے غصہ آتا اور دل چاہتا کہ اسے سیدھا کروں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ڈر سے کچھ نہ کر سکتا۔ حضور علیہ السلام کی خدمت میں شکایت کی جاتی۔ آپ برداشت اور صبر کی تلقین فرماتے تو ہم لوگ نماز میں رو رو کر خدا کے حضور بھڑاس نکالتے۔

اس زمانہ میں ہمیں رؤیا و کشوف بھی ہو جاتے تھے۔ اب تو لوگوں نے مصافحے کر کر کے خراب کر دیا ہے۔

یہ حضرت مولوی صاحب کا اظہار انکساری کا ایک طریق تھا ورنہ حقیقۃً آپ مستجاب الدعوات، صاحب رؤیا و کشوف بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

—○○—

ایک دفعہ ربوہ میں مسجد مبارک میں یوم خلافت کا جلسہ ہوا۔ خلافت اولیٰ کے متعلق تقاریر ہوئیں۔ ایک تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے اعلیٰ مقام توکل کے موضوع پر بھی تھی۔ حضرت ملک غلام فرید صاحب نے اس تقریر کا ذکر کرتے ہوئے خاکسار سے فرمایا کہ اس جلسہ میں حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور میں اکٹھے بیٹھے تھے اور جلسہ ختم ہونے پر اکٹھے باہر نکلے۔ ہم دونوں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا زمانہ دیکھا ہوا تھا۔ ہمارے دل میں پرانی یادیں تازہ ہو گئیں۔ مسجد سے باہر نکلے تو باتیں کرتے ہوئے حضرت میاں صاحب نے مجھے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اول کے مقام توکل کو آپ مختصر الفاظ میں کس طرح بیان کریں گے۔ میں نے بےساختہ کہا کہ "خدا نوں وخت پا دیندے سی" اس پنجابی زبان کے فقرہ کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ اپنی مشکل خدا پر ڈال دیتے تھے۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا آپ نے حضرت مولوی صاحب کے توکل کو بہت عمدہ اور بالکل صحیح بیان کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مقام توکل کے تذکرہ میں مکرم ملک صاحب نے یہ واقعہ بھی بیان کیا کہ جس زمانہ میں حضرت مولوی صاحب کشمیر میں شاہی طبیب تھے آپ ایک دفعہ گھوڑی پر کشمیر یا جموں سے سیالکوٹ کی طرف آرہے تھے۔ اس وقت جموں تک ابھی ریل گاڑی نہیں گئی تھی۔ ایک خادم ہمراہ تھا۔ آپ نے اپنے خورونوش اور گھوڑی کے چارہ اور دانہ وغیرہ کے لئے کچھ رقم خادم کو دے دی تھی۔ راستہ میں قیام کرتے آرہے تھے۔ ایک مقام پر پہنچ کر خادم نے بتایا کہ صرف ایک رات کے خرچ کے لئے رقم باقی رہ گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں خرچ ختم ہو گیا تو گھوڑی بیچ لیں گے۔ صبح اٹھ کر خادم نے بتایا کہ رات گھوڑی کو سول ہوا اور وہ مر گئی ہے۔ آپ نے گھوڑی کو دیکھ کر فرمایا "نور دین کا خدا وہ مرا پڑا ہے"۔ مطلب واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت نے آپ کا یہ کہنا پسند نہ کیا کہ خرچ ختم ہو گیا تو گھوڑی بیچ کر کام چلالیں گے۔ یہ کیوں نہ کہا کہ اللہ تعالیٰ سامان فرمائے گا۔ گھوڑی پر کیوں انحصار کیا۔ اور تنبیہ کی کہ اب گھوڑی بیچ لو۔

اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو آپ کا یہ احساس آپ کے تعلق باللہ کا آئینہ دار اور یہ واقعہ آپ کے توکل علی اللہ ہی کا ایک کرشمہ تھا۔ وللہ حکم فی عبادہ۔

—○○—

ربوہ ہی کا واقعہ ہے کہ مسجد مبارک میں یوم مصلح موعود کا جلسہ ہوا۔ تقاریر کے آخر میں پسر موعود کی پیش گوئی والا پر شوکت الہام پڑھ کر سنایا گیا۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب اس مجلس میں تشریف رکھتے تھے۔ جلسہ ختم ہونے پر جب آپ باہر آئے تو خاکسار آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے رستہ میں ایک دلچسپ واقعہ سنایا کہ خان صاحب حضرت منشی برکت علی صاحب رضی اللہ عنہ سرکاری ملازمت کے دوران لمبا عرصہ شملہ میں امیر جماعت رہے۔ ریٹائر ہونے پر آپ قادیان آکر صدر انجمن احمدیہ میں نظارت بیت المال میں متعین ہوئے۔ جب شملہ میں تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کئی بار تبدیلی آب و ہوا کے لئے یا جماعتی کاموں کے لئے شملہ تشریف لے جاتے رہے۔ وہاں قیام کے دوران آپ وہاں کی جماعت کے مہمان ہوتے اور احباب جماعت کے ساتھ بے تکلفانہ انداز ہوتا۔ لیکن جب حضرت منشی برکت علی صاحب انجمن کے کارکن ہو گئے تو اب انتظامی اور دفتری تعلق ہو گیا۔ ایک دفعہ حضرت منشی صاحب ایک کاغذ ہاتھ میں پکڑے میرے دفتر میں آئے اور میرے سامنے خاموش بیٹھ گئے۔ ہمارے درمیان میز تھا۔ کاغذ ان کے ہاتھ میں تھا جو ایک رپورٹ تھی جو ان کی طرف سے نظارت علیا کے توسط سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھجوائی گئی تھی۔ میں ناظر اعلیٰ تھا۔ وہ رپورٹ میری نظر سے گزر چکی تھی۔ حضرت منشی صاحب جو شملہ کی بےتکلفی کے عادی تھے وہ سخت نوٹ پڑھ کر پریشان سے تھے۔ چند لمحہ انتظار کے بعد میں نے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ انہوں نے وہ کاغذ مجھے دے کر نوٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ الہام میں تو ان کے لئے حلیم آیا ہے، یہ حلیمی والی بات ہے؟ میں نے تجاہل عارفانہ کے رنگ میں کہا کہ کس الہام میں آپ کو حلیم کہا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سبز اشتہار والے پسر موعود کے متعلق مشہور الہام میں۔ اس پر میں نے انہیں توجہ دلائی کہ اس الہام میں "حلیم" نہیں بلکہ "دل کا حلیم" کے لفظ ہیں۔ جن سے مترشح ہوتا ہے کہ بظاہر سخت گیر ہوگا یعنی جماعتی فرائض اور نظام میں اس کی گرفت اور تنبیہ میں سختی ہوگی۔ لیکن وہ سختی ظاہری اور عارضی ہوگی۔ دل میں نرمی اور حلمی ہوگی۔

> اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب، رسالہ یا مضمون ہے جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین الفضل کے لئے ازدیاد علم اور دلچسپی کا موجب ہوگا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔
> (ادارہ)

مکرم راؤ محمد اکبر خان صاحب مرحوم آف گنگا پور

(اکبری اسماعیل)

میرے بھائی محترم راؤ محمد اکبر خان صاحب، ۱۶ نومبر ۱۹۹۶ء کو رات سوا سات بجے مختصر علالت کے بعد فیصل آباد ہسپتال میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ۱۹۲۲ء میں قصبہ کھنپور ضلع رہتک میں پیدا ہوئے۔ ہم پانچ بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ آپ بڑی بہن سے چھوٹے اور باقی سب بہن بھائیوں سے بڑے تھے۔ آپ جماعت میں اپنے اخلاص اور جرات کی وجہ سے بڑی معروف شخصیت تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جب ان کی وفات کی خبر ملی تو آپ نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر ہومیو پیتھی کلاس کے دوران فرمایا "راؤ اکبر خان صاحب کی وفات کی اطلاع ملی ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ساری دنیا کو بتا رہا ہوں۔ بہت نیک، مخلص انسان تھے، راؤ اکبر بہادر آدمی، بالکل ننگی تلوار تھے احمدیت کے لئے غیرت تھی، بڑا رعب تھا اپنے علاقہ میں"۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا ان کی زندگی کے واقعات بعینہ اس کی ترجمانی کرتے ہیں۔

ایک فیملی کے سربراہ جن کا نام حسن علی تھا۔ انہوں نے والد صاحب کی تبلیغ کی وجہ سے احمدیت قبول کی۔ پورا خاندان ان کا دشمن ہو گیا۔ سارے خاندان نے مل کر گلے میں رسی ڈال کر ان کو چھت سے لٹکا دیا۔ جیسے ہی میرے بھائی اکبر صاحب کو معلوم ہوا انہوں نے ہاتھ میں تلوار سونتی اور ننگی تلوار لہراتے ہوئے ان کے پاس پہنچ گئے۔ سب لوگ ڈرتے ہوئے خوف سے ایک طرف ہو گئے۔ اس آدمی کو آزاد کروا کے اپنے کندھے پر ڈال کر تلوار گھماتے ہوئے گھر لے آئے۔ میرے بھائی اور بھابھی جان ٹیپ ہاتھ میں لے کر برقعہ پہن کر گھر گھر حضور کے خطبات کی کیسٹس سنایا کرتی تھیں۔ زیادتیاں اور بےعزتی کی پرواہ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے تبلیغ کو جاری رکھتیں۔ دونوں کے ذریعہ کئی خاندان احمدیت میں شامل ہوئے۔

۱۹۴۷ء میں روہتک گاؤں کے نواحی علاقہ کے لوگوں کو بہت تکلیفیں پہنچائی جا رہی تھیں۔ بھائی صاحب نے جو راجپوت ٹرانسپورٹ کے ایجنسی ہولڈر بھی تھے اپنی ٹرانسپورٹ کے ذریعہ خدمت خلق کے تحت لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ ان کے اندر بےلوث خدمت خلق اور جماعتی کاموں کے کرنے کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ خدا کے فضل سے موصی، پنج وقت کے نمازی اور تہجد گذار تھے۔

پاکستان میں جس گاؤں میں رہتے تھے تو میرے والد صاحب نے اپنی کوٹھی کے اندر ہی مسجد احمدیہ بنالی تھی۔ آس پاس کے سب چک کے لوگ نماز پڑھنے وہاں آتے۔ قریب مسجد کے غیر از جماعت لوگ بڑی دلآزاری کرتے لیکن مسجد تک آنے کی جرات نہ تھی۔

جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لندن تشریف لے آئے۔ آپ باقاعدگی سے ہر سال لندن جلسہ پر تشریف لاتے رہے۔

مرحوم کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ ان کے سارے بچے بفضل خدا نہایت مخلص اور مستعد احمدی ہیں۔ ان کے داماد مکرم راجہ منیر احمد صاحب خدام الاحمدیہ پاکستان کے صدر ہیں۔ ان کے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں میں سے چھ وقف نو میں شامل ہیں۔

۱۷ نومبر ۱۹۹۶ء بعد عصر مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تجہیز و تکفین کے موقع پر غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ لندن میں حضور نے نماز جنازہ غائب ۲۲ نومبر ۱۹۹۶ء کو پڑھایا۔

احباب جماعت سے موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

> اپنے ملک کے ابتدائی مخلص احمدی اور وہ بزرگان جنہوں نے سلسلہ احمدیہ کی خاطر بڑے اخلاص اور وفا کے ساتھ حیرت انگیز قربانیاں دیں ان کی نیک یادوں پر مشتمل ایمان افروز مضامین لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل
کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

مسائل عید الفطر

(عبدالماجد طاہر)

ماہ رمضان کے گزرنے پر یکم شوال کو روزوں کی برکات حاصل کرنے کی توفیق پانے کی خوشی میں عیدالفطر منائی جاتی ہے۔ نماز عید کا اجتماع ایک رنگ میں مسلمانوں کی ثقافت اور دینی عظمت کا مظہر ہوتا ہے اس لئے مرد، عورت اور بچے سبھی شامل ہوتے ہیں۔

حضرت ام عطیہؓ بیان فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ارشاد فرماتے تھے کہ ہم عیدین کے دن سب لوگ عورتیں بچے عید پر جائیں یہاں تک کہ حائضہ عورتوں کو بھی عید اور اس کی دعا میں شامل ہونے کا حکم ہوتا البتہ وہ نماز میں شامل نہیں ہوتی تھیں، بلکہ اتنا تاکیدی ارشاد اس بارہ میں فرمایا کہ اگر کسی لڑکی کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو وہ کسی سہیلی سے مانگ لے اور عید پر ضرور جائے۔

(بخاری و مسلم کتاب العیدین)

آنحضرتؐ کیسے عید مناتے تھے

عید کے اس بابرکت تہوار کے لئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آداب سکھائے اور ہدایات دیں۔ عید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص صفائی کا اہتمام فرماتے۔ غسل فرماتے، مسواک اور خوشبو کا استعمال کرتے اور صاف ستھرا لباس زیب تن فرماتے۔ اگر میسر ہوں تو نئے کپڑے پہنتے مسلمانوں کے اس قومی و مذہبی تہوار میں شمولیت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص تحریک فرماتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے روز صبح کچھ طاق کھجوریں تناول فرماکر عید پر جاتے تھے۔ البتہ عیدالاضحی کے دن آپ قربانی کے گوشت سے کھانا شروع کرتے تھے۔ آپؐ کا معمول تھا کہ ایک راستے سے عیدگاہ میں تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے تاکہ مسلمانوں کے تہوار کی عظمت لوگوں پر ظاہر ہو اور باہم بھی ملاقات اور خوشی کے زیادہ مواقع میسر آئیں اور دونوں راستوں پر آباد لوگ آپؐ کی برکت حاصل کرسکیں۔

عید کے دن کھیل اور ورزشی مقابلے بھی ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ عید کے موقع پر اہل حبشہ ڈھال اور برچھی سے اپنے کھیل اور مہارت کے فن دکھاتے تھے۔ شاید میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا آپؐ نے خود فرمایا کہ کیا ان کے کھیل کرتب دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا ہاں! تب آپؐ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کرلیا اس طرح کہ میرا رخسار آپؐ کے رخسار کے ساتھ تھا۔ آپؐ کھیلنے والوں کا خوب حوصلہ بڑھاتے رہے۔ پھر میں خود ہی تھک گئی تو آپؐ نے مجھے فرمایا بس کافی ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا تو جاؤ۔

حضرت عائشہؓ کی ہی روایت ہے کہ ایک دفعہ عید کے دن انصار کی دو لڑکیاں میرے پاس بیٹھی جنگ بعاث کے نغمے سنارہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپؐ اپنے بستر پر آکر دوسری طرف منہ کرکے لیٹ گئے تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے تو ان لڑکیوں کو گاتے دیکھ کر مجھے ڈانٹا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں یہ شیطانی گانا؟ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکرؓ! ہر قوم کی عید کا ایک دن ہوتا ہے اور یہ ہماری عید کا دن ہے۔

اچھے کھانے، خوبصورت کپڑے اور کھیل کود تو ظاہری خوشی کے اظہار کے طریقے ہیں ایک مسلمان کی حقیقی خوشی اور سچی عید تو یہ ہے کہ اس کا خدا اس سے راضی ہوجائے اس لئے تیس دن کے روزے رکھنے کے بعد عید کے روز مسلمان خدا تعالیٰ کے شکرانہ کے طور پر دو رکعت نماز عید بھی ادا کرتے ہیں۔ عید کی دو رکعت نماز کسی بھی کھلے میدان یا عیدگاہ میں زوال سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ حسب ضرورت عید کی نماز جامع مسجد میں بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ عید کی نماز باجماعت ہی پڑھی جاسکتی ہے، اکیلے جائز نہیں۔

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے موقع پر عیدگاہ تشریف لے جاتے اور سب سے پہلے کام یہ کرتے کہ نماز شروع فرماتے۔ نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ حضورؐ انکو وعظ و نصیحت فرماتے، ضروری احکام کا اعلان فرماتے، کبھی کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کی روانگی کا حکم فرماتے اور پھر اس سے فارغ ہوکر گھر واپس جاتے۔

عید کے خطبہ میں عورتوں کو بھی شامل کیا جاتا ہے اور ان تک آواز پہنچانے کا کوئی ذریعہ نہ ہو تو امام علیحدہ طور پر بھی عورتوں کو خطاب کرسکتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عید کا خطبہ دیا اس کے بعد آپ عورتوں کی صفوں کے پاس تشریف لائے حضرت بلالؓ آپؐ کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے انکو وعظ و نصیحت فرمائی۔ خاوندوں کی اطاعت کی اور زبان درازی سے بچنے کی تلقین فرمائی اور صدقہ دینے کی تحریک کی۔ حضورؐ کی اس تحریک پر عورتیں اپنے ہاتھ کانوں اور گلے کے زیور اتار اتار کر حضرت بلالؓ کی چادر میں ڈالنے لگیں۔ اس کے بعد رسول اللہ واپس تشریف لائے۔

نماز عید میں نہ تکبیر ہوتی ہے نہ اذان۔ نماز عید کا وقت سورج کے نیزہ بھر آسمان پر آجانے کا ہے۔ موسم اور حالات کے لحاظ سے عید کا وقت لوگوں کی سہولت کو مدنظر رکھ کر مقرر کرنا چاہئے۔ عام طور پر عید الفطر نسبتاً تاخیر سے اور عید الاضحی جلدی پڑھی جائے اور یہی سنت ہے۔

نماز عید کی دونوں رکعت میں بلند آواز سے قرات کی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں پہنچتے تو اذان، اقامت کے بغیر ہی نماز شروع فرما دیتے اور سنت یہی ہے کہ ان میں سے کوئی فعل نہ کیا جائے۔ آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ جب عیدگاہ میں پہنچتے تو عیدگاہ سے قبل کوئی (نفل وغیرہ) نہ پڑھتے اور نہ بعد میں پڑھتے اور خطبہ سے پہلے نماز شروع کرتے۔ اس طرح آپؐ دو رکعتیں ادا کرتے۔ پہلی رکعت میں سات مسلسل تکبیریں کہتے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان ایک ہلکا سا وقفہ ہوتا۔ تکبیرات کے درمیان آپؐ سے کوئی مخصوص ذکر مروی نہیں۔ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔ جب تکبیریں ختم فرماتے تو قرات شروع کرتے یعنی سورۃ فاتحہ پھر اس کے بعد سورۃ ق والقرآن المجید ایک رکعت میں پڑھتے اور دوسری رکعت میں اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھتے بسا اوقات آپؐ دو رکعتوں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے، جب قرات سے فارغ ہو جاتے تو تکبیر کہتے اور رکوع میں چلے جاتے۔ پھر ایک رکعت مکمل کرتے اور سجدہ سے اٹھتے (پھر) پانچ بار مسلسل تکبیریں کہتے جب تکبیریں مکمل کرلیتے تو قرات شروع کردیتے۔ اس طرح ہر رکعت کے آغاز میں تکبیریں کہتے اور بعد میں قرات کرتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مکمل کرلیتے تو فارغ ہونے کے بعد لوگوں کے سامنے کھڑے ہوجاتے، لوگ صفوں پر بیٹھے ہوتے تو آپ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے۔ عیدگاہ میں کوئی منبر نہ تھا جس پر چڑھ کر (وعظ فرماتے ہوں) نہ مدینہ کا منبر یہاں لایا جاتا، بلکہ آپؐ زمین پر کھڑے ہوکر تقریر کرتے۔

حضرت جابرؓ بتاتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کے دن نماز میں حاضر ہوا تو آپؐ نے خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھائی۔ اس سے فارغ ہوکر حضرت بلالؓ کے کندھے کا سہارا لے کر کھڑے ہوگئے اور اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا، اس کی اطاعت کی رغبت دلائی اور نصیحت کی اور پھر (انعامات خداوندی وغیرہ) یاد دلائے۔ پھر آپؐ خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھے آگئے۔ آپؐ نے نماز عید پڑھائی اور پھر فرمایا عید کی نماز جمعہ کا بدل ہے اسلئے اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے نہ آنا چاہے تو اسے اجازت ہے البتہ ہم انشاء اللہ (وقت پر) جمعہ پڑھیں گے۔

(سنن ابن ماجہ الجزء الاول۔ کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا۔ باب ماجاء فیما اذا اجتمع العیدان فی یوم)

اگر عید کی نماز پہلے دن زوال سے پہلے نہ پڑھی جاسکے تو عیدالفطر دوسرے دن اور عید الاضحیہ تیسرے دن تک زوال سے پہلے پڑھی جاسکتی ہے۔

نفلی روزے

شوال کے چھ روزے

حضرت ابو ایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے۔ اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں۔

(مسلم کتاب الصیام۔ باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال)

نفل وہ زائد عبادت ہے جو بندہ خوشی سے اپنے مولیٰ کو راضی کرنے کے لئے بجا لاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بندہ کی نفل عبادت سے بہت خوش ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ نوافل کے ذریعہ برابر میرا قرب حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ (بخاری)

نفلی روزوں کا بھی بہت ثواب ہے جو مختلف مواقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے بیان فرمایا۔ چنانچہ حدیث مذکورہ بالا میں رمضان کے تیس روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا اور اس کا ثواب سال بھر کے روزوں کے برابر بتایا۔ حساب کی زبان میں اس میں یہ سر ہے کہ ایک نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ دس گنا عطا فرماتا ہے اور ۳۶ روزوں کا ثواب ۳۶۰ دنوں کے برابر بنتا ہے جو قریباً ایک سال کا عرصہ ہے لیکن اصل حکمت رمضان کے فرض روزوں کے ساتھ شوال کے نفلی روزوں میں نیکی کا تسلسل ہے اور اس امر کی تربیت ہے کہ رمضان کا مجاہدہ اور اس کی عبادات صرف ایک مہینہ تک محدود نہ رہیں بلکہ سارے سال پر پھیل جائیں اور رمضان کے علاوہ باقی ایام میں بھی ان نیکیوں کی عادت رہے اور ظاہر ہے جسے رمضان کے بابرکت مہینہ کا یہ نتیجہ حاصل ہو جائے اس کا سارا سال کیا سارا زمانہ اور ساری عمر رمضان ہے جس میں وہ رمضان کی برکتیں حاصل کرتا چلا جائے گا۔

ماہ رمضان کے اس تسلسل کو دوران سال جاری رکھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہے وہ صوم الدھر یعنی سال بھر روزے رکھنے والے کے برابر ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تین وصیتیں فرمائیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ ہر مہینہ میں تین نفلی روزے رکھنا۔ (ترمذی)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ابوذر! جب تم مہینہ میں سے تین دن کے روزے رکھنا چاہو تو ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ چاند کی تاریخوں میں روزے رکھنا (ترمذی) لیکن ان تاریخوں کے علاوہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مہینہ میں نفلی روزے رکھنے حضرت عائشہؓ کی روایت سے ثابت ہیں۔ (ترمذی)

نفلی روزہ کے لئے رات کو نیت کرنا ضروری نہیں۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاکر پوچھتے کہ ناشتہ کے لئے کوئی چیز ہے؟ میں اگر کہتی کہ نہیں ہے تو آپؐ فرماتے اچھا میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ (ترمذی)

نفلی روزہ کھولنے کا وہ کفارہ نہیں جو فرض روزے کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانیؓ کے پاس تشریف لائے اور پانی منگوایا۔ حضورؐ نے پانی پی کر برتن ان کو واپس کیا تو انہوں نے حضورؐ کا بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر عرض کی کہ حضورؐ مجھے روزہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قضا کا روزہ تو نہیں تھا۔ ام ہانیؓ نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر حرج نہیں ہے۔ نیز فرمایا "نفلی روزے والا اپنے نفس کا خود امین ہوتا ہے چاہے تو روزہ پورا کرے چاہے تو افطار کرے" (ترمذی)

لیکن اگر روزہ افطار کردے تو اس کی بجائے ایک روزہ رکھنا ہوگا۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

اخبارات و جرائد سے

گزشتہ کچھ عرصہ میں اخبارات و جرائد میں شائع ہونے والی بعض دلچسپ اور اہم خبریں ان اخبارات کے شکریہ کے ساتھ ذیل میں بغرض ریکارڈ شائع کی جا رہی ہیں۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰ جنوری کو معاندین ملاؤں کو جس مباہلے کی دعوت دی تھی سب سے پہلے لندن کے اخبار "جنگ" اور "دی نیشن" نے اس کی جو خبریں شائع کیں ان کا متن ملاحظہ ہو:۔

دی نیشن ہفت روزہ لندن — The NATION LONDON

جلد سوم ○ شمارہ ۴ ○ ۲۴ جنوری تا ۳۰ جنوری ۱۹۹۷ء ☆ ۱۵ رمضان المبارک تا ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ

میری تجویز بڑی سادہ ہے۔ علماء توجہ دیں ○ مرزا طاہر

ہم خدا سے دعا گو ہیں کہ ان لوگوں کو مقام عبرت بنا دے

لندن (پ ر) امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد نے مولوی حضرات کے حالیہ بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں نے ایک سادہ سی تجویز پر حق و باطل میں تمیز کرنے کے لئے ان کے سامنے رکھی تھی کہ جو الزامات وہ جماعت احمدیہ پر عائد کرتے ہیں وہ لکھ کر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہہ دیں مگر اخبارات میں شائع شدہ بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ طریق بھی انہیں قابل قبول نہیں چنانچہ ان کی طرف سے پھر وہی مطالبات ہو رہے ہیں کہ ایک میدان میں اکٹھے ہو کر مباہلہ کر لو اور اس طرح مباہلہ سے فرار کی راہیں ڈھونڈی جا رہی ہیں اور طرح طرح کے عذر تراشے جا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے کہا کہ اگر مولوی حضرات جماعت احمدیہ پر وہ الزامات لگانے میں سچے ہیں جن کا ذکر میں نے اپنے مباہلہ کے چیلنج میں کر کے یہ واضح کر دیا تھا کہ وہ جماعت احمدیہ کے عقائد نہیں ہیں اور اس پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہا تھا تو وہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر ان الزامات کو لکھ کر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہہ دیں اور یہ تحریر یا تو اخبارات میں شائع کرا دیں یا ہمیں بھجوا دیں پھر دیکھیں خدا تعالیٰ کی تقدیر کیا رنگ دکھاتی ہے۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ کسی مولوی کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے اور جو بھی لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا نسخہ آزمانا چاہتا ہے آزما لے۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ اگر اب بھی مولوی صاحبان مختلف حیلوں بہانوں سے کام لیتے رہے اور دھوکہ اور تلبیس سے عوام الناس کو حق کی شناخت میں روک بنے رہے تو ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جلد اپنی گرفت میں لے اور وہ لوگ دنیا میں عبرت کا نشان بن جائیں اور دنیا اچھی طرح جان لے کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ کس فریق کے ساتھ ہے۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے کہا کہ مجھے پوری امید ہے کہ احمدیوں کی اپنے رب کے حضور چیخ و پکار ضرور سنی جائے گی اور عالمگیر جماعت احمدیہ کی لعنتیں ان ملاؤں پر ضرور پڑیں گی جو لوگوں کے لئے ابتلا کا باعث بن رہے ہیں اور انہیں حق سے بھٹکا رہے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ مولوی صاحبان نے یہ بھی کہا ہے کہ جنرل ضیاء الحق کی ہلاکت مباہلہ کی سچائی کا نشان نہیں بلکہ محض ایک اتفاقی حادثہ تھا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس دور کے تین بڑے لیڈر یعنی شاہ فیصل، ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء الحق کی عبرتناک اموات کیا محض اتفاقات ہیں جبکہ وہ جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دینے میں پیش پیش رہے اور جن کے متعلق مولوی صاحبان نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ ان کا یہ عمل ہی انہیں جنت کا حقدار بنانے میں کافی ہے ان تینوں کا غیر طبعی موت مرنا اور اس طرح ہلاک ہو جانا کہ جس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا اگر یہ اتفاقات ہیں تو یہ سارے اتفاقات اکٹھے کیسے ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ شاہ فیصل وہ شخصیت تھے جنہوں نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دلانے میں غیر معمولی رول ادا کیا تھا اگر ان کی پوری تائید اور ضمانت نہ ہوتی تو پاکستان اکیلے کو تو یہ فیصلہ کرنے کی طاقت ہی نہ تھی اور ذوالفقار علی بھٹو کے متعلق آج تک یہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ۹۰ سالہ قادیانی مسئلہ حل کیا جو بہت بڑا معرکہ ہے پھر ضیاء الحق کی باری آئی جنہوں نے اپنے دور میں اینٹی احمدیہ آرڈیننس جاری کر کے معصوم احمدیوں پر ظلم کے دروازے کھول دیئے مرزا طاہر احمد نے کہا کہ اگر احمدیت جھوٹی ہے تو پھر خدا تعالیٰ نے کیوں اس دور کے تینوں "مجاہدین" کے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ ان میں سے ہر ایک کی موت دنیا کے لئے عبرت کا نشان بن گئی۔

THE DAILY JANG LONDON — روزنامہ جنگ لندن — 50p

بانی۔ میر خلیل الرحمٰن

جلد ۲۶ منگل ۱۴ جنوری ۱۹۹۷ء ○ ۵ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ نمبر ۱۳

ضیاء الحق میرے مباہلے کے نتیجے میں ہلاک ہوا، مرزا طاہر احمد کا دعویٰ

ہم کبھی خود کو غیر مسلم تسلیم نہیں کریں گے۔ مولویوں کی پکڑ کے دن قریب آ چکے ہیں۔ ان پر ذلت کی مار پڑے گی

میں مباہلے سے کبھی نہیں بھاگا، اب پھر تمام مولویوں کو چیلنج کرتا ہوں، جماعت احمدیہ کے سربراہ کا بیان

پاکستان احمدیوں کی دعاؤں سے وجود میں آیا تھا اور احمدی ہی اسے بچائیں گے، دشمنوں کے خلاف دعا کی اپیل

لندن (پ ر) سندھ میں ایک احمدی کے وزیر بننے پر مولویوں کے احتجاج کے جواب میں جماعت احمدیہ کے امام مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ ختم نبوت کے یہ مولوی ایک بار پھر جماعت احمدیہ پر وہی بے بنیاد الزامات عائد کر رہے ہیں جن کا ۱۹۸۸ء کے مباہلہ کے چیلنج میں ذکر کر کے میں نے لعنت اللہ علی الکاذبین کہا تھا اور دنیا بھر کے معاندین احمدیت کو دعوت مباہلہ دی تھی اور اس مباہلہ کی صداقت کے نشان کے طور پر خدا تعالیٰ نے جنرل ضیاء الحق کو ایسا نیست و نابود کر دیا تھا کہ اس کے وجود کا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا صرف مصنوعی دانت ملے تھے۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ جنرل ضیاء الحق کی ہلاکت سے ایک عرصہ پہلے میں نے اعلان کیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے رؤیا کے ذریعہ خبر دی کہ خدا تعالیٰ کی چکی چل پڑی ہے اور اگر جنرل ضیاء الحق میرے چیلنج کا جواب دینا اپنی بے عزتی خیال کرتے ہوں اور وہ مباہلہ کا فریق بننا پسند نہ کرتے ہوں تو اس کا حل یہ ہے کہ وہ آئندہ بد زبانیوں سے باز آ جائیں اور

باقی صفحہ 3 کالم 6 پر ملاحظہ کیجئے

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مباہلہ کے اس چیلنج کے جواب میں اکثر معاند مولویوں نے مختلف بہانوں کے ذریعہ فرار کی راہیں اختیار کیں۔ البتہ ہفت روزہ آواز میں انگلستان کے چند مولویوں کی طرف سے یہ بیان شائع ہوا کہ وہ ۳۱ جنوری کو یوم دعا برائے نجات فتنہ قادیانیت کے طور پر منائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے ۳۰ جنوری بروز جمعرات درس القرآن کے آخر پر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے دنیا بھر کے معاندین، مکفرین اور مکذبین کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا جسے انہوں نے ان شرائط کے ساتھ جو میں نے پیش کی تھیں نہ مانا اور اس طرح مباہلہ سے فرار کی راہ نکال لی پھر میں نے ان سے کہا کہ چلو تم اتنا ہی کر دو کہ جو الزامات تم جماعت احمدیہ پر لگاتے ہو بیان کر کے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہہ دو۔ مثلاً تم کہتے ہو کہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ احمدیوں کا خدا اور ہے، ان کی شریعت اور ہے، ان کا کلمہ اور ہے۔ احمدی کلمہ میں رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں، مرزا غلام احمد کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دیتے ہیں۔ آیت خاتم النبیین کے منکر ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ تمام باتیں جماعت احمدیہ پر اتہامات ہیں۔ اس لئے اگر تم اپنے دعاوی میں سچے ہو تو حلفیہ کہہ دو کہ یہی جماعت احمدیہ کے عقائد ہیں اور پھر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہہ دو۔ مگر مولویوں نے یہ بھی قبول نہ کیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے دلوں میں کچھ خوف تو پیدا ہوا ہے اور وہ خوب سمجھتے ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کی طرف جھوٹ منسوب کر رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب انگلستان کے مولویوں کے ایک طبقہ کی طرف سے اخبار میں اعلان ہوا ہے کہ وہ اس چیلنج کا کچھ حصہ قبول کرتے ہیں اور صرف احمدیوں کے خلاف بددعا کرنے کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ ۳۱ جنوری ۱۹۹۷ء بروز جمعۃ المبارک یورپ کی تمام مساجد میں یوم دعا برائے نجات فتنہ قادیانیت منایا جائے گا اور وہ دعا کریں گے کہ "خداوند کریم اس صدی کے ختم ہونے سے پہلے فتنہ قادیانیت کو ذلیل و رسوا کر دے اور حضور صلی اللہ علیہ

ضیاء الحق میرے مباہلے کے نتیجے میں ہلاک ہوا، مرزا طاہر احمد کا دعویٰ

بقیہ :۔ صفحہ ایک سے آگے

احمدیت کے خلاف جو اقدامات انہوں نے کئے ہیں ان کی سنجیدگی سے پیروی نہ کریں مگر انہوں نے اس کا بھی کوئی اثر نہ لیا اور برابر شرارتوں میں بڑھتے گئے۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے کہا کہ پھر ایک ایسی رات آئی جس میں مجھے دکھایا گیا کہ خدا کا عذاب اب ان کا مقدر بن چکا ہے اور میں نے اگلے دن جمعہ کو اپنے خطبہ میں اسکا اعلان کیا اور دنیا نے دیکھا کہ اس سے اگلے جمعہ سے پہلے پہلے وہ اس طرح ہلاک ہوئے کہ دنیا کے لئے عبرت کا نشان بن گئے [illegible] نشان کو دیکھ کر مولویوں نے کوئی عبرت حاصل نہیں کی [illegible] میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ مولا کے حضور دعائیں کریں کہ اے خدا! ایک فرعون کے تباہ ہونے سے ان لوگوں نے عبرت حاصل نہیں کی اس لئے اب ان سب فراعین کی صف لپیٹ دے جو مسلسل تکبر اور جھوٹ میں پہلے سے بڑھ کر چھلانگیں لگا رہے ہیں اور ظلم و بے حیائی سے باز نہیں آتے اور پھر وہی ظالمانہ تحریکات چلانے کا اعلان کر رہے ہیں امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ ان کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے کہ چونکہ تمام دنیا کے علماء نے احمدیوں کو غیر مسلم اور مرتد قرار دے دیا ہے اس لئے احمدیوں کو اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کر لینا چاہئے۔ گویا وہ کہتے ہیں کہ احمدی خدا تعالیٰ کی توحید کے منکر ہو جائیں اور آنحضرت ؐ کی خاتمیت سے انکار کر دیں۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ عجیب بات ہے کہ مولوی مطالبہ کر رہے ہیں کہ چونکہ احمدی پاکستان کے آئین کو نہیں مانتے اس لئے انہیں کوئی ذمہ داری سونپی نہیں جا سکتی مگر اسی آئین کی وہ خود خلاف ورزیاں کرتے ہیں مثلاً جب قوم ان کی مرضی کے خلاف فیصلہ کرتی ہے تو سڑکوں پر نکل آتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں اور دھرنا بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب تک ہمارے مطالبات منظور نہیں ہوتے ہم اپنی مہم جوئی جاری رکھیں گے۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ پاکستان کا آئین ملک کے ہر فرد کو آزادی ضمیر کا حق دیتا ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ احمدیوں نے خود کو غیر مسلم تسلیم نہ کیا تو انہیں پاکستان میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہم انہیں ملک سے نکال دیں گے۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ غالباً دنیا کی تاریخ میں کسی خدا کے بندے کے خلاف اتنی گندہ دہنی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا جتنا کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف کیا گیا ہے میں نے انکو سمجھانے کی ہر چند کوشش کی مگر یہ بے باکی میں بڑھتے گئے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو بہت مہلت دی مگر معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اب ان کی پکڑ کے دن قریب آ گئے ہیں اور خدا نے چاہا تو عنقریب ان پر ذلتوں کی مار پڑے گی اور وہ دنیا کیلئے عبرت کا نشان بن جائیں گے کیونکہ حق کے ساتھ لڑنے والوں کا ہمیشہ یہی انجام ہوتا ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ ملک کی ہر [illegible] گی۔ مولویوں کو مخاطب کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے مباہلے کے معروف طریقے سے ہٹ کر نیا طریقہ وضع کرتے ہوئے کہا کہ میں نے جو چیلنج ۱۹۸۸ء میں دیا تھا وہ آج بھی موجود ہے اس لئے آج میں دوبارہ اعلان کرتا ہوں کہ جس طرح اس چیلنج میں میں نے ایک ایک الزام کو جو جماعت احمدیہ پر لگایا گیا تھا درج کر کے کہا تھا کہ یہ ہمارے عقائد نہیں اور لعنت اللہ علی الکاذبین کہا تھا تم بھی ایک ایک کو لے کر خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر سارے ملک میں اعلان کر دو اور لکھو کہ یہی جماعت احمدیہ کے عقائد ہیں اور پھر لعنت اللہ علی الکاذبین کہو۔ کاش تم ایسی جرأت کر دکھاؤ تو پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کیا رنگ دکھاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے بھی مولویوں نے مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے میں بہتیرے عذر تراشے اور شور مچایا کہ مرزا طاہر احمد مباہلے سے بھاگ گیا ہے حالانکہ مباہلہ کا چیلنج میں نے دیا تھا ——— اور میرا چیلنج اب بھی موجود ہے۔ آخر میں جماعت احمدیہ کے سربراہ نے احمدیوں سے اپیل کی کہ وہ اس رمضان کو ان دعاؤں کے لئے وقف کر دیں کہ اے ہمارے مولا اب ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما کیونکہ تو احکم الحاکمین ہے تجھ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں اور ہمارے لئے یہ سال یا اگلا سال یا اس سے اگلا سال ملا کر ایسا کر دے کہ یہ احمدیت کے دشمن کی مکمل ناکامی و نامرادی کی صدی بن جائے اور نئی صدی احمدیت کی نئی شان کا سورج لیکر ابھرے۔

وسلم کی ختم نبوت کے منکرین کا عبرتناک انجام دنیا پر واضح ہو جائے"۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ خبر پڑھ کر سنائی (اس خبر کا عکس اسی مضمون میں شائع کیا جارہا ہے)۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیت کے مخالف باقی مولوی بھی ان کے ساتھ بددعا میں شامل ہو جائیں تاکہ ہم کہہ سکیں کہ دنیا بھر کے علماء کی نمائندگی انہوں نے کر دی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ان شریر علماء نے اب بھی جماعت احمدیہ پر الزام تراشیوں کا سلسلہ بند نہ کیا۔ اور اپنی کذب بیانی، شرارتوں اور بیباکیوں سے باز نہ آئے تو جان لیں کہ وہ کسی صورت میں بھی سزا سے نہیں بچیں گے۔ کوئی حیلہ اور فرار ان کے کام نہ آئے گا کیونکہ ذلت اور نامرادی ان کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ان مولویوں کے جھوٹ کا تو یہ حال ہے کہ شاہ احمد نورانی جن کے ماننے والے بھی ان بددعا کرنے والوں میں شامل ہیں یہاں تک کہہ چکے ہیں کہ وہ افریقہ میں احمدی مشنوں پر تالے لگوا آئے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ ان کے اس اعلان کے بعد افریقہ کے کئی ممالک سے کئی کئی لاکھ افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

حضور نے فرمایا کہ اس بیان میں مولویوں نے اعلان کیا ہے کہ "احمدی کسی بھی اسلامی ملک میں اسلام کے نام پر کام کرنے کے قابل نہیں رہے" حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (M.T.A.) کے ذریعہ کثرت سے اسلامی ممالک کے لوگوں کا رجحان احمدیت کی طرف ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے اپنے اخبار یہ لکھنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ اس کا جلد کوئی علاج ہونا چاہئے ورنہ احمدیت تمام ملک پر چھا جائے گی۔

حضور نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اس مباہلہ میں آپ کے پیش نظر فوائد ہونے چاہئیں نہ کہ منفی ردعمل۔ صرف اس بات پر نظر نہ ہو کہ بعض علماء کو سزا مل جائے بلکہ اصل مقصود یہ ہو کہ قوم ان سے نجات پا جائے اور ہدایت پائے۔ سچائی کو دیکھنے لگے اور پہچان جائے۔ ورنہ محض سخت دلی کے نتیجہ میں دشمن کی بربادی کے تماشے دیکھنا خود انسان کے اپنے لئے بھی نقصان دہ ہوتا ہے۔ جتنی بھی خوشی ہو محض اللہ کے نشان کے اظہار کے طور پر ہونی چاہئے۔ یہ خوشی کا تعلق الٰہی وعدوں کے پورا ہونے سے ہو، دل کی کجی سے نہیں۔ اس لئے اپنے کردار کی بھی حفاظت کریں۔ پھر یہ دعا کریں کیونکہ معاندین کا معاملہ حد سے بڑھ چکا ہے۔ اور ان کا جھوٹ پر ایسا اصرار ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ جھوٹے الزام تراشتے اور پھر اس کی تشہیر کرتے ہیں۔ اس بات میں پیشہ ور مولویوں کے ساتھ ساتھ اب سیاست دان بھی مولوی بن گئے ہیں اور جھوٹی باتیں ایسے اچھالتے ہیں جیسے بچہ ماں کے دودھ کے لئے اچھل رہا ہو۔ حضور نے سیاسی ملاؤں کو بھی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کا خوف کرو۔ اپنے انجام سے کیوں بے خبر ہو۔ جھوٹے بول بول کر انہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا۔

حضور ایدہ اللہ نے احباب کو یہ بھی نصیحت فرمائی کہ مباہلہ کا یہ چیلنج عالمی نشان کے طور پر اور عالمی جماعت کی نمائندگی میں میں نے یہ چیلنج دیا ہے، انفرادی طور پر احمدیوں کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ دوسرے کو پکڑ پکڑ اس پر دستخط کروائے۔ یہ حد سے زیادہ سادگی ہے اور یہ بھی پتہ نہیں کہ دستخط کرنے والا بعد میں دل میں ڈر گیا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ ہر فرد بشر جو لعنت ڈال دے اس کا یقیناً مر جانا بھی لعنت کے مفہوم میں شامل ہے ہی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اب جن علماء نے یہ چیلنج جس رنگ میں بھی قبول کیا ہے سب مخالفین سے کہیں کہ تم ان کے ساتھ شامل ہو جاؤ اور وہ بددعائیں کرو جو تم نے کی ہیں پھر دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ایک ہماری دعا ہے اللھم مزقھم کل ممزق و سحقھم تسحیقا۔ یہ قومی اجتماعی دعا ہے۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ ذلت اور نامرادی تمہارے مقدر میں لکھ دی گئی ہے۔ کسی قیمت پر اب تم اس سے بچ نہیں سکتے۔ ہم نے دعاؤں کے ذریعہ ہی جیتنا ہے اور ضرور جیتنا ہے۔

حضور نے آخر پر ماہنامہ حکایت لاہور، اکتوبر ۱۹۹۶ء میں شائع شدہ علامہ عنایت اللہ کے ایک مضمون کا ذکر فرمایا جس میں انہوں نے "ہم سب توہین رسالت کے مجرم ہیں" کے عنوان سے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ پاکستان میں علماء و سیاست دان عملاً توہین رسالت کے مرتکب ہیں اور یہ کہ "ہم پر لعنت اور قہر الٰہی نازل ہو چکا ہے" اس طویل مضمون کے چند اقتباسات ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

☆ "اپنے ملک میں اوپر سے نیچے تک نگاہ ڈالئے کچھ اپنے کچھ دوسروں کے گریبانوں میں جھانکئے۔ سیاست میں، معاشرت میں، دینی حلقوں میں، سرکاری شعبوں میں، قومی سطح پر، انفرادی زندگی میں، اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کون سا حکم ہے جس کی ہم پرواہ کر رہے ہیں"۔

☆ "اللہ کی بتائی ہوئی راہ سے بے راہروی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہبری سے سرکشی! یہ ہے گستاخی رسولؐ اور یہ ہے توہین رسالت"۔

☆ "نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ لوگوں نے مسجدوں میں جانا ہی چھوڑ دیا ہے۔ یہ مذموم اور انتہائی شرمناک صورت حال ان علماء نے پیدا کی ہے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو نیکی کے راستے پر لاتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

بعض دینی جماعتوں نے سیاسی لبادے اوڑھ لئے ہیں۔ وہاں بھی ان کی فرقہ بندی موجود ہے۔ ان جماعتوں کے اندر گروہ بندیاں ہو گئی ہیں"۔

☆ ہمارے حکمران کس ڈھٹائی سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں! یہ ہے گستاخی رسولؐ اور توہین رسالت"۔

☆ یہ مکافات عمل ہے ...... یہ قہر الٰہی ہے جو پاکستان کے لوگوں پر اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے ......"۔

☆ ہم میں ایمان فروش اور غدار پیدا ہونے لگے۔ ہم نے انعام و اکرام کی خاطر جرائم پیشہ لوگوں کو ووٹ دیئے پھر ان کو مقبول عام بنانے کے لئے جھوٹے پروپیگنڈے بھی کئے اور کمزوروں پر ظلم و تشدد بھی کیا"۔

☆ "جس ملک میں دینی مدرسوں اور سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں کرپشن ہوتی ہو اس ملک سے اللہ رحمت کے فرشتے کیوں نہ اٹھا لے۔ اللہ نے قرآن میں وارننگ دے دی تھی کہ تم پر دنیا میں لعنت برسے گی"۔

☆ "ہم نفسانی خواہشات کے قیدی بن کر رہ گئے ہیں۔ اپنے کلچر اور اپنی تہذیب و تمدن سے بیزار، اپنے دین سے بیزار اور شرم و حجاب سے عاری سمندر پار کے حیا سوز کلچر کو بڑے فخر سے سینے سے لگا بیٹھے ہیں"۔

☆ ساری کی ساری قوم پر جنسیت کا غلبہ ہو گیا ہے۔ یہ ایسی لعنت ہے جسے ہر فرد اپنے آپ سے بھی پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے"۔

☆ "ہمیں کہنا یہ ہے کہ رسول اکرمؐ نے حکمرانی کا یہ تصور تو پیش اور رائج نہیں کیا تھا۔ اگر ہم اس مقدس تصور کی پیروی نہیں کر رہے تو کیا ہم گستاخی رسولؐ اور توہین رسالتؐ کا ارتکاب نہیں کر رہے؟ ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم بحیثیت قوم دراصل وہ قوم بن چکے ہیں جسے قرآن نے قوم مجرمین کہا ہے"۔

☆ پھر ان لیڈروں کا "خصوصاً" ان علمائے دین کا جو سیاسی لیڈر بن بیٹھے ہیں لوگوں کو بھڑکانے کا یہ انداز ہو گیا ہے کہ کسی نے کوئی ایسی بات کہہ دی جس سے توہین رسالت یا گستاخی رسول کی ذراسی جھلک اشارتاً نظر آ گئی تو اسے سنگسار کرنے کا ہنگامہ بپا کر دیتے ہیں کہ اس شخص کو سرعام پھانسی دی جائے۔

یہ علمائے دین جنہیں ہم علمائے سیاست کہیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ اپنے اعمال اور اپنے اقوال و افعال کو نہیں دیکھتے جو سراسر احکام الٰہی اور احادیث نبویؐ کے خلاف جاتے ہیں۔ انہیں کون بتائے کہ وہ خود گستاخی رسول اور توہین رسالت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ انہیں کون سنگسار کرے گا؟

ہمیں اب یہ حقیقت تسلیم کر لینی چاہئے کہ ہم پر قہر الٰہی نازل ہونا شروع ہو گیا ہے۔ یہ ہمارے اعمال کی سزا ہے جسے اب کوئی روک نہیں سکتا۔ ہم پر جو ظالم حکمران مسلط کئے گئے ہیں یہ اسی قہر اور عذاب کی پہلی کڑی ہے"۔

قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے
چھا رہا ہے ابر یاس اور رات ہے تاریک و تار

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا
آ گیا اس قوم پر وقت خزاں اندر بہار

ہفت روزہ آواز انٹرنیشنل، لندن جمعۃ المبارک ۲۴ جنوری ۱۹۹۷ء

31 جنوری کو یوم دعا برائے نجات فتنہ قادیانیت کے طور پر منایا جائے

مسلمان اس روز خصوصی دعاؤں میں امت مسلمہ کو اس فتنہ سے جلد نجات کی دعائیں کریں گے

مانچسٹر (نمائندہ آواز) مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ کے مرکزی اور علاقائی عہدیداروں مفتی محمد گل رحمان قادری، مفتی عبدالرسول الازہری، پیرزادہ سید احمد قادری، مفتی محمد اکبر زیرک، مولانا سعید احمد سعیدی بندیالوی، مفتی محمد فضل نقشبندی، مولانا عبدالحق ہاشمی، صاحب زادہ ظہیرالدین نقش بندی، مولانا عبدالشکور ہزاروی، قاری محمد سلیم نقشبندی، مولانا نیاز احمد نیازی، قاضی عبدالمجید پیرزادہ ریاض الحسن، مولانا غلام رسول چکسواری، شیخ محمود، سید تنویر حسین شاہ، مولانا صاحبزادہ مصباح الملک، مولانا عقیل احمد حقانی، قاری حفیظ الرحمان چشتی، قاری عبدالرسول حقانی، حافظ عبدالحق سعید، مولانا ارشد جمیل، قاری محمد جمشید سعیدی نے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ رمضان المبارک 31 جنوری کے جمعۃ المبارک کو پورے برطانیہ اور یورپ بھر کی اہل سنت والجماعت کی مساجد میں یوم دعا برائے نجات فتنہ قادیانیت کے طور پر منایا جائے گا اس روز آئمہ مساجد اور خطباء اپنی تقاریر میں عوام الناس کے سامنے یہ دعا کریں گے کہ خداوند کریم اس صدی کے ختم ہونے سے پہلے فتنہ قادیانیت کو ذلیل و رسوا کر دے اور حضور ﷺ کی ختم نبوت کے منکرین کا عبرت ناک انجام دنیا پر واضح ہو جائے۔ ان رہنماؤں نے اپنے بیان میں کہا کہ ہمیشہ کی طرح اب بھی مرزائیت اور قادیانیت کے حصے میں دنیا اور آخرت کی رسوائی آئے گی اور وہ جس طرح کسی بھی اسلامی ملک میں اسلام کے نام پر کام کرنے کے قابل نہیں رہے اسی طرح باہر کے ممالک میں بھی مسلمان ان کا ناطقہ بند کر دیں گے۔ مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ کے رہنماؤں نے کہا کہ جمعۃ المبارک 31 جنوری سے قبل یوم فتح مکہ اور یوم علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مناسبت سے امید ہے کہ جس طرح اسلام کی افواج نے حضور اکرم ﷺ کی سربراہی میں مکہ مکرمہ کو کافروں اور مشرکوں کے قبضے سے نجات دلائی تھی اور حضرت علیؓ کی بہادری اور شجاعت کی وجہ سے خیبر میں یہودیوں کا تسلط ٹوٹا تھا۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کے پیروکاروں کے فریب اور مکاری کا پردہ چاک ہو کر رہے گا اور ان کی ہلاکت اور تباہی جو ہمیشہ سے ان کا مقدر بن چکی ہے ہر کسی کے سامنے عیاں ہو جائے گی۔ انہوں نے تمام مکاتب فکر سے درخواست کی کہ وہ یوم دعا برائے نجات فتنہ قادیانیت میں خصوصی دعائیں کریں تاکہ امت مسلمہ کو اس فتنہ سے جلد نجات اور چھٹکارا نصیب ہو سکے۔

دفتر ترجمانی
Übersetzungsbüro
Dolmetscherbüro

Sprachen:
Urdu, Punjabi, Bengali, Persisch, Englisch & Deutsch.

اردو، پنجابی، فارسی، بنگالی، انگریزی اور جرمن زبانوں میں ترجمہ کا انتظام۔
سرکاری، غیر سرکاری، نجی کاغذات کے معیاری ترجمے کے لئے رابطہ کریں۔

Tel.: 069-97981802
Fax: 069-97981803
Allg. vereidigter Dolmetscher & Übersetzer

Qamar Ahmad
Fleischergasse 12
60487 Frankfurt/M.
Deutschland

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

میجر جنرل نذیر احمد ملک دوالمیال ضلع چکوال میں نہایت فدائی احمدی صوبیدار فتح محمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ دوالمیال کے گاؤں کو جنگ عظیم میں شجاعت کا مظاہرہ کرنے پر جو توپ برٹش گورنمنٹ نے عطا کی تھی اسے سلامی دینے کے لئے لارڈ برڈووڈ جب دوالمیال آئے تو محترم نذیر ملک صاحب سے انٹرویو کیا اور آپکو فوج میں ڈائریکٹ کمشن دیدیا۔ چنانچہ جھانسی اکیڈمی سے وائسرائے کمشن حاصل کرنے کے بعد آپکی قابلیتوں کو سراہتے ہوئے آپکو ملٹری اکیڈمی (برطانیہ) بھجوایا گیا اور ۱۹۲۸ء میں آپ نے کنگ کمشن حاصل کیا۔

فوجی ملازمت کے سلسلہ میں مختلف مقامات پر تعینات رہے۔ ۴۲ء میں آپ بطور ملٹری اتاشی چین میں مقرر ہوئے۔ اس وقت چین کے سفیر برائے ہندوستان جن کو ایجنٹ جنرل کہا جاتا تھا، حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ تھے۔ آپ تمام انڈیا میں گیارھویں بریگیڈئر تھے۔ تقسیم ہند کے وقت مہاجرین کی حفاظت کی ذمہ داری نہایت احسن رنگ میں انجام دی۔ جنوری ۴۸ء میں آپکو میجر جنرل بناکر پشاور بھجوا دیا گیا۔ جہاد کشمیر میں آپکی خدمات کو سنہری حروف میں لکھا گیا ہے۔ پھر آپ نے برطانیہ امپیریل ڈیفنس کورس مکمل کیا۔

۶۱ء سے ۶۴ء تک آپ لاہور کارپوریشن کے چیئرمین (میئر) رہے۔ آپکی وفات ۲۰ جنوری ۹۴ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث ہوئی۔ اگلے روز ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپکا ذکر خیر بقلم محترم ریاض احمد ملک صاحب روزنامہ "الفضل" ۱۲ نومبر ۹۶ء میں شائع ہوا ہے۔

★ ★ ★

حضرت منشی زین العابدین صاحبؓ اندازاً ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپؓ حضرت مسیح موعودؑ کے خادم خاص حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کے برادر اصغر تھے اور حضورؑ کے دعویٰ سے قبل ہی حضورؑ کی ملاقات کا شرف پاتے رہے تھے۔ حضورؑ آپکے گاؤں میں آپکے گھر بھی تشریف لے گئے تھے۔

جب آپکی عمر بارہ تیرہ سال تھی تو آپؓ نے حضورؑ سے بیعت لینے کی درخواست کی۔ حضورؑ نے فرمایا تم ابھی بچے ہو اور تمہارے والدین احمدی ہیں، تم احمدی ہی ہو۔ بڑے ہوگے تو بیعت بھی کر لینا۔ چنانچہ آپؓ نے ۱۸۹۴ء میں بیعت کی۔ آپکا ذکرخیر روزنامہ "الفضل" ۱۳ و ۱۹ نومبر میں "اصحاب احمد" سے منقول ہے۔

حضرت منشی صاحب کی منگنی ہوچکی تھی لیکن آپکے احمدیت کی طرف میلان کی وجہ سے ٹوٹ گئی۔ کچھ عرصہ بعد پھوپھی نے اپنی بیٹی کا رشتہ پیش کیا تو آپؓ نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کیا اور بتایا کہ لڑکی بچپن میں مٹی کھاتی تھی۔ حضورؑ نے فرمایا جو عورتیں بچپن میں مٹی کھاتی ہیں وہ فطرتاً کمزور ہوتی ہیں اور انکی اولاد بھی کمزور ہوتی ہے۔ پھر ایک دو سال خاموش رہنے کے بعد جب بار بار اجازت مانگی تو حضورؑ نے فرمایا "کرلو لیکن اولاد کمزور ہوگی"۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی کو اٹھرا کی بیماری تھی۔ چار لڑکے فوت ہوچکے تھے۔ علاج سے افاقہ نہیں ہوتا تھا۔ میں نے حضورؑ کی خدمت میں سارا حال عرض کرکے کہا کہ غریب آدمی ہوں علاج نہیں کروا سکتا۔ آپؑ نے فرمایا "پھر کیا چاہتے ہو؟" عرض کی "آپ دعا فرمائیں"۔ حضورؑ دروازے پر ہی کھڑے ہوگئے اور ظہر سے عصر کی اذان تک رو رو کر دعا کی، آنسو داڑھی مبارک سے ٹپکتے رہے۔ میں تھک کر دیوار کے ساتھ ٹیک لگاکر کھڑا رہا اور سوچنے لگا کہ میں نے آپؑ کو اس قدر تکلیف دی۔ اگر اولاد نہ ہوتی تب بھی کوئی حرج نہیں تھا مگر آپؑ کو اتنی تکلیف ہرگز نہیں دینی چاہئے تھی۔ آپؑ نے دعا ختم کی اور فرمایا اٹھرا کی بیماری دور ہوگئی ہے، اس حمل میں لڑکا ہوگا، آپکی بیوی اور بچے کی شکل مجھے دکھائی گئی ہے۔ چنانچہ دعا کے بعد سے اب تک کوئی بچہ فوت نہیں ہوا۔ چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔

حضرت منشی صاحب مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ شدید کھانسی کی حالت میں قادیان آیا اور حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ چھ ماہ سے کئی علاج کروائے ہیں لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ آپؑ کمرے میں ٹہل رہے تھے، پوچھا "امیرانہ علاج کرانا ہے یا غریبانہ"۔ عرض کیا جیسے آپ مناسب سمجھیں، فرمایا "زمیندار بالعموم غریب ہی ہوتے ہیں، اچھا آپ علاج کے لئے کتنے پیسے لائے ہیں؟" عرض کی پانچ روپے۔ فرمایا لاؤ۔ میں نے دے دیئے۔ فرمایا جاؤ اب آپکو کبھی کھانسی نہ ہوگی۔ میں نے بے تکلفی سے عرض کیا "کیا آپکے پاس کوئی جادو ہے؟" فرمایا میں جو کہتا ہوں اب بیماری نہیں ہوگی۔ پھر حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ سے فرمایا "گاؤں کے لوگوں کو تسلی نہیں ہوتی جب تک ان کو دوا نہ دی جائے"۔ پھر دھیلے کی ملٹھی، دھیلے کی الائچی اور دھیلے کا منقہ منگوایا اور خود گولیاں بناکر دیں اور پانچ روپے بھی مجھے دیتے ہوئے فرمایا "آپکی کھانسی تو دور ہو چکی ہے ان پانچ روپوں کا گھی استعمال کرو موٹے بھی ہو جاؤگے"۔

حضرت منشی صاحب عبادات کے اتنے پابند تھے کہ جس رمضان میں وفات پائی اس کے شروع میں بھی چند روزے رکھے۔ اکرام ضیف کا بےحد خیال تھا۔ خصوصاً مرکز سے آنے والے مربیان کیلئے اپنے ہاتھ سے آٹا پیس کر روٹی پکوایا کرتے۔

★ ★ ★

روزنامہ "الفضل" ۱۳ نومبر کے شمارہ میں نصرت جہاں اکیڈمی کے طالبعلم عزیزم منور احمد ناصر کی علمی مقابلہ جات میں بورڈ و ضلعی سطح پر نمایاں کامیابی کی خبر شائع ہوئی ہے۔

★ ★ ★

احمدیہ ہسپتال کانو (نائیجیریا) کے بانی محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ۲۰ سال تک خدمت خلق میں مصروف رہنے کے بعد ۱۱ جولائی ۸۱ء کو ۵۶ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپکا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت کے نتیجہ میں میڈیکل تعلیم حاصل کی اور پھر فضل عمر ہسپتال میں چند سال کام کرنے کے بعد پہلے سیرالیون اور پھر نائیجیریا میں خدمت کے میدان میں قدم رکھا۔ کلینک کا آغاز احمدیہ مرکز تبلیغ میں ہوا لیکن کچھ عرصہ بعد ہی ایک بڑی عمارت کرایہ پر حاصل کرنی پڑی اور دسمبر ۶۸ء میں کانو کے وسطی علاقہ میں احمدیہ ہسپتال کی تعمیر شروع ہوگئی۔ ۷۰ء میں ہسپتال نئی عمارت میں منتقل ہوا اور کرایہ کی عمارت میں احمدیہ سکول کا آغاز کردیا گیا۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے مقامی زبان (ہاؤسا) سیکھی اور آپکے جذبہ خدمت خلق نے آپکو جلد ہی ہردلعزیز کردیا۔ چنانچہ آپکی وفات پر متعدد اہم سرکاری عہدیداروں نے اور دوردراز کے عوام نے یکساں طور پر گہرے غم کا اظہار کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مرحوم دوسرے احمدی ڈاکٹر تھے جنہوں نے نائیجیریا میں خدمت کرتے ہوئے وفات پائی۔ پہلے ڈاکٹر محمد یوسف صاحب تھے جو لیگوس میں احمدیہ مشنری ڈاکٹر تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کا ذکر خیر روزنامہ "الفضل" ۱۶ نومبر ۹۶ء میں بقلم محترم اجمل شاہد صاحب، ماہنامہ "تحریک جدید" کی ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

★ ★ ★

روزنامہ "الفضل" ۱۷ نومبر میں دعا اور احسان کے ضمن میں محترم عبدالحمید چوہدری صاحب ایک دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ساٹھ کی دہائی میں ایک ادارہ سے انہیں ۴۲ ہزار روپے لینے تھے لیکن دو افسران کی چپقلش کی وجہ سے رقم ملنے میں تاخیر ہورہی تھی اور کسی کی سفارش بھی کام نہیں کر رہی تھی۔ آپ حضرت خلیفہ ثالثؒ اور اپنے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب (والد محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب) کی خدمت میں باقاعدہ دعا کیلئے عرض کیا کرتے تھے۔ ایک روز نماز فجر کے بعد آپکے والد محترم نے فرمایا "اج تینوں اک آواز پئے گی تے تیرا کم ہو جائے گا"۔

اسی روز دفتر جاتے ہوئے راستے میں آپکی نظر محترم عطاء اللہ بنگوی صاحب پر پڑی جو ٹیکسی کے منتظر تھے۔ آپ نے انہیں اپنی کار میں بٹھاکر انکے دفتر پہنچایا اور باتوں باتوں میں مذکورہ معاملہ کا ذکر کیا تو بنگوی صاحب نے کہا کہ وہ اس افسر سے بات کریں گے۔ آپ نے خیال کیا کہ اتنی بڑے بڑے لوگوں کی بات تو مانی نہیں گئی، سیدھے سادے بنگوی صاحب کی بات کہاں مانی جائے گی، لیکن اسی روز مجھے اطلاع ملی کہ میرا چیک تیار ہوگیا ہے۔

دراصل بنگوی صاحب نے اس افسر سے کہا تھا کہ "جس کا چیک تم نے روکا ہے اسکے والد ولی اللہ ہیں۔ اگر اپنا بیڑہ غرق کرانا چاہتے ہو تو چیک روکے رکھو ورنہ فوراً ادائیگی کردو"۔

★ ★ ★

روزنامہ "الفضل" ۱۸ نومبر میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی ایک پرانی تحریر شائع ہوئی ہے جو آپؓ نے حضرت میر داؤد احمد صاحب کی وفات پر رقم فرمائی تھی۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ ۱۹۴۴ء کا ذکر ہے میں ام داؤد کو ملنے گئی۔ انہوں نے کہا میں نے خواب بوقت سحر دیکھا ہے کہ کسی شخص نے باہر سے پکار کر کہا افسر لنگرخانہ آ رہے ہیں۔ خوشی اور مبارکباد کی آواز معلوم ہوئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہی کی کہ آپکے ہاں لڑکا تولد ہوگا اور لنگرخانہ مسیح موعودؑ کا کام کرے گا۔ ...... داؤد احمد پیدا ہوئے ... حضرت مسیح موعودؑ کا لنگر صرف درویشوں کی روٹی والا لنگر نہیں بلکہ آپؑ کا روحانی لنگر (مراد جامعہ احمدیہ) اس سے بہت بڑھ کر تا قیامت جاری رہے گا۔ اس روحانی لنگر کا خادم خاص ہمارا داؤد تھا اور جسمانی لنگر کا بھی خدمت جلسہ سالانہ کی وجہ سے خدمت درویشاں میں بھی پیش پیش رہا۔

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل آسٹریلیا)

اکیسویں صدی کا آغاز کب ہو گا؟ یکم جنوری ۲۰۰۰ء کو یا یکم جنوری ۲۰۰۱ء کو؟

یہاں ایک اخبار میں بحث چھڑی ہوئی ہے کہ موجودہ صدی یا ہزار سال کا اختتام ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء کو ہوگا یا ۳۱ دسمبر ۲۰۰۰ء کو۔ یعنی آئندہ صدی یا ہزار سالہ دور کا آغاز کس روز سے شمار ہونا چاہئے۔ یکم جنوری ۲۰۰۰ء کو یا یکم جنوری ۲۰۰۱ء سے۔ یہ بھی کہا گیا کہ سن عیسوی کے آغاز میں چار سال کی غلطی ہے یعنی جس روز سے اس سن کا آغاز کیا گیا اس وقت عیسیٰؑ چار سال کے ہو چکے تھے۔ لہذا اگر عیسیٰؑ جسمانی طور پر آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں تو یکم جنوری ۱۹۹۷ء کو ان کی دو ہزارویں برتھ ڈے ہونی چاہئے۔ ان کو تو اپنی عمر کا صحیح علم ہوگا۔ وہ سن عیسوی کو جاری کرنے والوں کی غلطی کے پابند نہیں ہیں۔ لیکن اگر اس چار سالہ غلطی کو نظرانداز کر دیا جائے تو پھر عیسیٰؑ کی پیدائش پر دو ہزار سال کب پورے ہوتے ہیں۔ یکم جنوری ۲۰۰۰ء کو یا یکم جنوری ۲۰۰۱ء کو۔

آسٹریلیا کے نیشنل سٹینڈرڈ کمیشن نے اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ اکیسویں صدی یا تیسرے ہزار سالہ دور کا آغاز یکم جنوری ۲۰۰۱ء کو ہو گا۔

سن عیسوی کا آغاز چھٹی صدی عیسوی میں ایک رومی شخص نے کیا تھا جس کا نام Abbot Dionysius Exiguus تھا۔ اس نے قرار دیا تھا کہ جس سال عیسیٰؑ پیدا ہوئے تھے وہ پہلا عیسوی سال شمار ہوگا اور اس سے پہلا سال ایک سال قبل مسیح کہلائے گا۔ گویا کوئی سال زیرو (Zero) شمار نہیں ہو گا۔ اس لحاظ سے پہلی صدی عیسوی ۳۱ دسمبر ۱۰۰ میں ختم ہوئی تھی اور موجودہ صدی کا خاتمہ ۳۱ دسمبر ۲۰۰۰ء کو ہوگا اور یوں یکم جنوری ۲۰۰۱ء سے اگلی صدی یا ہزار سالہ دور کا آغاز ہوگا۔

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

7/2/97 - 16/2/97

28 RAMADHAN
Friday 7th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme on Book Reading (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 19 (22.4.94) (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London - 6.2.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Speech about Ramadhan by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed
08.00	Bazm-e-Moshaira : An Evening With Ch. Mohammad Ali (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 7.2.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih With Urdu Speaking Friends
15.15	Bait Bazi - Sargodha Vs Faisalabad
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme : 1) Ihre Fragen II 2) Wilkommen in Deutschland (Filmmusuem)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
22.45	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 7.2.97 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

29 RAMADHAN
Saturday 8th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi - Sargodha Vs Faisalabad (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	A Disscussion on Khilafat-e-Rashida
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 7.2.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London UK -
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	Question Time: Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV in English (10.1.86)
15.30	Canadian Desk - Interview with Mohammed Ahmad Jalil - Part 5
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -" Eid Kay Rang Bachon Kay Sang "
19.00	German Programme : 1) Nazms 2) Tarikhe Islam 3) Nazm 4) Bücherecke 5) Der Diskussionskreis (Ramadhan) 6) Nazm
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 8.1.97(R)
22.30	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
23.00	Bazm-e-Moshaira : An Evening With Ch. Mohamaad Ali (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

1 SHAWWAL
Sunday 9th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - "Eid Kay Rang Bachon Kay Sang " (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk - Interview with Mohammad Ahmed Jalil - Part 5 (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.15	Dars-ul-Quran By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London (8.2.97) (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - "Eid Kay Rang Bachon Kay Sang " (R)
07.00	Siraiki Programme : Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (22.9.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme : Special Programme for Eid
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	M.T.A. Variety : "Guria Ki Shadi "
14.00	Eid Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (9.2.97)
15.00	Eid Programme - Nasirat and Atfal-ul-Ahmadiyya, Rabwah
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme : Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Eid Programme - Nasirat -ul-Ahmadiyya, Norway
18.40	German Programme : Special Programme for Eid
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Eid in Aqsa Mosque, Rabwah
21.10	Eid Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (9.2.97) (R)
22.25	Eid Prgramme Nasirat- ul-Ahmadiyya, Switzerland
23.00	Quiz Programme on Eid-ul-Fitr
23.30	Learning Chinese
23.55	*Credit and Details for the Next Shift*

2 SHAWWAL
Monday 10th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Eid Programme - Nasirat-ul-Ahmadiyya, Norway (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Eid Programme - Nasirat and Atfal-ul-Ahmadiyya, Rabwah
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Eid Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (9.2.97) (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Eid Programme - Nasirat-ul-Ahmadiyya, Norway (R)
07.00	Eid Show (Sindhi) (R)
07.30	Highlights of Jalsa Salana, U.K. 96 (Part 4)
08.45	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme - Children's Class-Atfal and Nasirat with National Ameer (27.10.96)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (10.2.97)
15.00	M.T.A. Sports - Sports at Khudam-ul-Ahmadiyya, U.K. 94 -" Kabbadi "
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme : 1) Eine Sitzung in Hamburg V 2) Mach Mit (Handatheit II)
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.15	Eid Milan
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (10.2.97) (R)
23.00	Learning Norwegian
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

3 SHAWWAL
Tuesday 11th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports -Sports at Khudam-ul-Ahmadiyya U.K. 94 -" Kabbadi "
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (10.2.97) (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushtu Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London, U.K. (5.1.90)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (11.2.97)
15.00	Medical Matters : " Nutrition" (Part 1)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme : 1) Kinder Lernen Namaz 2) Kinder Geschichte 3) Eure Briefe 4) Hadith
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Physical Fitness
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (12.2.97) (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

4 SHAWWAL
Wednesday 12th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters : " Nutrition " (Part 1)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (12.2.97) (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel -ul-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme : Bengali Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (A.S): Hadhrat Babu Qasim Din (R.A)
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme : 1) Islamische Presseschau 2) I.Q. 3) Nazm
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah - "Biryani"
22.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 11.12.96 (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

5 SHAWWAL
Thursday 13th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (A.S): Hadhrat Babu Qasim Din (R.A) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Programme -Sindhi Translation of FridaySermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV (5.5.95)
08.00	Al Maidah - "Biryani "(R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV-
15.00	Quiz Programme
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 20 (28.4.94) (Part 1)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme 1) Büchereche 2) MTA Varieté (Erlebnisse in Qadian) 3) Sports (Basketball)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Moshaira : Shaan-e-Quran, Organized By Nizarat-e-Taleem-ul-Quran, Rabwah
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00	Learning Dutch
23.55	*Credits and details for Next Shift*

6 SHAWWAL
Friday 14th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 20 (28.4.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Tarteel ul Quran (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira : "Shaan-e-Quran", Organized By Nizarat-e-Taleem-ul-Quran, Rabwah (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 14.2.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 14.2.97
15.15	Bait Bazi - Sargodha Vs Karachi
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme :- 1) Ihre Fragen 2) Willkommen in Deutschland(Stadtwerke Verkehrsmuseum)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 14.2.97 (R)
23.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 14.2.97 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

7 SHAWWAL
Saturday 15th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi - Sargodha Vs Karachi (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	M.T.A. Variety : Speech and Quiz - Philosophy of the Teachings of Islam
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 14.2.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 14.2.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Mahmood Hall, London, U.K. (11.1.86)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -15.2.97
15.30	Canada Desk - Interview with Maulana Mohammad Ahmed Jalil (Part 6)
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Let's Learn Salat
19.00	German Programme: 1) Der Diskussionkries 2) Tarikhe Islam
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 15.2.97 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

8 SHAWWAL
Sunday 16th February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canada Desk : Interview Maulana Mohammad Ahmed Jalil (Part 6) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 15.2.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00	Siraiki Programme : Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (1.12.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 16.2.97
15.30	Around The Globe : "A Visit to the Office of Daily Al Fazl", Rabwah"
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Speech Competition, Nasirat-ul-Ahmadiyya
19.00	German Programme: 1) Nasirat Grips 2) Zeit Zum Diskutieren (Waldorfschule)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Interview : Abdul Wahab Bin Adam - M.T.A.- Fulfillment of Prophecies
21.30	Dars-ul-Quran (No. 14) by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque London (1995)
23.30	Learning Chinese
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. +44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 4 Friday, February 7, 1997 No. 6

کیا جنوبی افریقہ کی عدالت نے
"قادیانیوں" کو غیر مسلم قرار دیا ہے؟

جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کے خلاف سراسر جھوٹ اور افتراء پر مبنی جو شرانگیز پراپیگنڈہ فتنہ پرداز جھوٹے ملاؤں کی طرف سے بڑی کثرت سے دنیا بھر میں کیا جاتا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جنوبی افریقہ کی عدالت نے "قادیانیوں" کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ مگر حقیقت حال کیا ہے؟۔ اس سلسلہ میں جنوبی افریقہ کی عدالتوں کے سینکڑوں صفحات پر مشتمل فیصلوں پر مبنی مکرم چودھری رشید احمد صاحب کا نہایت اہم تحقیقی و تجزیاتی مقالہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کے آئندہ شماروں میں شائع کیا جا رہا ہے۔

(ادارہ)

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد، مؤرخ احمدیت)

بین الاقوامی سازش

سرحد میں مولوی فضل الرحمان کے مقابل فلمی اداکارہ مسرت شاہین کے الیکشن لڑنے کے اعلان نے احراری اور دیوبندی ملاؤں پر ایک بجلی سی گرا دی اور انہوں نے بوکھلا کر اسے اسلام کے خلاف بین الاقوامی سازش قرار دیا ہے اور مفتی غلام سرور قادری نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ:

"مولانا فضل الرحمان نے بےنظیر بھٹو کی حکومت کی ہمیشہ حمایت کی اور وہ اس حکومت میں شریک رہے ہیں۔ اب اگر ان کے مقابلے پر ایک عورت ہی آ رہی ہے تو انہیں اس بات پر بھی اعتراض نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے خیال میں عورت کا اقتدار جائز ہے۔ وہ خود ہی اپنے لئے تضحیک کا باعث بنے ہیں۔ اگر وہ بےنظیر حکومت کا ساتھ نہ دیتے تو آج ہم ان کی حمایت ضرور کرتے۔ مسرت شاہین جیسی عورت کا ان کے مقابلے پر آنا ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے اور مولانا کو یہ سزا ملنی چاہئے۔ جہاں تک ایک ایکٹریس کے ملک کے اعلیٰ ترین ایوان میں آنے کا تعلق ہے تو پہلے بھی اس قسم کے لوگ ایوانوں میں آتے تھے جو ہوٹلوں میں ایکٹرسوں کو اپنے ساتھ ٹھہراتے تھے اور اب اگر ایسی اداکارائیں ایوان میں آ جائیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہم پہلے ہی اس ایوان کو مقدس نہیں سمجھتے ہمارے نزدیک اسلام کا شورائی نظام ہی مقدس ہے۔ ممتاز عالم دین حافظ عبدالرحمان مدنی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ہاں الیکشن قوانین میں ایسی کوئی بندش نہیں کہ ایسے افراد کو الیکشن لڑنے سے روکا جائے۔ جب ہر گندہ آدمی منتخب ہو سکتا ہے تو اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس سلسلہ میں اگر آئین کی دفعہ ۶۲، ۶۳ پر عمل در آمد کیا جائے تو صرف ایسے لوگ ہی نہیں بلکہ بہت سے علماء بھی نا اہل قرار پا جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مسرت شاہین تو ایک اداکارہ ہے۔ ہمارے ہاں تو ایسے ایسے افراد میدان سیاست میں موجود ہیں جن کی زندگیاں بڑی گھناؤنی ہیں۔ اس حمام میں سب ننگے ہیں۔ سیاست میں تو آپ کسی عالم دین کے بارے میں بھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ "جہاں اونٹ ہی نگلے جا رہے ہوں وہاں مچھروں کا حساب کیا کرنا" انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں ایک بہت بڑی صفائی کی ضرورت ہے"۔

(روزنامہ پاکستان لاہور، ۶ دسمبر ۱۹۹۶ء صـ ۸)

عذاب الٰہی

چنیوٹی صاحب نے فتویٰ دیا کہ:

"جے۔ یو۔ آئی (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمان کے مدمقابل ایک فلم سٹار کا الیکشن لڑنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولانا پر عذاب الٰہی ہے۔

(روزنامہ پاکستان لاہور۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۹۶ء صـ ۸)

دہشت گرد ملاؤں کے خلاف احتجاج

بیگم معراج خالد (نگران وزیر اعظم پاکستان) نے سیالکوٹ میں بیان دیا کہ:

"مذہب اور ذات پات کی اتنی اہمیت نہیں جتنی انسانیت کی ہے ...... ملک میں دہشت گردوں بالخصوص مولویوں نے ہمیں بہت تنگ کر رکھا ہے جبکہ خدا کے بعد عوام ہی اصل طاقت ہیں"۔

(روزنامہ خبریں ۱۲ دسمبر ۱۹۹۶ء صـ ۷)

ماڈرن اسلام

تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کے۔ پی۔ آئی۔ سے گفتگو کے دوران بتایا کہ:

"ہم مولویوں کے اسلام کے قائل نہیں اور نہ ہی سیکولرازم کے داعی ہیں۔ ہم ماڈرن اسلام لانا چاہتے ہیں جس کی دنیا گرویدہ ہے۔ مولویوں کے اسلام سے لوگ متنفر ہو چکے ہیں۔ ہم موجودہ سسٹم کے قطعی خلاف ہیں۔ ہم سارے نظام کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ اب تک پاکستان میں جمہوریت کبھی آئی ہی نہیں ورنہ کبھی اسمبلیاں نہ ٹوٹتیں۔ قائداعظم اور ذوالفقار علی بھٹو کو بھی جس عوام نے کامیاب کیا تھا وہی عوام آج میرے ساتھ ہیں۔ تحریک انصاف کے پلیٹ فارم سے ہم پاکستان میں کرپشن کے تمام برج گرا دیں گے"۔

(روزنامہ پاکستان ۷ دسمبر ۱۹۹۶ء صـ ۵)

مزار بابا پر مذہبی گروہوں کا خوفناک تصادم

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے ترجمان "جہد حق" لاہور مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۹۶ء کے صفحہ ۲۸ کی ایک چونکا دینے والی خبر لکھا ہے:۔

"شیخ جنید نقشبندی ایک صوفی منش انسان تھے۔ اپنے دور میں انہوں نے انسان دوستی، رواداری اور فرقہ وارانہ یکجہتی کی تعلیم دی۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ آباد پشاور کا بڑا علاقہ ان کے نام سے موسوم ہے۔ ستمبر کے دوسرے ہفتے میں جمعہ نماز کی ادائیگی کے موقع پر دیوبند مسلک سے تعلق رکھنے والے چند لوگ مزار اور مسجد میں داخل ہو گئے۔ ان کا مطالبہ تھا کہ دیوبندی عالم دین نماز جمعہ پڑھائے۔ جبکہ محلہ داروں کا مطالبہ تھا کہ بریلوی مسلک کے مولوی احسان الدین نماز پڑھاتے رہیں۔ شور شرابہ کے دوران پولیس گلبہار سٹیشن جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہو گئی اور لاٹھی چارج کیا۔

دوسرے دن شہر بھر کے بریلوی مکتب فکر کے لوگوں نے جذبات بھڑکائے کہ مزار کی بے حرمتی کی گئی۔ جھنڈے اتار پھینکے گئے۔ منتوں کے تالے اتارے گئے۔ مزار کی آمدنی پر قبضہ ہو گیا۔ اور اب گیارہویں کی خیرات اور عرس وغیرہ نہیں ہو گا۔ نتیجتاً ۷۰، ۶۰ کلاشنکوف بردار بریلوی مزار کی حفاظت کے لئے مسلح ہو کر آ گئے۔ دیوبندی مسلک والوں نے ایک مشہور مولوی کی قیادت میں جلوس نکالا۔ یہ لوگ شیخ آباد میں گھومتے رہے۔ مسلح تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔ کیونکہ ڈی آئی جی، پولیس، ایم این اے اور کمشنر نے مداخلت کی۔

بظاہر امن کمیٹی بنا دی گئی اور مسجد بریلوی مکتب فکر کے حوالہ ہو گئی۔ لیکن دونوں مسلک کے مذہبی گروہوں میں اشتعال موجود ہے"۔

"مولوی ازم" کو فروغ دینے والوں کے احتساب کا مطالبہ

مرکزی امیر عالمی دعوت اسلامی مفتی محمد خان قادری کی پریس کانفرنس:

"ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ واریت اور مذہبی تشدد کی وجہ سے علماء کی بے علمی اور جہالت کی وجہ ہے۔ فروعی اختلافات، فقہی مسائل، علمی مذاکرات اور مباحثوں سے حل کئے جا سکتے ہیں۔ مگر علماء نے یہ کام عوام کے سپرد کر دیا ہے۔ جس سے انتشار و افتراق کو فروغ ملا۔ دین اسلام کو اغیار کی بجائے نام نہاد علماء نے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ اور مذہب کے نام پر چندے لے کر کروڑوں روپے ہڑپ کر لئے گئے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سیاست دانوں کے ساتھ ساتھ مولوی ازم کو تقویت دینے والوں کا بھی احتساب کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی عملی تربیت کر کے جب انہیں ملت اسلامیہ کی قیادت سونپی تو اس عظیم قیادت کی مثال اقوام عالم میں نہ مل سکی۔ آج مذہب کے نام پر قیادت اور اقتدار کے حصول کی کوششیں کرنے والوں نے کیا عملی تربیت حاصل کر رکھی ہے۔ آج ملک کو سیاسی قائدین کی ضرورت نہیں بلکہ ایسے مصلح رہنماؤں کی ضرورت ہے جو قوم کی اخلاقی، سماجی، معاشرتی اور روحانی تربیت کر سکیں"۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور، ۱۳ دسمبر ۱۹۹۶ء صـ ۹)

بقیہ :- عکس نما

گئیں۔ اور جب سے حکومت پاکستان نے عوام کے پیسوں سے احمدیت کے خلاف عالمی وائٹ پیپر شائع کرنے شروع کئے پاکستان کا عالمی وقار مسلسل گرتا چلا جا رہا ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔

نکتہ یہ ہے کہ اس حقیقت سے انکار ناممکن ہے کہ احمدیت کی مخالفت میں بے شرمی، بے حیائی، ذلالت اور لاقانونیت کا پاکستان میں بے شرمی، بے حیائی، ذلالت اور لاقانونیت وغیرہ پھیلنے سے اس قدر گہرا تعلق ہے کہ دونوں صورت ہائے حال متوازی اور ساتھ ساتھ چلتی دکھائی دے رہی ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

جسے پاکستان ۹۷ء کو دیکھنا ہو تو وہ پاکستان کے ذرائع ابلاغ پر ایک نظر ڈال کر دیکھ لے کہ ہم نے جو کچھ کہا ہے کیا ہم نے اس میں کچھ کمی بیشی کی ہے! کمی ضرور ہوئی ہے کہ ہمارا قلم اور یہ زبان ہمارا ساتھ نہیں دے پا رہے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ :- خلیفہ رواح الدین احمد + محمود احمد ملک